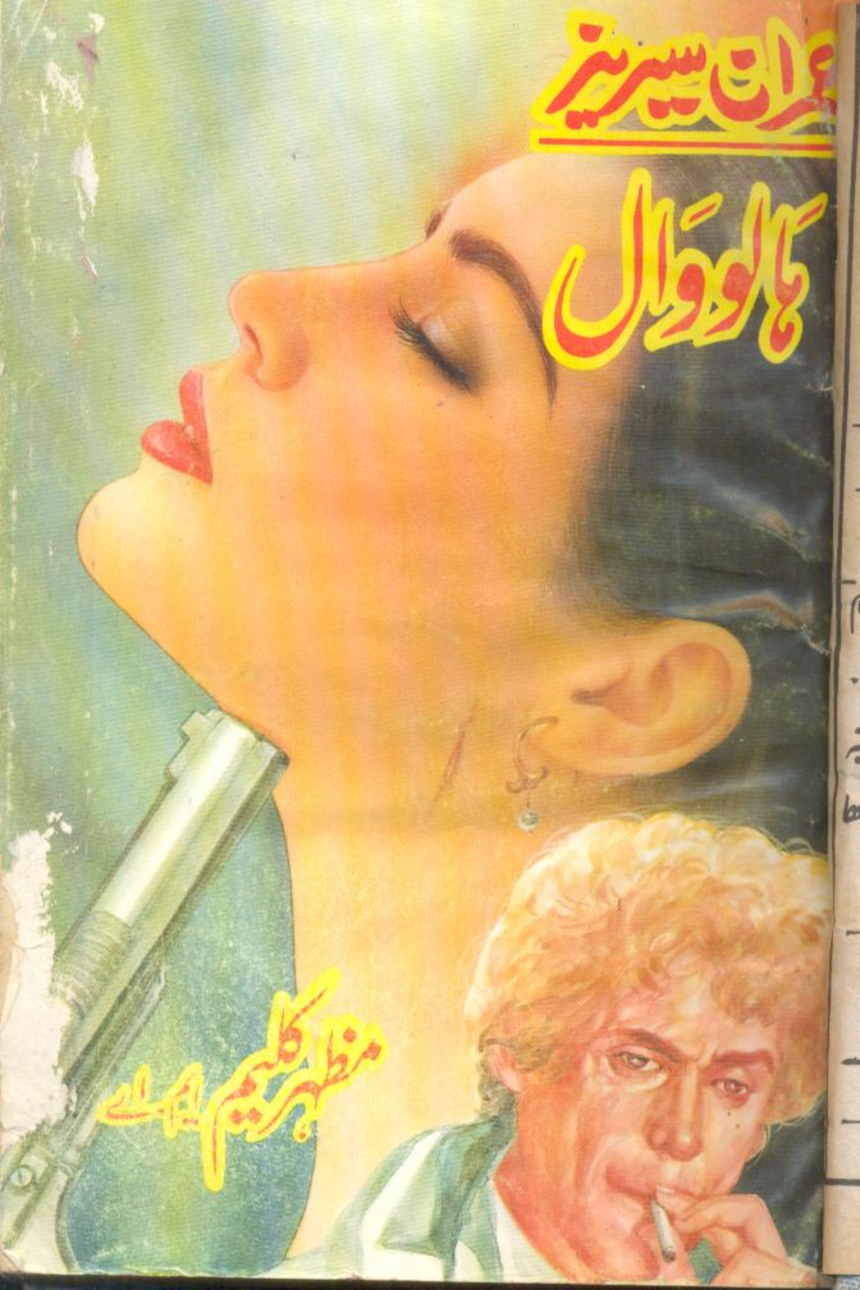
عمران سیریز
ہالو وال
مظہر کلیم ایم اے

2-43

عمران سیریز

ہالووال

منظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ.

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئشنز قطعی فرضی ہیں. کسی قسم کی جزوی یا کُلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے

ناشران ------ اشرف قریشی

---------- یوسف قریشی

پرنٹر ------- محمد یونس

طابع ------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت ---- 40 ---- [redacted] روپے

چند باتیں

معزز قارئین ۔ سلام مسنون ۔ نیا ناول "ہالو وال" پیش خدمت ہے میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ آپ کے لئے عام ڈگر پر مبنی ناولوں کی بجائے ایسے ناول لکھوں جو ہر لحاظ سے منفرد اور اچھوتے موضوعات پر مبنی ہوں تاکہ اُردو جاسوسی ادب کا دامن منفرد اور اچھوتے موضوعات پر لکھے گئے ناولوں سے مالا مال ہو سکے اور اُردو جاسوسی ادب دنیا کی کسی بھی ترقی یافتہ زبان کے جاسوسی ادب سے کسی طرح بھی پیچھے نہ رہے۔ مجھے یہ لکھتے ہوتے بے حد مسرت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں اپنے مقصد میں کامیاب بھی رہا ہوں اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے میرے قارئین نے بھی ہمیشہ میری ان کوششوں کو سراہا ہے اور میری ہر لحاظ سے حوصلہ افزائی کی ہے. موجودہ ترقی یافتہ دنیا میں جرائم کا دائرہ کار انتہائی وسیع ہو چکا ہے اور خاص طور پر کسی بھی ملک کی سلامتی کے خلاف کئے جانے والے جرائم میں ایسی ایسی سازشوں کا تانا بانا بُنا جاتا ہے کہ جس کا عام طور پر تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ موجودہ ناول بھی موضوع کے اعتبار سے قطعی منفرد حیثیت رکھتا ہے جس ملک میں دریا ہوں وہاں اکثر سیلاب آتے ہی رہتے ہیں — اور سیلابوں کی تباہ کاریوں سے بچنے کے لئے ہر ممکن حفاظتی انتظامات بھی کئے جاتے ہیں لیکن بہرحال دریاؤں میں آنے والے سیلابوں کی تباہ کاریوں کا دائرہ ایک خاص علاقے تک محدود رہتا ہے. اس سے پورے ملک کی سلامتی کا

www.urdukorner.com

بہر حال خطرہ پیدا نہیں ہو سکتا اور نہ ہی یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ کسی ایک دریا میں آنے والا سیلاب پورے ملک میں بسنے والے کروڑوں، اربوں افراد کو بیک وقت ختم کر دے گا اور پورے ملک کی معیشت مکمل طور پر تباہ ہو کر رہ جائے گی۔ پاکستان میں بھی سیلاب آنا ایک عام سی بات ہے گو سیلاب تباہی کا سامان ضرور پیدا کرتے ہیں لیکن ان کا دائرہ بہر حال محدود ہی رہتا ہے لیکن موجودہ ناول میں اسی عام سے سیلاب کو پاکستان کی مکمل تباہی اس کے کروڑوں شہریوں کی ہلاکت اور ملک کی سلامتی کے خلاف بطور حربہ استعمال کیا گیا ہے اور وہ بھی صرف محض ایک دیوار تعمیر کر کے۔ بظاہر تو ایسا ممکن نہیں ہو سکتا لیکن جب کسی بھی ملک کی سلامتی کے خلاف بین الاقوامی پیمانے پر سازش کی جاتی ہے تو ایسی سازش کرنے والوں کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ ان کی سازش کا تانا بانا اس انداز میں بنا جائے کہ ملک کی سلامتی کا تحفظ کرنے والوں کے وہم و گمان میں بھی اس سازش کا بنیادی نکتہ نہ آسکے۔ ایسی ہی سازش کا پس منظر اور اسے وقوع پذیر ہوتے اس ناول میں دکھایا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ موجودہ ناول کا موضوع اس سے قبل اردو جاسوسی ادب تو کیا دنیا کی کسی زبان کے جاسوسی ادب میں بھی پیش نہیں کیا گیا۔ یہ قطعی منفرد اور اچھوتا موضوع ہے جو یقیناً ہر لحاظ سے قارئین کو پسند آئے گا۔ بین الاقوامی مجرموں کی بھیانک سازش اور اس کے مقابلے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی انتہائی جان لیوا جدوجہد پر مبنی اس ناول کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک سطر یقیناً آپ سے خراج تحسین حاصل کرے گی۔ میں آپ کی آراء کا منتظر رہوں گا لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

راولپنڈی صدر سے محمد امجد صاحب لکھتے ہیں۔ "ہارڈ مشن" واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے بیحد ہارڈ ثابت ہوا ہے۔ مجھے یہ ناول اس لئے بھی پسند آیا ہے کہ اس میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے جس جان توڑ انداز میں مجرموں کے خلاف جنگ لڑی ہے اور جس طرح قدم قدم پر موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے ملک کے نامور سائنسدان کی بازیابی کے لئے بے مثال جدوجہد کی ہے وہ واقعی حب الوطنی اور فرض شناسی کی ایک ایسی روشن مثال ہے جو قارئین کے دلوں میں بھی حب الوطنی اور فرض شناسی کا ایسا جذبہ پیدا کر دیتی ہے کہ جس پر کوئی بھی ملک فخر کر سکتا ہے۔"

جناب محمد امجد صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ حب الوطنی اور فرض شناسی واقعی ایسے جذبے ہیں جو کسی بھی ملک کے لئے سرمایہ حیات ہوتے ہیں جس ملک کے شہری ان جذبوں سے سرشار ہوں اس ملک کی طرف اٹھنے والی ہر انگلی توڑ دی جاتی ہے۔ اپنے قارئین کے دلوں میں یہ جذبے اجاگر کرنا میرا مقصد ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں اپنے مقصد میں کامیاب و کامران رہا ہوں۔

کبیر والا سے راؤ محمد رفیق شہزاد صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کا ہر ناول پڑھنے کے بعد یہی خیال ہوتا ہے کہ یہ سب سے اچھا ناول ہے لیکن جب آئندہ ناول پڑھا جاتا ہے تو پھر اسے سب سے اچھا ناول قرار دینے پر قاری مجبور ہو جاتا ہے۔ آپ کے ناولوں میں اچھوتے موضوعات ۔۔۔ معیاری مزاح اور سماجی برائیوں کے خلاف جو جدوجہد پیش کی جاتی ہے وہ واقعی موجودہ دور میں انتہائی قابل قدر حیثیت رکھتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ہمیشہ اسی طرح اچھے سے اچھا ناول لکھتے رہیں گے۔"

www.urdukorner.com

راؤ محمد رفیق شہزاد صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ میری تو ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ آپ کے لئے اچھے سے اچھا ناول لکھوں اور وہ لمحہ واقعی میرے لئے انتہائی مسرت کا ہوتا ہے کہ جب قارئین میری اس کاوش کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ قارئین کی حوصلہ افزائی ہی ہے جو مجھے مزید محنت پر ابھارتی ہے اور میں اس کے لئے آپ سمیت اپنے سب قارئین کا بے حد مشکور ہوں۔

جگہ کا نام لکھے بغیر محترم شاہد بابا اور عبداللہ صاحبان لکھتے ہیں۔ "ٹاپ پرائز" ناول ایک شاہکار ناول ثابت ہوا ہے اس میں ٹرومین کا کردار بہترین انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ٹرومین کے کردار پر اگر کوئی مکمل ناول لکھیں تو مہربانی ہوگی"۔

محترم شاہد بابا اور محترم عبداللہ صاحبان! ناول پسند کرنے اور رائے دینے کے لئے مشکور ہوں۔ ٹرومین کا کردار آپ کو پسند آیا ہے۔ بیحد شکریہ۔ دراصل ٹرومین جیسے کردار قارئین میں مثبت جذبوں کو فروغ دیتے ہیں اور یہی ان کی خوبی ہوتی ہے۔ ٹرومین پر مکمل ناول کا وعدہ تو نہیں کر سکتا، البتہ آپ کی فرمائش پوری کرنے کی کوشش ضرور کروں گا۔

اب اجازت دیجئے۔

والسّلام

مظہر کلیم ایم اے

سرخ رنگ کی نئے ماڈل کی کار خاصی تیز رفتاری سے ٹیڑھے میڑھے پہاڑی راستے پر دوڑتی ہوئی اوپر کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا۔ جب کہ ساتھ والی سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ جولیا کا چہرہ مسرت سے کھلا پڑ رہا تھا۔ اس نے خاص طور پر ہلکا ہلکا میک اپ کر رکھا تھا۔ اور اس کے کانوں میں ہیرے کے ٹاپس پوری آب و تاب سے چمک رہے تھے۔ عمران کے جسم پر نیوی بلیو کلر کا جدید تراش کا سوٹ تھا اور اس نے گلے میں انتہائی قیمتی ٹائی باندھ رکھی تھی۔ کوٹ کے بٹن ہول میں گلاب کی ایک ادھ کھلی کلی لگی ہوئی تھی اور اس کے لباس سے بلیک ڈائمنڈ کی ہلکی ہلکی مسحور کن خوشبو نکل رہی تھی۔ ایک گھنٹہ پہلے عمران جولیا کے فلیٹ پر آیا اور اس نے اُسے تیار ہونے کے لئے کہا۔ جولیا کے استفسار پر اس نے اُسے

www.urdukorner.com

بتایا کہ اس نے چیف سے اجازت لے لی ہے۔ کہ جولیا کو ساتھ لے کر وہ ایک ہفتہ کسی پہاڑی مقام پر جا کر تفریح کر سکتا ہے۔ جولیا پہلے تو بے حد حیران ہوئی۔ کیونکہ طویل عرصے سے عمران کے ساتھ رہ کر وہ اس کی عادتوں سے خاصی واقف ہو گئی تھی۔ اُسے معلوم تھا کہ عمران بظاہر کہتا کچھ ہے لیکن اصل میں اس کا مقصد کچھ اور ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی عمران کی اس آفر نے حقیقتاً اس کے دل کی کلی کھلا دی تھی۔ اس کے باوجود جولیا نے فون پر چیف سے بات کی تو چیف نے بھی عمران کی بات کی تصدیق کر دی۔ چنانچہ جولیا نے فوراً تیاری شروع کر دی۔ اور اب وہ اس خوب صورت اور جدید ماڈل کی کار میں بیٹھے پہاڑی مقام کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔

"تم بتاتے کیوں نہیں کہ آخر تمہیں بیٹھے بٹھائے اس تفریح کی کیا سوجھی"۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سچ پوچھنا چاہتی ہو جولیا تو میں بتا دیتا ہوں کہ میں نے سوچا کہ یہ کیا پیشہ ہے کہ بس دن رات گھن چکر بنے رہو۔ مجرموں کے پیچھے دوڑتے دوڑتے اب تو میں خود کو بھی مجرم ہی ٹریٹ کرنے لگ گیا ہوں۔ بس مجھے خیال آ گیا کہ اور کچھ نہیں تو کم از کم ایک ہفتہ اس سارے بکھیڑے کو چھوڑ کر کہیں بھرپور انداز میں تفریح کی جائے۔ اور تفریح کے لئے جاتے ہوئے ظاہر ہے تم سے زیادہ اچھا ساتھی اور کون ہو سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے چیف سے بات کی۔ پہلے تو وہ نہ مانا مگر میں نے جب اُسے دھمکی دی کہ اگر اس نے بات نہ مانی تو میں جولیا کو اغوا کر کے ہمیشہ کے لئے کسی ایسی جگہ چھپ جاؤں گا

جہاں اس کے فرشتے بھی نہ آ سکیں گے تو پھر مجبوراً اُسے میری بات ماننی پڑی"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اور جولیا کا چہرہ تو بہار میں کھلے ہوئے گلاب کی طرح کھِل اٹھا۔ اس کی آنکھوں میں مسرت کی چمک اس قدر تیز ہو گئی کہ یوں لگتا تھا جیسے وہ سراپا مسرت کے شدید جذبے میں ڈوب گئی ہو۔

"آخر آج سورج مشرق کی بجائے مغرب سے کیسے نکل آیا۔ مجھے تو یقین نہیں آ رہا کہ میں واقعی جاگ رہی ہوں یا کوئی خواب دیکھ رہی ہوں" جولیا نے جذبات میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جولیا ہم جیسے لوگوں کی زندگیاں پُرشور سمندر کی مانند ہوتی ہیں جہاں ہر وقت طوفان، بھنور اور بلا خیز موجیں ہمیں گھیرے رہتی ہیں۔ مسرت کے چند چھوٹے چھوٹے جزیرے ہی پوری زندگی میں ہماری قسمت میں آتے ہیں۔ بس یوں سمجھو کہ ہم آج اپنی زندگی کے پُرہول طوفان کو پیچھے چھوڑ کر مسرت کے ایک جزیرے پر جا رہے ہیں"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں باقاعدہ فلسفہ بگھارتے ہوئے کہا۔

"کاش یہ جزیرہ ہمارا مستقل مسکن بن جائے۔ کاش ہماری باقی زندگی مسرت کے اس جزیرے پر ہی گزر سکے"۔۔۔ جولیا نے جذبات میں بھیگے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور ڈرائیونگ کرتے ہوئے عمران کا ایک ہاتھ سٹیئرنگ سے اٹھ کر بے اختیار اس کے سر پر پہنچ گیا۔ جولیا کا لہجہ اس قدر جذباتی ہو رہا تھا کہ عمران کو بے اختیار سر پر ہاتھ پھیرنا پڑا۔

www.urdukorner.com

"اب کیا کیا جائے۔ مسرت کے یہ چھوٹے چھوٹے جزیرے ایسے دیوؤں کے قبضے میں ہوتے ہیں جو ان جزیروں کو بھی زہرناک بنا دیتے ہیں" ___ عمران نے کہا۔

"بس بدشگونی کی باتیں مت کرو۔ کوئی دیو، کوئی چڑیل اب ہمارے درمیان حائل نہیں ہو سکتی" ___ جولیا نے فوراً کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار نیلم نگر کے پُر فضا پہاڑی علاقے میں داخل ہو گئی۔ ہر طرف سبزہ اور انتہائی خوب صورت موسم تھا۔ ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی۔ اور جگہ جگہ پہاڑی ڈھلوانوں پر پھیلے ہوئے سرخ چھتوں والے کاٹیج اس سارے علاقے کو کوئی افسانوی تاثر ہی دے رہے تھے۔

"اوہ۔ کس قدر حسین اور دلکش موسم ہے۔ دارالحکومت میں تو شدید گرمی تھی" ___ جولیا نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اگر کہو تو چیف کو مجبور کر دوں کہ وہ اپنا ہیڈ کوارٹر دارالحکومت سے یہاں شفٹ کر دے" ___ عمران نے کار کو ایک پہاڑی راستے پر گھماتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کاش ایسا ہو سکتا" ___ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہو تو جائے گا۔ لیکن یہاں کا موسم تنویر کی وحشت۔ صفدر کی سنجیدگی۔ کیپٹن شکیل کی متانت اور باقی ممبروں کی کم گوئی کو کچھ اور بڑھا دے گا۔ تمہارے ناز و ادا اور آغا سلیمان پاشا

کے نخرے سب ہی بڑھ جائیں گے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اور تمہاری حماقتیں بڑھ جائیں گی اور یہی میں چاہتی ہوں" ___ جولیا نے بڑی معنی خیز نظروں سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے کمال ہے۔ سب ہی حسین عورتیں ایک ہی انداز میں سوچتی ہیں۔ حد ہے۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ نواب زادی رخشندہ ہی ایسا سوچتی ہے۔ مگر اب تم بھی" ___ عمران نے بڑے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور کار موڑ کر اس نے ایک شاندار ہوٹل کی پارکنگ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کیا ___ کیا مطلب۔ کس کی بات کر رہے ہو" ___ جولیا نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے مسرت سے تمتماتے ہوئے چہرے پر تیزی سے غصے کے تاثرات پھیلنے شروع ہو گئے تھے۔

"نیلم نگر کے نواب سر وجاہت خان کی اکلوتی صاحبزادی نواب زادی رخشندہ۔ لیکن تم چونکی کس بات پر ہو۔ نواب کی بیٹی نواب زادی ہی کہلائے گی اب بھنگن اور چمارن تو کہلانے سے رہی" ___ عمران نے ایسے انداز میں کہا جیسے اُسے جولیا کے غصے کی اصل وجہ ہی سمجھ نہ آئی ہو۔

"ہونہہ۔ تو تم یہاں اس نواب زادی کے درشنوں کے لئے آئے ہو" ___ جولیا نے انتہائی غصے سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"ہیں۔ مجھے کیا ضرورت ہے۔ اس بوڑھی گھوڑی لال لگام کے درشن کرنے کی۔ معاف کرنا جولیا میں تمہیں اتنا ہی بدذوق لگتا ہوں" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار روک کر اس کا انجن بند کر دیا۔ عمران کا فقرہ سن کر جولیا کا سُتا ہوا چہرہ ایک بار پھر کھل اٹھا۔

"اوہ۔ تو وہ بوڑھی عورت ہے" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں بوڑھی کھوسٹ۔ لیکن ایک بات ہے۔ ابھی تک کنواری بھی ہے اور بے حد امیر بھی۔ بڑے بڑے لوگ اس کے آگے پیچھے اس طرح پھرتے رہتے ہیں جیسے شمع کے گرد پروانے۔ لیکن کسی کو اس نے آج تک گھاس ہی نہیں ڈالی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔

عمران اس دوران کار کی ڈگی کھول کر اس میں سے دو بیگ نکال چکا تھا۔ جو پارکنگ میں موجود پورٹر نے آگے بڑھ کر لے لئے۔

"ڈالے نہ ڈالے ہمیں کیا۔ اور سنو ہم یہاں تفریح کے لئے آئے ہیں۔ اس لئے خبردار اگر تم نے اس سے ملاقات کی بھی کوشش کی" ——— جولیا نے بھی دوسرے دروازے سے اترتے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی۔ قطعی کوشش نہیں کروں گا" ——— عمران نے سر کو جھکاتے ہوئے بڑے مؤدب لہجے میں کہا۔ اور جولیا ایک بار پھر مسرت کی شدت سے گلنار سی ہو کر رہ گئی

اس کا ذہن واقعی ہواؤں میں اڑ رہا تھا۔ آج پہلی بار اُسے عمران ایک نئے روپ میں نظر آ رہا تھا۔ اور عمران کے اس روپ کی ہی وجہ سے اُسے ارد گرد پھیلا ہوا ماحول بھی نیا اور انتہائی رومانٹک سا محسوس ہو رہا تھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا۔ کہ وہ بے اختیار مسرت کی شدت سے کھلے عام رقص کرنا شروع کر دے۔ آج وہ عمران جو ہمیشہ اُسے چٹکیوں میں نچاتا تھا سراپا تسلیم نظر آ رہا تھا۔ اور در حقیقت یہ جولیا کی زندگی کے انتہائی مسرت بخش اور نشاط انگیز لمحات تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ جب ہوٹل کے خوب صورت ہال میں پہنچے تو جولیا یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ دوسری منزل پر ان کے کمرے پہلے سے بک تھے۔

"کیا یہ کمرے تم نے فون پر بک کرائے تھے" ——— دوسری منزل پر جانے کے لئے لفٹ پر سوار ہوتے ہوئے جولیا نے پوچھا۔

"میں نے۔ مجھ میں بھلا اتنی سکت کہاں کہ میں اس قدر شاندار ہوٹل میں کمرے بک کرا سکوں۔ یہ سب تمہارے چیف کا کمال ہے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ میں نیلم نگر میں کہاں ٹھہروں گا ظاہر ہے میں نے اُسے بتا دیا کہ کسی تھرڈ کلاس سے ہوٹل میں ہی ٹھہر سکتا ہوں۔ جس پر اس نے مجھے انتہائی غصے سے سخت ڈانٹ پلائی کہ سیکنڈ چیف بھلا کیسے تھرڈ کلاس سے ہوٹل میں ٹھہر سکتی ہے۔ چنانچہ اس نے یہاں کمرے بک کرا دیئے" عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور جولیا بے اختیار

www.urdukorner.com

مسکرا دی۔ اُسے عمران کی بات پر سو فی صد یقین آ گیا تھا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ چیف باس ایسے ہی رکھ رکھاؤ کا قائل ہے۔ کمرے ساتھ ساتھ تھے اور انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے تھے۔

"بہت خوب۔ بہت شاندار کمرے ہیں" ــــ جولیا کے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔

"اب دوپہر کا وقت ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کچھ دیر آرام کر لیا جائے پھر شام کو سیر کے لئے نکلیں گے" ــــ عمران نے کہا۔ اور جولیا چونکہ خود بھی لانگ ڈرائیونگ کی وجہ سے قدرے تھکاوٹ محسوس کر رہی تھی۔ فوراً ہی اس تجویز پر رضامند ہو گئی اور وہ عمران کے کمرے سے نکل کر ساتھ والے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ عمران نے دروازہ بند کیا اور پھر ایک نظر درمیانی دیوار میں موجود کھلے ہوئے روشندان پر ڈال کر وہ مسکراتا ہوا باتھ روم کا دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ دروازہ بند کر کے اس نے بیسن میں موجود پانی کا نل پوری رفتار سے کھولا اور جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اس نے اس کی سائیڈ میں موجود ایریل کو کھینچ کر اونچا کرنے کے بعد باکس کی سائیڈ پر موجود دو بٹنوں میں سے ایک کو پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ــــ عمران کالنگ اوور" ــــ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"یس باس ــــ ٹائیگر اٹنڈنگ اوور" ــــ چند لمحوں بعد باکس سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"باس، نواب زادی رخشندہ نے آج رات اپنے سفید محل میں ایک خصوصی میٹنگ کال کی ہے۔ دارالحکومت سے اس کے کال شدہ تمام افراد یہاں پہنچ چکے ہیں۔ ان کی تعداد چھ ہے اوور" ــــ ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"تم اس میٹنگ میں شامل ہو یا نہیں اوور" ــــ عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"یس باس۔ میں نے وائٹ فلاور کو راستے میں ہی ختم کر کے اس کا میک اپ کر لیا ہے اور اب میں وائٹ فلاور کی حیثیت سے ہی ہوٹل البانو میں مقیم ہوں اوور" ــــ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ــــ تمام کارروائی ٹیپ کر لینا۔ اور سنو۔ پوری طرح ہوشیار رہنا۔ ہو سکتا ہے کہ نوابزادی رخشندہ نے کارروائی کو خفیہ رکھنے کے لئے کوئی خصوصی انتظامات کئے ہوں اوور" ــــ عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ میں پوری طرح تیار ہو کر ہی آیا ہوں اوور" ــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"پلاننگ تمہیں یاد ہے ناں اوور" ــــ عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ میں آپ کی اور جولیا دونوں کی نشاندہی کر دوں گا۔ آپ ہوٹل فائیو سٹار میں ہی ہیں اوور" ــــ

www.urdukorner.com

ٹائیگر نے جواب دیا۔

" ہاں۔ اور انہی کمروں میں جو تم نے بک کرائے تھے اوور"
عمران نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے باس۔ میں کل صبح آپ کو رپورٹ دوں گا اوور"
ٹائیگر نے جواب دیا۔ اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا۔ اس کا ایریل ڈاؤن کر کے اس نے جیب میں ڈالا اور پھر باتھ روم کی سائیڈ الماری میں رکھے ہوئے اپنے بیگ کی طرف جھکا۔ جو پورٹر نے پہلے ہی باتھ روم میں پہنچا دیا تھا۔ عمران نے اس میں سے عام لباس نکالا۔ اور پھر جسم پر موجود سوٹ اتار کر عمران نے غسل خانے کی وارڈروب میں لٹکایا اور عام لباس پہن کر اس نے پانی کا نل بند کیا۔ اور باتھ روم سے نکل کر کمرے میں موجود بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔
ابھی وہ بیڈ پر لیٹنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ دروازے پر آہستہ سے دستک ہوئی اور عمران چونک پڑا۔ کیونکہ اُسے یہاں کسی کے آنے کی توقع نہ تھی۔

" کون ہے " ـــــ عمران نے دروازے کے قریب پہنچ کر پوچھا۔

" مینیجر جناب " ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر واقعی ایک ادھیڑ عمر آدمی سوٹ پہنے کھڑا تھا۔

" میرا نام ارسلان ہے جناب۔ اور میں ہوٹل کا مینیجر ہوں"

دروازے پر موجود ادھیڑ عمر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" آیئے تشریف لایئے " ـــــ عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

" شکریہ " ـــــ مینیجر نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور اندر آ گیا۔ عمران نے دروازہ بند کیا اور مینیجر کے پیچھے چلتا ہوا بیڈ کے ساتھ موجود کرسیوں کی طرف آ گیا۔

" معاف کیجئے آپ کو ڈسٹرب کیا لیکن نواب زادی صاحبہ کا حکم ہے کہ معزز مہمانوں کو دعوت نامہ میں خود پہنچاؤں تاکہ ان کی عزت افزائی میں فرق نہ آ سکے۔ یہ لیجئے دعوت نامہ آپ کے لئے اور آپ کی ساتھی مس جولیانا فٹز واٹر کے لئے " ـــــ مینیجر نے جیب سے دو خوب صورت کارڈ نکال کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" نواب زادی صاحبہ۔ دعوت نامے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ آپ ذرا کھول کر بات کیجئے اور تشریف بھی رکھئے" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ گو یہ دوسری بات ہے کہ وہ نواب زادی کا نام سنتے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ دعوت نامے نواب زادی رخشندہ کی طرف سے ہی ہوں گے۔

" شکریہ " ـــــ مینیجر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور عمران بھی کرسی پر بیٹھ کر دعوت نامے کھول کر دیکھنے لگا دعوت نامے انتہائی قیمتی کاغذ پر باقاعدہ ٹائپ شدہ تھے۔ جن میں نواب زادی رخشندہ کی طرف سے سہ پہر کی چائے ان کے

www.urdukorner.com

ساتھ پینے کی التجا کی گئی تھی۔ نیچے پتہ وجاہت محل کا دیا ہوا تھا "آپ شاید پہلی بار نیلم نگر تشریف لائے ہیں۔ نواب زادی صاحبہ سے آپ کا تعارف نہیں ہے۔ نواب زادی رخشندہ نیلم نگر کے نواب وجاہت حسین خان کی اکلوتی صاحبزادی ہیں نیلم نگر ان کی آبائی جاگیر ہے۔ اور یہ ہوٹل بھی ان کی ملکیت ہے۔ جب بھی نیلم نگر میں معزز افراد آتے ہیں نواب زادی صاحبہ اپنی رہائش گاہ وجاہت محل میں ان کی عزت افزائی کے لئے انہیں چائے پر مدعو کرتی ہیں۔ آپ چار بجے تیار رہیئے گا نواب زادی صاحبہ کی کار آپ کو لے جائے گی"۔۔۔۔ مینجر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ بہت خوب۔ ہماری طرف سے نواب زادی صاحبہ کا شکریہ ادا کر دیجئے گا۔ ہم تیار ہوں گے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ جناب"۔۔۔۔ مینجر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ اجازت لے کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران نے اس کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند کیا اور پھر مڑ کر اس نے میز پر رکھے ہوئے دونوں دعوتی کارڈ دوبارہ اٹھائے اور انہیں کھول کر غور سے دیکھنے لگا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں نمایاں تھیں۔ اس کی یہاں آمد کا مقصد گو بظاہر تو تفریح تھا۔ لیکن دراصل اُسے دو روز پہلے ٹائیگر نے اطلاع دی تھی کہ نیلم نگر کی نواب زادی رخشندہ نے دارالحکومت

کے چیدہ چیدہ بدمعاشوں کی نیلم نگر میں دعوت کی ہے اور اس سلسلے میں باقاعدہ دعوت نامے تقسیم کئے گئے ہیں۔ عمران کے لئے یہ خبر انتہائی حیرت کا باعث تھی کہ کوئی نواب زادی بدمعاشوں کی دعوت کرے۔ چنانچہ اس نے ٹائیگر کو اس کی تفصیلی انکوائری کا کہہ دیا اور پھر ٹائیگر نے جو رپورٹ دی وہ مزید حیرت انگیز تھی۔ نواب زادی رخشندہ دارالحکومت کے ایک بڑے ہوٹل میں اپنے چند افراد کے ساتھ ایک ہفتہ تک رہائش پذیر رہی تھی۔ اور وہاں اس نے ان سب بدمعاشوں سے فرداً فرداً خفیہ ملاقاتیں کی تھیں۔ جنہیں دعوت نامے بھیجے گئے ہیں۔ اور یہ بات بھی اُسے ٹائیگر نے ہی بتائی تھی۔ کہ نواب زادی رخشندہ نواب وجاہت حسین کی اکلوتی بیٹی ہے۔ ادھیڑ عمر ہے۔ لیکن ابھی تک کنواری ہے۔ نواب وجاہت حسین کو فوت ہوئے دس سال ہو گئے ہیں۔ تب سے نواب زادی رخشندہ بیرون ملک کے تفریحی دوروں پر رہی ہے اور اُسے نیلم نگر واپس آئے صرف چند ماہ ہی ہوئے ہیں۔ اور یہاں آتے ہی اس نے آہستہ آہستہ دارالحکومت کے چیدہ چیدہ بدمعاشوں سے رابطے قائم کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ ٹائیگر نے عمران کو نواب زادی رخشندہ کا ایک فوٹو بھی لا دیا تھا۔ جو اس ہوٹل میں ہونے والی ایک نجی تقریب کے دوران کھینچا گیا تھا۔ اس فوٹو میں نواب زادی رخشندہ کوئی غیر ملکی عورت ہی دکھائی دے رہی تھی۔ ویسے اپنے رکھ رکھاؤ اور جسمانی ساخت کے لحاظ سے وہ کسی طرح بھی ادھیڑ عمر نہ لگتی تھی۔ صرف گردن پر

www.urdukorner.com

موجود چند جھریاں اس کی عمر کا پتہ دیتی تھیں۔ گو ان جھریوں کو گھرے
میک اپ کے ذریعے چھپانے کی کافی کوشش کی گئی تھی۔ لیکن
بہرحال غور سے دیکھنے پر وہ نظر آجاتی تھیں۔ نواب زادی کے
اتنے طویل عرصے تک ملک سے باہر رہنے اور پھر واپسی پر بدمعاشوں
سے اس قسم کے رابطوں نے عمران کے ذہن میں شک پیدا کر
دیا تھا۔ چنانچہ اس نے ٹائیگر کو باقاعدہ ہدایات دیں کہ وہ کسی
ایسے بدمعاش کو جسے دعوت نامہ ملا ہو۔ ختم کر کے اس کے
میک اپ میں اس دعوت میں شریک ہو۔ اور خود اس نے جولیا
کے ساتھ نیلم نگر جانے کا فیصلہ کر لیا۔ بظاہر مقصد تفریح تھا لیکن
ظاہر ہے وہ وہاں رہ کر اس نواب زادی رخشندہ کو ٹٹولنا
چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے بلیک زیرو کو بریف کیا تاکہ وہ جولیا
کو مطمئن کر سکے۔ اور خود وہ جولیا کو لے کر تفریحی دورے کی غرض
سے یہاں نیلم نگر پہنچ گیا تھا۔ ٹائیگر نے ان کے لئے پہلے سے یہاں
کمرے الاٹ کرائے تھے۔ البتہ یہ اُسے منیجر کی زبانی پہلی بار
معلوم ہوا تھا کہ نیلم نگر کا سب سے شاندار ہوٹل فائیو سٹار بھی
نواب زادی رخشندہ کی ملکیت ہے۔ لیکن اب فوری طور پر ان
دعوت ناموں کے آنے سے وہ قدرے مشکوک سا ہو گیا تھا۔ کہ
کہیں نواب زادی رخشندہ کو اس کے متعلق علم تو نہیں ہو گیا۔
جب کہ ٹائیگر نے ابھی رپورٹ دی تھی کہ بدمعاشوں کی رات کو
کسی محل میں خفیہ میٹنگ ہو رہی ہے۔ بہرحال عمران نے نوابزادی
سے ملنے کا فیصلہ کر لیا۔ اب مسئلہ تھا جولیا کو تیار کرنے کا۔

اُسے معلوم تھا کہ جولیا نے نواب زادی کا نام سنتے ہی بدک جانا
ہے۔ اس لئے اس نے اس کے لئے ایک پلاننگ کی۔ اور پھر
وہ اٹھ کر باتھ روم میں گیا اس نے لباس بدلا اور کمرے سے نکل
کر وہ نیچے ہال میں پہنچ کر مین گیٹ سے باہر آگیا۔ اس کا انداز ایسا
تھا جیسے وہ کسی ضروری کام کے لئے باہر نکلا ہو۔ سڑک پر چلتے
ہوئے وہ ایک بڑے سٹور کے سامنے جا کر رک گیا۔ دوسرے
لمحے وہ سٹور میں داخل ہوا۔ سٹور سیاحوں کے لئے بنایا گیا تھا۔
اس لئے یہاں قیمتی زیورات سے لے کر سیاحوں کے مطلب کی
تقریباً ہر چیز موجود تھی۔ عمران شوکیسوں میں بند چیزوں کو دیکھتا ہوا
آگے بڑھتا گیا۔ اور پھر وہ ایک شوکیس کے سامنے جا کر رک گیا۔
اس کی نظریں شوکیس کے اندر رکھی ہوئی سونے کی ایک خوبصورت
انگوٹھی پر جم گئیں۔ جس پر انتہائی قیمتی ہیرا جڑا ہوا تھا۔ عمران نے
کاؤنٹر پر جا کر وہ انگوٹھی خریدی اور پھر اس نے ایک انتہائی
قیمتی قلم سیٹ بھی خریدا اور انہیں باقاعدہ گفٹ پیک کرا کر
اس نے جیب میں رکھا اور سٹور سے باہر آگیا۔ سٹور کے
برآمدے میں پبلک فون بوتھ موجود تھا۔ عمران نے ادھر ادھر
دیکھا اور پھر اس نے فون بوتھ میں جا کر سکے ڈالے اور دارالحکومت
بلیک زیرو کو کال ملا کر اس نے اُسے ہدایات دیں کہ وہ ایک
گھنٹے بعد جولیا کو کال کر کے سپیشل کوڈ میں کہہ دے کہ اس نے
نواب زادی رخشندہ سے جا کر ملنا ہے اور اُسے انگوٹھی تحفے
میں دینی ہے۔ اور اس کے ساتھ دوستی کرنی ہے۔ اور ساتھ ہی

www.urdukorner.com

یہ بھی کہہ دیا کہ تحفہ اس کا خاص آدمی عمران کو دے جائے گا۔
بلیک زیرو کو اچھی طرح بریف کر کے اس نے رسیور رکھا اور فون بوتھ سے نکل کر مطمئن انداز میں چلتا ہوا دوبارہ ہوٹل کی طرف بڑھ گیا۔ گو اُسے معلوم تھا کہ ایکسٹو کی طرف سے کال ملنے کے بعد جولیا کے ذہن میں سے خالصتاً تفریح کا عنصر ختم ہو جائے گا۔ لیکن جولیا کو مطمئن کرنے کے لئے ایسا ضروری تھا۔ عمران جولیا کو اپنے ساتھ صرف اس لئے لایا تھا کہ ضرورت پڑنے پر جولیا آسانی سے نواب زادی رخشندہ کے ساتھ دوستی کر کے اصل حالات کی ٹوہ لگا لے گی۔ گو دوستی والی پلاننگ اس نے ٹائیگر کی طرف سے رپورٹ ملنے تک پینڈنگ رکھی ہوئی تھی۔ لیکن اب نوابزادی رخشندہ کی طرف سے فوری دعوت نامہ ملنے پر اس نے اس پر فوری عمل درآمد کا فیصلہ کر لیا تھا۔

تنویر اپنے فلیٹ میں آرام کرسی پر نیم دراز ایک باتصویر غیر ملکی رسالے کے مطالعے اور مشاہدے میں مصروف تھا۔ کہ ساتھ ہی میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ تنویر گھنٹی کی آواز سن کر چونک پڑا۔ اس نے رسالہ ایک طرف رکھا۔ اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ـــ تنویر سپیکنگ" ـــ تنویر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ایکسٹو" ـــ دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔ اور تنویر یک لخت نہ صرف سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ بلکہ اس کے اعصاب بھی پوری طرح تن گئے۔

"یس باس" ـــ تنویر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"صفدر تمہارے پاس پہنچ رہا ہے۔ اسے تفصیلی ہدایات دے

www.urdukorner.com

دی گئی ہیں۔ تم نے اس کے ساتھ ان ہدایات کے تحت کام کرنا ہے"۔۔۔ ایکسٹو نے اپنے مخصوص سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسیور رکھا اور پھر اٹھ کر اس نے میز پر رکھا ہوا رسالہ اٹھا کر اپنی مخصوص الماری میں رکھ کر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ صفدر کے آنے تک وہ لباس بدل کر تیار ہو سکے۔ ویسے اسے اس بات پر حیرت ضرور ہو رہی تھی کہ ایکسٹو نے جولیا کے ذریعے ہدایات دینے کی بجائے صفدر کے ذریعے ہدایات کیوں بھیجی ہیں۔ لیکن ظاہر ہے صفدر کی آمد کے بعد ہی یہ مسئلہ حل ہو سکتا تھا۔ اس لئے اس نے لباس بدلا۔ مخصوص اسلحہ جیبوں میں ڈال کر وہ جیسے ہی تیار ہو کر کرسی پر بیٹھا کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور تنویر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آؤ۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا"۔۔۔ تنویر نے دروازے پر موجود صفدر کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور صفدر مسکراتا ہوا اندر آ گیا۔ تنویر نے دروازہ بند کیا اور صفدر کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"چیف نے کال کیا تھا تمہیں"۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

"ہاں ابھی چند لمحے پہلے اس کی کال آئی تھی کہ صفدر ہدایات لے کر آ رہا ہے۔ اور میں نے ان ہدایات کے تحت کام کرنا ہے۔ لیکن پہلے تو ایسی ہدایات جولیا کے تحت ملتی تھیں۔ اب کیا ہوا ہے"۔۔۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران اور جولیا تفریحی ٹور پر نیلم نگر گئے ہوئے ہیں"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تنویر صفدر کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تفریحی ٹور پر عمران اور جولیا" تنویر نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے صفدر کی بات پر یقین نہ آیا ہو۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ کیونکہ یہ اطلاع باس کی طرف سے ہی دی گئی ہے۔ جب باس نے براہ راست مجھے ہدایات دینی شروع کیں تو میرے ذہن میں بھی تمہاری طرح یہی خیال آیا تھا۔ کہ یہ ہدایات جولیا کی بجائے مجھے براہ راست کیوں دی جا رہی ہیں۔ اس پر میں نے پوچھ لیا تو چیف نے یہی بات بتائی جو میں نے تمہیں بتائی ہے۔ لیکن مجھے اس بات میں شک ہے کہ عمران اسے تفریحی ٹور پر لے گیا ہو گا۔ عمران ایسا آدمی نہیں ہے کہ یونہی تفریحات میں وقت ضائع کرتا پھرے۔ لازماً اس کے پیچھے کوئی خاص مقصد ہو گا"۔۔۔ صفدر نے ساتھ ساتھ تنویر کو مطمئن کرنے کی بھی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ اس بارے میں تنویر کے جذبات سے اچھی طرح واقف تھا۔

"اگر کوئی خاص بات ہوتی تو لازماً چیف کو علم ہو گا۔ یہ احمق واقعی اسے تفریح کے لئے لے گیا ہو گا۔ بہرحال میں دیکھوں گا کہ وہ کیسی تفریح کر کے آتے ہیں"۔۔۔ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"کیا دیکھو گے۔ میں سمجھا نہیں تمہارا مطلب"۔۔۔ صفدر نے حیران ہو کر کہا۔ کیونکہ واقعی وہ تنویر کے اس فقرے کا مطلب نہ سمجھ سکا تھا۔

"وقت آئے گا تو مطلب بھی سمجھا دوں گا۔ تم فی الحال اپنی بات کرو۔ کیا ہدایات ہیں"۔۔۔ تنویر نے موضوع ٹالتے ہوئے کہا۔ اور صفدر کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ اُسے تنویر کے ارادے کچھ زیادہ ہی جارحانہ محسوس ہو رہے تھے۔

"دیکھو تنویر۔ بطور بڑے بھائی کے میں تمہیں ایک بات سمجھا دوں کہ جولیا یہاں کسی کی غلام یا ماتحت نہیں ہے اور نہ ہی اس پر کسی قسم کی پابندیاں لگائی جا سکتی ہیں۔ ویسے بھی عمران اور جولیا دونوں کا کردار ہر لحاظ سے مضبوط اور بے داغ ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے۔ کہ تم اپنے جذبات کو قابو میں رکھا کرو۔ پسندیدگی کے جذبات کسی کے لئے دل میں رکھنا بُرا نہیں ہے۔ لیکن ان جذبات کا غلط استعمال یا اظہار مسئلہ بن سکتا ہے"۔۔۔ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پلیز صفدر۔ تم ان باتوں کو چھوڑو۔ میں جانتا ہوں کہ کون کیا ہے۔ تم اپنی بات کرو دیسے بے فکر رہو۔ میں کوئی ایسی بات نہیں کروں گا۔ جس سے چیف کو شکایت کا موقع ملے" تنویر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ لیکن جولیا اور عمران کے اکٹھے تفریح پر جانے کا سننے کے بعد تنویر کے چہرے پر جو سختی اور پتھریلا پن نمایاں ہوا تھا۔ وہ صاف چغلی

کھا رہا تھا کہ تنویر کی سوچ ویسی نہیں ہے جیسا کہ وہ کہہ رہا تھا۔ لیکن ظاہر ہے صفدر اُسے سمجھا تو سکتا تھا کسی بات کے کرنے یا نہ کرنے پر مجبور تو نہ کر سکتا تھا۔

"بہرحال میں نے جو بات ضروری سمجھی تمہیں کہہ دی۔ اب چیف کی طرف سے ہدایات سن لو۔ گزشتہ دنوں ملک میں جگہ جگہ جعلی کرنسی کی وارداتیں ہوئی ہیں۔ انٹیلی جنس اس کیس پر کام کر رہی ہے۔ اس نے دو ایسے افراد بھی گرفتار کئے تھے جن کے پاس سے خاصی بھاری تعداد میں جعلی کرنسی دستیاب ہوئی تھی۔ لیکن ان میں سے ایک نے خودکشی کر لی ہے۔ جب کہ دوسرا فرار ہو جانے میں کامیاب ہو گیا ہے اور انٹیلی جنس آج تک اس کا دوبارہ سراغ نہیں لگا سکی۔ البتہ صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ اس شخص کا تعلق دارالحکومت کے ایک مشہور مجرم راٹھور سے رہا ہے۔ راٹھور پیشہ ور قاتل بھی ہے اور اس نے سمگلنگ ریکٹ بھی بنایا ہوا ہے۔ اس آدمی کا نام الطاف ہے۔ اور آج صبح الطاف کی لاش سرکلر روڈ کے تیسرے چوراہے پر پڑی ہوئی ملی ہے۔ انٹیلی جنس کی فوری تحقیقات کے نتیجے میں ہی معلوم ہوا ہے کہ اُسے ایک سیاہ رنگ کی کار میں سے پھینکا گیا ہے۔ اس کا پورا جسم گولیوں سے چھلنی ہو رہا تھا۔ نعمانی اور صدیقی کو چیف نے اس بارے میں تحقیقات کا حکم دیا تو انہوں نے چیف کو رپورٹ دی ہے کہ الطاف کی ناک ایک مخصوص انداز میں کٹی ہوئی تھی۔ اور یہ انداز اس راٹھور کا مخصوص

www.urdukorner.com

انداز ہے۔ وہ جب بھی پیشہ ور قاتل کی حیثیت سے کسی کو
کرتا تھا تو ہمیشہ اسی مخصوص انداز میں اپنے شکار کی ناک بھی
کاٹ دیتا تھا۔ لیکن راٹھور کا کہیں پتہ نہیں چل رہا۔ چنانچہ
چیف نے ہدایت کی ہے کہ میں اور تم اس راٹھور کو تلاش کر
کے اس سے اصل صورت حال اگلوائیں۔ تاکہ اگر ملکی معیشت
کے خلاف کوئی سازش ہو رہی ہے تو اس کا قلع قمع کیا جا سکے"۔۔۔
صفدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"مگر یہ کام تو انٹیلی جنس کا ہے۔ سیکرٹ سروس کا تو نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ چیف نے میرے لئے یہ کام کیوں تجویز کیا ہے۔ تاکہ میں ادھر مصروف رہوں اور وہ دونوں وہاں اطمینان سے تفریح کرتے رہیں۔ میں سب جانتا ہوں"۔۔۔ تنویر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اگر ان کے پیچھے نیلم نگر جانا چاہتے ہو تو جاؤ۔ میں اپنے طور پر کام کر دوں گا۔ البتہ میں چیف باس کو یہی بتاؤں گا کہ تم بھی میرے ساتھ ہو۔ تاکہ چیف باس حکم کی خلاف ورزی پر تمہیں کوئی سزا نہ دے سکے"۔۔۔ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"نہیں بیٹھو۔ چیف سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی۔ تم جانتے ہو وہ دونوں کتنے عرصے کے لئے گئے ہیں"۔۔۔ تنویر نے صفدر کو بازو سے پکڑ کر دوبارہ کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

"ایک ہفتے کے لئے"۔۔۔ صفدر نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ میں ایک روز کے اندر ہی اس راٹھور کو تلاش کر کے اس سے سب کچھ اگلوا لوں گا۔ اس کے بعد میں فارغ ہو جاؤں گا۔ پھر میں چاہے نیلم نگر جاؤں یا ہیرا نگر۔ باس کو اس سے کوئی مطلب نہ ہو گا"۔۔۔ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم راٹھور کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔۔۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ میرا ایک دوست اس سے اچھی طرح واقف ہے میرا یہ دوست ایک خفیہ جوئے خانے میں کام کرتا ہے۔ اور چھوٹا موٹا بدمعاش بھی ہے۔ وہ مجھے بھی اپنے ہی قبیل کا آدمی سمجھتا ہے۔ اس نے کئی دفعہ راٹھور کا ذکر کیا ہے۔ بلکہ وہ اس کی بہترین نشانہ بازی کا بے حد قائل بھی ہے"۔۔۔ تنویر نے کہا اور پھر ساتھ ہی اس نے اٹھ کر دیوار میں نصب ایک الماری کھولی اور اس کے سب سے نچلے خانے میں رکھی ہوئی ایک چھوٹی سی ڈائری اٹھا کر اس نے اُسے کھولا اور اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔ چند لمحوں تک ورق گردانی کے بعد اس نے ڈائری بند کر کے اُسے واپس الماری میں رکھا اور الماری بند کر کے وہ مڑ کر ٹیلی فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

www.urdukorner.com

صفدر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ ویسے اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکرا[ہٹ] تھی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ تنویر اب حیرت انگیز برق رفتاری [سے] کام کرے گا۔ تاکہ جلد از جلد اس کام سے فارغ ہو کر جولیا عمران کے پیچھے نیلم نگر روانہ ہو سکے۔ کیونکہ اُسے اس وقت [تک] چین نہ آنا تھا جب تک وہ نیلم نگر پہنچ کر ان دونوں کو اپنی نظرو[ں] میں نہ رکھے گا۔ اور ہو سکتا ہے وہ سیدھا جا کر عمران اور جو[لیا] سے ٹکرا جائے اور اُن سے کہے کہ وہ تفریح کرنے نیلم [نگر] آیا ہے۔

"یس ___ سوک سنٹر" ___ ایک نسوانی آواز سنائی دی

"مارٹی سے بات کراؤ۔ میں اس کا دوست تنویر بول رہا ہوں" تنویر نے خشک لہجے میں کہا۔

"مارٹی کیا کام کرتا ہے یہاں" ___ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"وہ لوگوں کی کھالیں اتارتا ہے" ___ تنویر نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

"اوکے۔ ہولڈ آن کریں" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور صفدر مسکرا دیا وہ سمجھ گیا کہ یہ کھالیں اتارنا کوئی مخصوص کوڈ ہو گا۔ فون کے ساتھ منسلک لاؤڈر کی وجہ سے وہ دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت آسانی سے سن رہا تھا۔

"ہیلو ___ مارٹی سپیکنگ" ___ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مارٹی۔ تنویر بول رہا ہوں۔ سنو میں نے ایک موٹی پارٹی پھنسائی ہے۔ لاکھوں روپے کا دھندہ ہے۔ بس صرف نشانہ بازی کا کمال دکھانا ہو گا۔ کیا وہ تمہارا بہترین نشانہ باز اور دوست راٹھور فوری مل سکتا ہے" ___ تنویر نے خاص بدمعاشانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ضروری تو نہیں کہ اُسی سے بات کی جائے۔ دوسرا اس سے بھی اچھا آدمی مل سکتا ہے" ___ دوسری طرف سے مارٹی نے جواب دیا۔

"ارے نہیں۔ میں نے پارٹی کے سامنے تمہاری وجہ سے اسکی اتنی تعریفیں کی ہیں کہ انہیں قائل کر لیا ہے۔ دوسرے آدمی کو تو وہ خود بھی انگیج کر سکتے ہیں۔ کہہ تو رہا ہوں کہ بہت موٹی پارٹی ہے لاکھوں کا ہیر پھیر ہو سکتا ہے" ___ تنویر نے کہا۔

"لیکن راٹھور تو گزشتہ دو ہفتوں سے غائب ہے۔ نجانے کہاں ہو گا" ___ مارٹی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو کام خراب ہو گیا۔ میں نے تو سوچا تھا کہ تمہارا اور میرا مل کر پانچ لاکھ کا کمیشن مل جاتے گا۔ پھر میں جواب دے دوں انہیں" ___ تنویر نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو۔ مجھے نمبر دو۔ میں ابھی راٹھور کے بارے میں معلوم کر کے تمہیں کال کرتا ہوں" ___ مارٹی نے جواب دیا۔

"میں پبلک بوتھ سے بات کر رہا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ مجھے پرائم

www.urdukorner.com

ہوٹل کے کیبن نمبر بارہ میں مل لو۔ پارٹی بھی میرے ساتھ ہوگی۔ ایک ہی آدمی ہے۔ میں وہاں پہنچ جاتا ہوں"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم وہاں پہنچ جاؤ پارٹی کو لے کر میں آدھے گھنٹے بعد پہنچ جاؤں گا۔ لیکن ایک بات سن لو۔ اگر ولاکھٹو مل گیا تو ہمیں فوراً اس کے پاس جانا ہوگا اور معاملہ کیش کی صورت میں ہی طے ہوگا۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ پچاس لاکھ سے کم وہ کسی صورت بھی نہیں لیتا"۔۔۔ مارٹی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"او۔کے۔ تم فکر نہ کرو۔ ساٹھ لاکھ دلا دوں گا۔ تم معاہدہ تو کراؤ" تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

"او۔کے۔ میں کوشش کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں آدھے گھنٹے کے اندر اسے تلاش کر لوں گا"۔۔۔ مارٹی نے کہا اور تنویر نے او۔کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"آؤ صفدر۔ اب تم پارٹی ہو۔ مجھے یقین ہے کہ یہ مارٹی ہر صورت میں اُسے ڈھونڈھ نکالے گا۔ اور ایک بار وہ مل جائے۔ پھر دیکھنا میں اس کے حلق سے کیسے انگلیاں ڈال کر اس سے سب کچھ اگلواتا ہوں" تنویر نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"رقم لے لیں۔ تاکہ شو کی جا سکے۔ ہو سکتا ہے مارٹی اطمینان کرنا چاہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"کہاں سے لوگے اتنی رقم"۔۔۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"چیف سے بات کرنی پڑے گی"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"چھوڑو۔ مارٹی نے اگر آئیں بائیں شائیں کرنے کی کوشش کی تو اس کی گردن بھی میرے ہاتھوں ٹوٹ سکتی ہے۔ آؤ"۔۔۔ تنویر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ اور پھر دروازے کی طرف بڑھ

گیا۔ صفدر کے باہر آنے پر اس نے فلیٹ کو تالا لگایا۔ اور چند لمحوں بعد وہ دونوں صفدر کی کار میں بیٹھے پرائم ہوٹل کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ پرائم ہوٹل کے عقب میں بڑے بڑے کیبن بنے ہوئے تھے۔ جن کا گھنٹوں کے حساب سے کرایہ چارج کیا جاتا تھا۔ اور یہاں ہر قسم کی پرائیویسی کا خیال رکھا جاتا تھا۔ اس لئے وہ لوگ جو کوئی خفیہ باتیں کرنا چاہتے تھے وہ انہی کیبنز کا ہی رخ کرتے تھے۔ کیبن نمبر بارہ سب سے ہٹ کر بنا ہوا تھا اور چونکہ خاصا بڑا تھا اس لئے اُسے سپیشل کیبن بھی کہا جاتا تھا۔ یہ اتنا بڑا تھا کہ یہاں دس بارہ افراد کی باقاعدہ میٹنگ بھی ہو سکتی تھی۔ اس لئے اس کا کرایہ عام کیبنوں سے تقریباً چار گنا زیادہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہ اکثر خالی رہتا تھا۔ اور تنویر نے اس بات کے پیش نظر مارٹی کو کیبن نمبر بارہ کا کہا تھا۔ کیونکہ اُسے یقین تھا کہ یہ خالی بھی ہوگا۔ اور یہاں مارٹی سے مطلب کی باتیں آسانی سے اگلوائی بھی جا سکتی تھیں۔ ہوٹل کی پارکنگ میں کار روک کر وہ دونوں سیدھے کیبن والے حصے کی طرف بڑھ گئے۔ اس حصے کے گرد باقاعدہ چار دیواری تھی۔ جس کے درمیان گیٹ بنا ہوا تھا۔ گیٹ کے ساتھ ہی بکنگ کیبن تھا۔ تنویر بکنگ کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

"ایک گھنٹے کے لئے کیبن نمبر بارہ"۔۔۔ تنویر نے جیب سے بٹوہ نکالتے ہوئے کہا۔

"دو ہزار روپے دے دیجئے"۔۔۔ بکنگ کلرک نے کہا۔ اور تنویر نے بٹوے سے ہزار ہزار کے دو نوٹ نکال کر بکنگ

www.urdukorner.com

کلرک کی طرف بڑھا دیئے۔

بکنگ کلرک نے ایک کارڈ جس پر بارہ نمبر دائرے میں لکھا ہوا تھا۔ دراز سے نکالا اور اس پر دستخط کئے اور پھر اس پر اس وقت کا اور ایک گھنٹے بعد کا وقت لکھکر اس نے کارڈ تنویر کی طرف بڑھا دیا۔ تنویر نے کارڈ اٹھایا اور گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں دو مسلح افراد موجود تھے۔ تنویر نے کارڈ ان میں سے ایک کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اس نے دوسرے کو اشارہ کیا اور اس نے جیب سے چابیوں کا ایک گچھا نکالا۔ اور اس میں سے ایک چابی نکال کر تنویر کے ہاتھ میں دے دی۔

"ایک آدمی مارٹی آئے گا۔ اُسے بارہ نمبر بھجوا دینا"۔۔۔ تنویر نے کہا اور ان دونوں نے سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں بارہ نمبر کیبن میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ تنویر نے فون پر کیبنز سروس والوں کو ایک بوتل شراب اور تین گلاس بھیجنے کا کہہ دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان شراب کی ایک بوتل اور تین گلاس میز پر رکھ کر اور اس کا معاوضہ نقد وصول کر کے واپس چلا گیا۔ تنویر نے بوتل کھولی اور دو گلاس بھر کر اس نے بوتل رکھی اور اٹھ کر دونوں گلاس اٹھائے اور آدھے سے زیادہ ایک طرف موجود پام کے بڑے سے گملے میں انڈیل کر گلاس واپس میز پر رکھ دیئے۔ اور اب وہ دونوں اس طرح گلاس سامنے رکھے بیٹھے ہوئے تھے جیسے انہوں نے گلاسوں میں موجود آدھی سے زیادہ شراب پی لی ہو۔ تقریباً دس منٹ

بعد دروازہ کھلا اور ایک بھاری مگر خاصے طاقتور جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اسکے چہرے پر زخموں کے کئی نشانات موجود تھے اور کوٹ کی ایک جیب کا مخصوص ابھار بتا رہا تھا کہ اس میں ریوالور موجود ہے۔ آنکھوں میں وہ مخصوص چمک بھی موجود تھی جو اس فیلڈ میں کام کرنے والوں کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے۔

"یہ مسٹر الیگزینڈر ہیں۔ اور الیگزینڈر صاحب یہ میرے دوست مارٹی اور راٹھور صاحب کے رابطہ ایجنٹ ہیں"۔۔۔ تنویر نے باقاعدہ صفدر اور مارٹی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ صفدر نے مصافحہ کیا اور رسمی فقرے بول کر خاموش ہو گیا۔

"یہ لو پیو"۔۔۔ تنویر نے خالی گلاس میں بوتل سے شراب انڈیلتے ہوئے کہا۔ اور مارٹی نے اس طرح جھپٹ کر گلاس اٹھایا جیسے طویل مدت بعد اُسے شراب پینے کو مل رہی ہو۔ اور پھر اس وقت تک اس نے گلاس کو منہ سے علیحدہ نہ کیا جب تک گلاس میں آخری قطرہ بھی شراب کا موجود رہا۔

"ہاں۔ اب بولو۔ کیا ہوا"۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے بڑی مشکل سے اُسے تلاش تو کر لیا ہے۔ لیکن وہ فوری طور پر مل نہیں سکتا۔ کسی اہم کام میں مصروف ہے۔ اس لئے ایک ہفتے بعد ملاقات ہو سکتی ہے۔ البتہ کام کی بکنگ کرنے کی اس نے مجھے باقاعدہ اجازت دے دی ہے"۔۔۔ مارٹی نے کہا۔

www.urdukorner.com

" سوری مسٹر تنویر۔ میں براہِ راست بات کرنے کا عادی ہوں۔ اور میرے پاس اتنا وقت بھی نہیں ہے۔ تمہاری وجہ سے پہلے ہی میرا کافی وقت ضائع ہوا ہے۔ اس لئے مجھے اجازت"۔۔۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھیں مسٹر الیگزینڈر۔ ابھی تو صرف مارٹی نے بات کی ہے۔ مجھے بات کرنے دیں"۔۔۔ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور صفدر اس طرح منہ بنا کر بیٹھ گیا جیسے بادل نخواستہ اس کی بات مان کر بیٹھ رہا ہو۔

" ہاں مارٹی۔ اب بولو۔ کہاں ہے وہ راٹھور"۔۔۔ تنویر نے مارٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" بتایا تو ہے تنویر۔ کہ وہ بے حد مصروف ہے۔ میری اس سے بات ہوئی ہے۔ وہ ایک ہفتے سے پہلے کسی صورت بھی نہیں مل سکتا"۔۔۔ مارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے بوتل میں موجود باقی ماندہ شراب بھی گلاس میں ڈالی اور غٹاغٹ چڑھا گیا۔

" میں بھی تو یہی پوچھ رہا ہوں کہ وہ کہاں ہے۔ میں اس سے خود بات کرتا ہوں"۔۔۔ تنویر نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" سوری تنویر۔ یہ پیشہ ورانہ راز ہے۔ البتہ اگر تمہاری پارٹی مجھے رقم شو کر دے تو میں ایک بار پھر ٹرائی کر سکتا ہوں"۔۔۔

مارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او۔کے۔ میں تمہارے لئے مزید شراب منگواتا ہوں۔ تم تھکے ہوئے لگ رہے ہو"۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے بوتل اٹھائی اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور بوتل پوری قوت سے کرسی پر بیٹھے مارٹی کے سر پر لگی۔ اور چھناکے سے ٹوٹ گئی۔ مارٹی اوغ کی آواز نکال کر کرسی سے نیچے فرش پر گرا اور ساکت ہو گیا۔ تنویر نے جیب سے رسی کا ایک گچھا نکالا اور مارٹی کے بازو اس کے عقب میں کر کے باندھنے کے بعد اس نے اس کی دونوں پنڈلیاں بھی اس کے باقی حصے سے باندھیں اور پھر اسے اٹھا کر اس نے کرسی پر ڈال دیا۔ صفدر خاموش بیٹھا ہوا تھا تنویر نے اسے کرسی پر ڈالتے ہی پوری قوت سے تھپڑ مارا۔ اور پھر اس کا بازو کسی مشین کی سی تیزی سے چلنے لگا۔ چوتھے تھپڑ پر مارٹی نے چیختے ہوئے آنکھیں کھولیں اور ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا۔ تنویر نے اطمینان سے کوٹ کی اندرونی جیب سے تیز خنجر نکالا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ مارٹی کے منہ پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کی پیشانی کی آدھی سے زیادہ کھال خنجر کی ایک تیز حرکت سے اس طرح اڑا دی۔ جیسے قصائی انتہائی مہارت سے بکرے کی کھال اتارتا ہے۔ مارٹی کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ گیا۔ تنویر نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

www.urdukorner.com

"اگر تمہارے منہ سے چیخ نکلی تو ایک لمحے میں گردن کاٹ دوں گا" ____ تنویر نے ہاتھ ہٹاتے ہی غرا کر کہا۔ اور مارٹی کا چیخ مارنے کے لئے کھلتا ہوا منہ ایک جھٹکے سے بند ہو گیا۔ البتہ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت کو کنٹرول کرنے کی وجہ سے اور زیادہ بگڑ گیا تھا۔

"بولو۔ کہاں ہے راٹھور۔ اور سنو۔ اگر تم نے غلط بیانی سے کام لیا تو جسم کی ساری ہڈیاں توڑ کر سڑک پر پھینک دوں گا بولو" ____ تنویر کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ مارٹی کا جسم نمایاں طور پر کانپنے لگ گیا۔

"وہ ____ وہ تھنڈر بال میں موجود ہے۔ نیچے تہہ خانوں میں" مارٹی نے بُری طرح کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کا فون نمبر بتاؤ" ____ تنویر نے اُسی طرح سرد لہجے میں کہا تو مارٹی نے جلدی سے ایک فون نمبر بتا دیا۔ تنویر نے خنجر جیب میں ڈالا اور پھر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"سنو۔ میں تمہارا بتایا ہوا نمبر ڈائل کر رہا ہوں۔ اگر تم نے غلط بیانی کی ہے تو اب بھی وقت ہے بتا دو۔ ورنہ پھر تمہاری ایک ہڈی بھی سلامت نہ رہے گی۔ اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے درست بتایا اور بات طے ہو گئی تو تمہیں تمہارا کمیشن بھی ملے گا۔ بولو۔ ملاؤں نمبر" ____ تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے نمبر درست بتایا ہے۔ جو بات کرنی ہے اس سے

کہنا کہ ایسٹ ولیسٹ بات کرنا چاہتا ہے۔ وہ پوچھے گا کس سے۔ تو تم کہنا ایسٹ نارتھ سے۔ اور راٹھور سے بات کرا دی جائے گی" ____ مارٹی نے جلدی سے کہا اور تنویر نے بجائے نمبر ڈائل کرنے کے رسیور واپس کریڈل پر رکھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ پوری قوت سے گھوما اور مارٹی کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پڑا۔ اور ایک ہی ضرب سے مارٹی کی گردن ڈھلک گئی۔ اب تنویر نے رسیور دوبارہ اٹھایا۔ اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ____ تھنڈر بال" ____ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی کرخت آواز سنائی دی۔

"ایسٹ ولیسٹ بات کرنا چاہتا ہے" ____ تنویر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کس سے" ____ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ایسٹ نارتھ سے" ____ تنویر نے اُسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"او۔ کے ____ ہولڈ آن کرو" ____ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور چند لمحوں بعد رسیور پر ایک چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"کون ہے" ____ بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا جیسے وہ شدید غصے میں بات کر رہا ہو۔

"میرا نام مارٹن ہے۔ اور میں سوک سینٹر کے مارٹی کا دوست ہوں۔ میرے پاس تمہارے لئے ایک بڑا کام موجود ہے۔

www.urdukorner.com

معاوضہ مکمل اور کیش ملے گا۔ ساٹھ لاکھ روپے۔ پارٹی میرے ساتھ ہے۔ مارٹی نے مجھے بتایا ہے کہ تم ایک ہفتے تک مصروف ہو۔ میں نے سوچا کہ خود بات کر لوں۔ بولو کام لینا چاہتے ہو یا کسی اور سے بات کرنی جائے" ـــــ تنویر نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کام کیا ہے" ـــــ دوسری طرف سے اس بار قدرے نرم لہجے میں پوچھا گیا۔

"ظاہر ہے۔ تم ایک ہی کام کر سکتے ہو۔ مارٹی نے تمہاری جس قدر تعریف کی ہے۔ اس کی وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ یہ کام تم لے لو۔ ورنہ تو تم جانتے ہو دارالحکومت میں ایک سے بڑا قاتل پڑا ہوا ہے" ـــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کتنے آدمی آؤ گے" ـــــ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میں اور پارٹی جو ایک آدمی پر مشتمل ہے" ـــــ تنویر نے جواب دیا۔

"او کے۔ آ جاؤ۔ رقم ساتھ لے آنا۔ اور آدھے گھنٹے کے اندر پہنچ جاؤ۔ تھنڈر بال کے کاؤنٹر پر سپیشل پارٹی کے الفاظ کاؤنٹرمین سے کہہ دینا۔ وہ تمہیں میرے پاس پہنچا دے گا" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ ہم آ رہے ہیں" ـــــ تنویر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ویری گڈ تنویر۔ تم نے واقعی کام کر دکھایا ہے" ـــــ

صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتا ہوں جلد سے جلد کام نمٹ جائے۔ لیکن اب اس مارٹی کا کیا کیا جائے۔ فنش کر دوں" ـــــ تنویر نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ ورنہ یہ کسی بھی وقت چھپ کر تم پر وار کر سکتا ہے" صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ بعد میں سہی۔ ہم اصل چہروں میں ہیں۔ اس لئے یہ لوگ ہمارے گلے پڑ جائیں گے۔ یہ بے چارہ تو چھوٹی سی مچھلی ہے۔ کہیں بھی اس کے سینے میں گولی ماری جا سکتی ہے۔ البتہ اپنی رسی کھول لیتا ہوں" ـــــ تنویر نے کہا اور پھر اس نے رسی کھول کر اسے لپیٹ کر جیب میں ڈالا۔ اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر اس کے پیچھے تھا۔

"ہمارا ساتھی کمرے میں موجود ہے۔ جب وقت ختم ہو گا۔ وہ چلا جائے گا۔ اس وقت تک اُسے ڈسٹرب نہ کیا جائے" تنویر نے گیٹ سے گزرتے ہوئے وہاں موجود مسلح محافظوں سے کہا۔ اور ان کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ دونوں تیزی سے پارکنگ کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار شہر کے شمال مغربی حصے میں واقع تھنڈر بال نامی کلب کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ تھنڈر بال کلب خاصی بڑی عمارت تھی۔ یہ کلب جرائم پیشہ افراد کی جنت کہلاتا تھا۔ کیونکہ یہاں ہر قسم کی منشیات اور شراب نیچے تہہ خانوں میں مل جاتی تھی۔

www.urdukorner.com

ہال تقریباً بھرا ہوا تھا۔ لیکن یہاں طوائف ٹائپ عورتوں کی اکثریت تھی۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔ جہاں ایک پہلوان نما غنڈہ کھڑا بڑی کینہ توز نظروں سے انہیں اپنی طرف بڑھتا دیکھ رہا تھا۔

"سپیشل پارٹی" ۔۔۔ تنویر نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر سخت لہجے میں کہا اور کاؤنٹر مین بے اختیار چونک پڑا۔

"اوکے" ۔۔۔ کاؤنٹر مین نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور ایک طرف کھڑے ہوئے مسلح نوجوان کو اشارے سے اپنی طرف بلایا۔

"سپیشل پارٹی کو سپیشل روم تک پہنچا دو" ۔۔۔ کاؤنٹر مین نے اس آدمی کے قریب آنے پر کہا۔

"آؤ" ۔۔۔ اس آدمی نے ان دونوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا بائیں طرف جاتی ہوئی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری آخر میں جا کر بند ہو گئی تھی۔ لیکن آخر میں ایک دروازہ تھا۔ اس آدمی نے دروازہ کھولا اور ان دونوں کو اندر جانے کا اشارہ کیا اور ان کے اندر داخل ہونے پر وہ خود بھی اندر آ گیا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر سائیڈ پر موجود سوئچ پینل میں سے ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے وہ چھوٹا سا کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترنے لگا۔ کافی گہرائی میں جا کر وہ رکا تو اس آدمی نے دروازہ کھولا اور اب وہ ایک اور راہداری میں تھے۔ جس کے آخر میں لوہے کا ایک بھاری

دروازہ تھا۔ ان کے قریب پہنچتے ہی دروازے کے درمیان ایک چھوٹی سی کھڑکی کھلی اور اس میں سے دو آنکھیں جھانکتی ہوئی دکھائی دیں۔

"سپیشل پارٹی" ۔۔۔ ساتھ آنے والے نے کہا تو آنکھیں غائب ہو گئیں اور کھڑکی بند کر دی گئی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا۔

"جاؤ" ۔۔۔ اس آدمی نے کہا۔ اور خود واپس مڑ گیا۔ تنویر اور صفدر اندر داخل ہوئے۔ دروازے کے ساتھ ہی ایک مشین گن سے مسلح آدمی کھڑا تھا۔ اور تنگ سی راہداری آگے جا کر ایک دروازے پر ختم ہو جاتی تھی۔

"سیدھے چلے جاؤ۔ کمرے میں باس موجود ہے" ۔۔۔ اس آدمی نے کہا۔ اور تنویر اور صفدر تیز تیز قدم اٹھاتے سامنے والے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ انہوں نے دروازے کو دھکیلا اور اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ جس کے درمیان ایک صوفے پر ایک لمبے قد اور جسیم بدن کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ جس کی طوطے جیسی ناک آگے کو کافی مڑی ہوئی تھی۔ آنکھوں میں سانپ جیسی چمک تھی۔ اور چہرہ زخموں کے چھوٹے بڑے نشانات سے اس طرح بھرا ہوا تھا جیسے کسی اناڑی مصور نے چہرے پر پھول بوٹیاں اور حشرات الارض کی تصویریں بنانے کی ناکام کوشش کی ہو۔ بحالت مجموعی اس کا چہرہ خاصا کریہہ نظر آتا تھا۔ صوفے کے پیچھے دو مشین گنوں سے مسلح آدمی بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔

www.urdukorner.com

"آؤ آؤ" — صوفے پر بیٹھے ہوئے آدمی نے جو یقیناً راٹھور تھا بڑے کرخت انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام راٹھور ہے" — تنویر نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ تم اس وقت راٹھور کے سامنے موجود ہو۔ بیٹھو اور کام کی بات کرو۔ میرے پاس فضول باتوں کے لئے وقت نہیں ہوتا" — راٹھور نے بڑے نخوت بھرے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس بھی وقت بے حد کم ہے" — تنویر نے اس سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی راٹھور کے عقب میں کھڑے دونوں مشین گن بردار بری طرح چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔

"کیا — کیا مطلب" — راٹھور بے اختیار بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی انتہائی حیرت انگیز تیزی سے اس نے سائیڈ سے ریوالور نکالا ہی تھا کہ ٹھک کی آواز سنائی دی۔ اور وہ بے اختیار ہاتھ جھٹکنے لگا۔ یہ گولی صفدر کے سائیلنسر لگے ریوالور سے چلی تھی۔

"دوسری طرف منہ کر لو راٹھور۔ ورنہ میں ٹریگر دبانے میں ایک لمحہ بھی دیر نہ کروں گا" — تنویر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"تم ہو کون۔ اور تم نے یہ جرأت کیسے کی" — راٹھور نے

بجائے دوسری طرف منہ کرنے کے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی اس کا دایاں کان جڑ سے غائب ہو گیا تھا۔ اور ابھی وہ سنبھلا بھی نہ تھا کہ ٹھک کی آواز سے اس کا بایاں کان بھی غائب ہو گیا۔

"منہ دوسری طرف کر دو۔ ورنہ" — تنویر نے انتہائی سفاک لہجے میں کہا۔ اور اس بار دونوں کانوں کی جگہ سے خون بہاتا ہوا راٹھور تیزی سے دوسری طرف کو مڑا ہی تھا کہ یک لخت صفدر اچھلا۔ اس دوران ریوالور کو نال سے پکڑ چکا تھا بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور ریوالور کا بھاری دستہ پوری قوت سے راٹھور کی کھوپڑی پر پڑا۔ مگر راٹھور بجائے آگے کی طرف جھکنے کے خلاف توقع یک لخت نیچے بیٹھا اور اس نے شاید یہ حرکت صوفہ اچھالنے کے لئے کی تھی۔ کہ تنویر کی لات اس کی کمر پر پوری قوت سے پڑی اور وہ چیختا ہوا صوفے سمیت فرش پر اوندھے منہ گر گیا۔ پھر تو جیسے تنویر کی دونوں لاتوں میں مشینیں فٹ ہو گئیں اور تین چار بھرپور ضربیں کھانے کے بعد آخر کار فرش پر تڑپتا ہوا راٹھور کا جسم ساکت ہو گیا۔ تنویر نے بڑے اطمینان سے جیب سے وہی رسی نکالی۔ جس سے اس نے مارٹی کو باندھا تھا اور وہ جھک کر راٹھور کے بازو اس کے عقب میں کر کے باندھنے لگا۔ جب کہ صفدر تیزی سے مڑا۔ اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر نکل کر اس نے دروازہ بند کر دیا۔ پھر جب تنویر نے راٹھور

www.urdukorner.com

کو اچھی طرح باندھ کر اٹھا کر صوفے پر ڈال لا۔ صفدر واپس کمر
میں آیا۔

"میں نے دروازے پر موجود آدمی کا خاتمہ کر کے دروازہ لا
کر دیا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور تنویر نے اثبات میں سر
ہلاتے ہوئے جیب سے وہی خنجر نکالا۔ جس پر ابھی تک راٹھو
پیشانی سے نکلنے والے خون کی ہلکی سی تہہ موجود تھی۔ اور پور
قوت سے اس نے خنجر صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے راٹھو
کی ران میں گھونپ دیا۔ راٹھور کا جسم تڑپا ضرور لیکن وہ ہوش
میں نہ آیا تھا۔ تنویر نے ایک جھٹکے سے خنجر کھینچا اور دوسری ر
میں گھونپ دیا۔ اس کے ساتھ ہی راٹھور کے چہرے پر شدید تر
تکلیف کے آثار ابھر آئے۔ اور اس کی آنکھیں کھل گئیں۔

"بولو۔ جعلی کرنسی کون پھیلا رہا ہے دارالحکومت میں"۔۔۔۔
تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور
تیز دھار خنجر راٹھور کے بازو میں دستے تک اتر گیا۔

"بولو۔ بولو"۔۔۔۔ تنویر نے وحشت زدہ لہجے میں کہا اور ایک
جھٹکے سے خنجر کھینچ کر اس نے اس کے دوسرے بازو میں اتا
دیا۔ راٹھور کے حلق سے اب تیز چیخیں نکلنے لگی تھیں۔

"چیخنے سے میرا ہاتھ نہیں رکے گا راٹھور۔ بولنے سے رک
گا"۔۔۔۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور خنجر اس نے ایک
بار پھر پہلے والے بازو کے زخم میں اتار دیا۔

"مم۔۔۔ مم۔۔۔ میں نہیں جانتا"۔۔۔۔ راٹھور کے منہ س

نکلا ہی تھا کہ تنویر کا بازو گھوما اور اس بار راٹھور کے حلق سے
اس قدر بھیانک چیخ نکلی کہ کمرہ گونج اٹھا۔ تنویر نے خنجر کی نوک
اس کی دائیں آنکھ میں انتہائی بے دردی سے گھونپ دی اور
راٹھور چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا۔ تنویر نے خنجر کھینچ کر بائیں ہاتھ میں
پکڑا اور دائیں ہاتھ سے پوری قوت سے اس کے جبڑے پر
زوردار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر
راٹھور چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اس کے منہ سے اس طرح
مسلسل چیخیں نکلنے لگی تھیں جیسے چیخوں کا کوئی ٹیپ چل پڑا ہو۔

"بولو۔ ورنہ اس بار دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا بولو"۔۔۔۔
تنویر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"گگ۔۔۔ گگ۔۔۔ گھوش گھوش"۔۔۔۔ راٹھور نے
ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کون گھوش۔ پوری تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔ تنویر نے انتہائی
سخت لہجے میں کہا۔

"وہ۔۔۔ وہ کافرستان کا آدمی ہے۔ ہفتے میں ایک بار
آتا ہے۔ آج اس کی آمد ہے۔ وہ تاران جزیرے پر آتا ہے۔
میں وہاں سے جا کر اس سے جعلی کرنسی لے آتا ہوں۔ اور پھر اپنے
آدمیوں کے ذریعے اُسے پھیلاتا ہوں"۔۔۔۔ راٹھور نے اس
بار جلدی جلدی بتلاتے ہوئے کہا۔

"اس کا حلیہ۔ قد و قامت۔ اس کے آنے کا وقت۔ اور
تمہارے اس سے ملنے اور کوڈ وغیرہ سب بتا دو۔ جلدی کرو۔

www.urdukorner.com

میرے پاس وقت نہیں ہے۔ بولو ورنہ"۔۔۔ تنویر نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے خون آلود خنجر کی نوک اس کی اکلوتی زندہ آنکھ کے سامنے اس طرح کر دی جیسے ایک لمحے بعد خنجر کی نوک اس کی آنکھ میں گھس جائے گی۔

"بب۔۔۔ بب۔۔۔ بتاتا ہوں۔ مجھے مت مارو۔ تم انتہائی سفاک آدمی ہو۔ بتاتا ہوں"۔۔۔ اس بار راٹھور نے قدرے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"تمہید مت باندھو۔ بولتے جاؤ"۔۔۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"گھوش لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی ہے۔ نیلے رنگ کا سوٹ پہنتا ہے۔ اس کے کوٹ کے کالر پر خونخوار مگرمچھ کا سٹکر لگا ہوا ہوتا ہے۔ وہ نجانے کس طرح جزیرے پر پہنچ جاتا ہے۔ اس کے ساتھ دس مسلح افراد ہوتے ہیں اور جعلی کرنسی کے بڑے بڑے دس تھیلے۔ وہ مجھ سے پچھلے ہفتے کی رپورٹ لیتا ہے اور پھر خود ہی اس کی تصدیق کرتا ہے کہ میں نے سچ کہا ہے پھر وہ جعلی کرنسی کے تھیلے اور معاوضے میں اصلی کرنسی کا بڑا تھیلا میرے حوالے کر کے مجھے آئندہ ہفتے کی کارکردگی کے لئے باقاعدہ ہدایات دیتا ہے۔ میں چودہ نمبر کی موٹر لانچ پر وہاں جاتا ہوں۔ اور پھر سمندر کے اندر جا کر میں لانچ پر ایک مخصوص جھنڈا لگا دیتا ہوں۔ جس پر وہی مگرمچھ بنا ہوتا ہے۔ یہ جھنڈا بھی اسی نے دیا ہے۔ پھر میں لانچ جزیرے کی مشرقی سمت پر روکتا ہوں اور جزیرے

پر پہنچ جاتا ہوں۔ وہاں اس کے دو مسلح افراد میرا استقبال کرتے ہیں۔ جزیرے کے درمیان میں ایک بڑا سا کیبن بنا ہوا ہے وہ مجھے اس کیبن میں لے جاتے ہیں۔ اور بات چیت کے بعد اسی کے آدمی تھیلے میری لانچ میں پہنچا دیتے ہیں۔ اور میں لانچ گھاٹ پر لے جانے کی بجائے مچھیروں کی بستی میں لے جاتا ہوں۔ جہاں میرے آدمی موجود ہوتے ہیں۔ میں جعلی کرنسی ان میں تقسیم کر کے انہیں ہدایات دے دیتا ہوں اور اصلی کرنسی لے کر یہاں آ جاتا ہوں۔ ہر ہفتے سوموار کو شام پانچ بجے مجھے وہاں جانا ہوتا ہے" راٹھور نے پوری تفصیل سے ساری بات بتاتے ہوئے کہا اور تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے خنجر اس کی شہ رگ میں اتار دیا۔ اور راٹھور بری طرح تڑپتا ہوا صوفے پر گرا۔ تنویر نے ایک جھٹکے سے خنجر کھینچا اور اسے اس کے لباس سے صاف کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"یہ ہے جھنڈا"۔۔۔ صفدر جو اس دوران ایک الماری کی تلاشی لے رہا تھا۔ ایک چھوٹا سا جھنڈا الماری سے نکالتے ہوئے کہا۔ جو سرخ رنگ کا تھا۔ اور اس پر زرد رنگ کا بڑا خونخوار سا مگرمچھ بنا ہوا تھا۔

"او۔ کے۔ آؤ۔ پانچ بجے تک ہم اس تک پہنچ جائیں گے"۔۔۔ تنویر نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ اور صفدر نے جھنڈا لپیٹ کر جیب میں ڈالا۔ اور اس کے پیچھے چل پڑا۔ تنویر واقعی حیرت انگیز تیزی کا مظاہرہ کر رہا تھا اور ایک لحاظ سے

www.urdukorner.com

اس نے چند گھنٹوں میں ہی سارا کیس حل کر ڈالا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ کلب سے نکل کر اپنی کار تک پہنچ گئے۔ اور صفدر نے کار تیز رفتاری سے سڑک پر لا کر اُسے دائیں طرف کو موڑ دیا۔

"چیف کو رپورٹ دے دیں"۔۔۔ صفدر نے کافی آگے جا کر ایک ویران سی جگہ پر سائیڈ پر کار روکتے ہوئے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

صفدر نے کار میں نصب ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ صفدر کالنگ اوور"۔۔۔ صفدر نے بٹن دبا کر بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"ایکسٹو اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی اور صفدر نے اُسے تنویر کی کارکردگی کی رپورٹ تفصیل سے سنا دی۔

"گڈ شو۔ تنویر نے واقعی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں ممبران سے ایسی ہی کارکردگی چاہتا ہوں اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے ایکسٹو نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔ اور تنویر کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ اب صفدر چیف کو کیا بتاتا کہ تنویر کی اس حیرت انگیز تیز کارکردگی کا اصل پس منظر کیا ہے۔

"اب سر ہم دونوں اس گھوش کو پکڑنے جا رہے ہیں اوور" صفدر نے کہا۔

"تمہیں وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ گھوش گرفتار ہو کر مر بھی چکا ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے چیف نے جواب دیا اور صفدر اور تنویر دونوں اس طرح بے اختیار اچھل پڑے جیسے کار کی سیٹ کے اندر موجود سپرنگ اچانک انتہائی طاقتور انداز میں کھل گئے ہوں اور انہوں نے ان دونوں کو اوپر اچھال دیا ہو۔

"کیا۔۔۔ کیا مطلب باس۔ ابھی تو ہم نے اس کے متعلق معلومات حاصل کی ہیں اوور"۔۔۔ صفدر نے حیرت کی شدت سے بُری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"گھوش کو نیوی والوں نے گرفتار کیا ہے۔ اس کی لانچ چیک کر لی گئی۔ اور پھر جزیرے کو گھیر لیا گیا۔ نیوی والوں نے سمجھا کہ وہ کوئی عام سا سمگلر ہے۔ لیکن گرفتاری کے بعد جب جعلی کرنسی اس سے دستیاب ہوئی تو معاملہ سنٹرل انٹیلی جنس کو ریفر کر دیا گیا۔ لیکن گھوش نے راستے میں ہی خودکشی کر لی۔ اس کے باقی ساتھی پہلے ہی نیوی کے ساتھ مقابلے میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس لئے گھوش کی گرفتاری کے بعد اس کی خودکشی کی وجہ سے یہ معلوم نہ ہو سکتا تھا کہ یہاں پاکیشیا میں اس کے رابطے کن لوگوں سے ہیں۔ اور یہ مسئلہ تم دونوں نے حل کر دیا ہے۔ اب گھوش کے متعلق مزید تحقیقات کافرستان میں سیکرٹ سروس کے ایجنٹ کر لیں گے اوور"۔۔۔ چیف نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اور صفدر اور تنویر کے حیرت سے پھٹی ہوئی آنکھیں اور

www.urdukorner.com

ستے ہوئے چہرے دوبارہ نارمل ہونے لگ گئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ کیس ختم ہو گیا اوور"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ فی الحال ختم ہو گیا ہے۔ تم دونوں واپس جا سکتے ہو۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ چیف نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور صفدر اور تنویر دونوں کے حلق سے بیک وقت طویل سانس نکل گئے۔

"اب کیا پروگرام ہے تنویر۔ تمہیں فلیٹ چھوڑ دوں"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تمہاری مرضی۔ میرا پروگرام تو نیلم نگر میں تفریح کرنے کا ہے"۔۔۔ تنویر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر تفریح ہی کرنی ہے۔ تو پھر کیوں نہ میں تمہارے ساتھ چلوں۔ لیکن چیف سے اجازت لینی پڑے گی"۔۔۔ صفدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"تمہاری مرضی جو چاہو کرتے رہو"۔۔۔ تنویر نے بڑے بے نیازانہ سے انداز میں کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ اور صفدر نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو صفدر کالنگ اوور"۔۔۔ صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایکسٹو اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایکسٹو کی سرد آواز سنائی دی۔

"باس اگر آپ اجازت دیں تو میں اور تنویر کچھ روز نیلم نگر جا کر تفریح کر آئیں۔ سنا ہے وہاں کا موسم بے حد اچھا ہے اوور"۔۔۔ صفدر نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"جا سکتے ہو۔ لانگ رینج ٹرانسمیٹر ساتھ لے لینا اوور اینڈ آل"۔۔۔ چیف نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔

"کمال ہے۔ میرا خیال تھا کہ چیف اتنی آسانی سے اجازت نہ دے گا۔ لیکن اس نے تو اس طرح آسانی سے اجازت دے دی ہے جیسے وہ خود یہی چاہتا ہو"۔۔۔ صفدر نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس آسانی سے اجازت دینے سے ہی پتہ چلتا ہے کہ عمران کسی سرکاری کام سے جولیا کو وہاں نہیں لے گیا۔ وہ اُسے واقعی تفریح کے لئے لے گیا ہے۔ اور میں عمران کو اس بار ایسی تفریح سے روشناس کراؤں گا کہ وہ باقی ساری عمر تفریح کا نام لیتے ہوئے بھی خوف کھائے گا"۔۔۔ تنویر نے دانت پیستے کے سے انداز میں کہا لیکن صفدر نے کوئی جواب دینے کی بجائے کار سٹارٹ کی اور اُسے آگے بڑھا لے گیا۔ ظاہر ہے وہ تنویر کے جذبات سے اچھی طرح واقف تھا اور اس لئے تو اس نے ساتھ جانے کی پیش کش کر دی تھی تاکہ تنویر کو ممکن حد تک سنبھالا جا سکے۔

www.urdukorner.com

"سچ بتاؤ کہ تم یہاں کیوں آئے ہو اور یہ نواب زادی کا اصل چکر کیا ہے۔ ورنہ میں تمہاری اور اپنی جان ایک کر دوں گی" ـــــ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں آنکھیں نکالتے ہوئے کہا وہ ابھی اپنے کمرے سے عمران کے کمرے میں آئی تھی۔

"اچھا۔ یعنی ابھی تک تم انہیں علیحدہ علیحدہ سمجھتی ہو۔ اوہ میں ہی آج تک غلط سمجھتا رہا" ـــــ عمران نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی دونوں ہاتھوں سے اس طرح سر پکڑ لیا جیسے وہ زندگی کی آخری بازی بھی ہار گیا ہو۔ اس کے چہرے پر گہرے دکھ اور مایوسی کے شدید آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"کیا ـــــ کیا مطلب۔ کن کو علیحدہ علیحدہ سمجھتی رہی ہوں"۔ جولیا عمران کے فقرے اور اس کے انداز پر بے اختیار بوکھلا کر

بولی۔

"اپنی اور میری جان ناتواں کو۔ حالانکہ میں اس خوش فہمی میں رہا۔ کہ دونوں دراصل ایک ہی ہیں۔ لیکن اب تم کہہ رہی ہو کہ ایک کر دوں گی۔ اور یہ جو آخر میں حرف "گی" آتا ہے۔ اس پر مجھے قطعی اعتماد نہیں ہے۔ جب بھی صبح اخبار پڑھتا ہوں۔ حکومت کی طرف سے یہی اعلانات ہوتے ہیں۔ ملک میں صنعتوں کا جال بچھا دیا جائے گا۔ امن و امان قائم کیا جائے گا۔ مجرموں کو کھل کھیلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ تمام بے روزگاروں کو روزگار مہیا کیا جائے گا۔ غریبوں کی قسمت بدل جائے گی۔ ملکی سلامتی کا تحفظ کیا جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ یعنی گا۔ گے۔ گی۔ تین حروف کے اندر ہی سب کچھ ہوتا رہتا ہے۔ اور آج چالیس سال ہو گئے ہیں یہ گا۔ گے۔ گی کبھی "ہے۔ ہیں" میں تبدیل نہیں ہو سکے۔ اس لئے تمہاری یہ بات بھی بس حکومتی وعدہ ہی ہے کہ جان ایک کر دوں گی" ـــــ عمران نے بڑے دل شکستہ سے لہجے میں کہا۔ اور اس بار جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ نجانے عمران نے اس کے دل کی کون سی تاروں کو چھیڑ دیا تھا کہ اس کا سارا غصہ ایک لمحے میں کافور ہو گیا تھا۔

"وہ تو میں محاورتاً بات کر رہی تھی۔ ورنہ اب کیا کہوں۔ بہرحال یہ نواب زادی کا کیا چکر ہے۔ ابھی باس کا فون آیا ہے۔ اس نے سپیشل کوڈ میں کہا ہے کہ میں عمران کے ساتھ نواب زادی رخشندہ کی دعوت میں جاؤں اور عمران تک کوئی تحفہ بھی پہنچا دیا گیا ہے۔ جو میں اپنی طرف سے نواب زادی کو پیش کر دوں اور کوشش کر دوں

www.urdukorner.com

کہ اس سے دوستی ہو سکے۔ لیکن عمران ہم تو یہاں تفریح کے لئے آئے تھے" ــــــ جولیا نے بڑے دکھی سے لہجے میں کہا۔

"ہر شخص کی تفریح کے اپنے اپنے انداز ہیں جولیا۔ ہو سکتا ہے تمہارے چیف کے نزدیک یہی تفریح کا انداز ہو۔ ویسے تم تو چلو ڈپٹی چیف ہو۔ تم سوچو کہ میری تفریح کا کیا ہو گا۔ مجھے خواہ مخواہ تمہارے ساتھ پابند کر دیا گیا ہے۔ مجھے بھی تمہارے چیف کا فون آیا تھا۔ میں نے تو یکسر انکار کر دیا۔ مگر تمہارے چیف نے دھمکی دی کہ پھر جولیا علیحدہ کام کرے گی تو مجبوراً مجھے حامی بھرنی پڑی۔ ظاہر ہے اب میں کیا کہوں" ــــــ عمران نے فقرہ ادھورا چھوڑا اور اس طرح شرما کر منہ دوسری طرف کر لیا جیسے وہ ناکتخدا مشرقی لڑکی ہو۔

"اوہ واقعی عمران نواب زادی سے ملنا اور اس سے دوستی بھی تو تفریح ہو سکتی ہے۔ ٹھیک ہے میں چلوں گی دعوت میں۔ ویسے بھی وہ بوڑھی عورت ہے۔ لیکن وہ تحفے کہاں ہیں" ــــــ جولیا نے عمران کی توقع کے عین مطابق خوشدلی سے رضامند ہوتے ہوئے کہا اور عمران نے اٹھ کر کمرے میں موجود الماری سے دو گفٹ پیک نکال کر جولیا کے سامنے رکھ دیئے۔

"ان میں کیا ہے" ــــــ جولیا نے چونک کر کہا۔

"بقول لے آنے والے کے ایک میں انگوٹھی ہے۔ جسے تم نے اس نواب زادی کو پیش کرنا ہے اور دوسرے میں قلم سیٹ ہے۔ جو میں نے اس بڑھیا کو دینا ہے" ــــــ عمران نے برا سا منہ بناتے

ہوئے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر لفظ بڑھیا کہا تھا۔ تاکہ جولیا کے ذہن میں موجود رہا سہا شک بھی ختم ہو جائے۔ حالانکہ وہ نواب زادی کا فوٹو دیکھ چکا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ کس وقت چلنا ہے" ــــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ایک گھنٹے بعد کار آئے گی" ــــــ عمران نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے کہا۔

"او۔کے۔ میں تیار ہو جاؤں گی اس دوران" ــــــ جولیا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اور عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ جولیا کو رضامند کرنا ہی سب سے مشکل مرحلہ تھا جو بہرحال طے ہو گیا تھا۔

اور پھر ایک گھنٹے بعد وہ دونوں نئے ماڈل کی قیمتی رولز رائس کار میں بیٹھے نیلم نگر کے پہاڑی راستوں پر آگے بڑھے جا رہے تھے۔ کار نواب زادی رخشندہ کی طرف سے بھیجی گئی تھی۔ ڈرائیور مقامی تھا اور اس نے باقاعدہ نہ صرف خوب صورت یونیفارم پہن رکھی تھی بلکہ اس کے ہاتھوں میں دستانے بھی تھے۔ اور وہ بے حد مؤدب اور با اخلاق بھی نظر آ رہا تھا جولیا اور عمران دونوں کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"تمہارا کیا نام ہے مسٹر ڈرائیور" ــــــ عمران نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"مشتاق احمد جناب" ــــــ ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں

www.urdukorner.com

جواب دیتے ہوئے کہا۔

" واہ۔ تو شاعر بھی ہو۔ لیکن تمہاری شاعری میں تو گل و بلبل کی بجائے ایکسیلیٹر۔ کلچ۔ بریک جیسی اصطلاحیں استعمال ہوتی ہوں گی " ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں شاعر نہیں ہوں صرف ڈرائیور ہوں " ۔۔۔ ڈرائیور نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" شاعر نہیں ہو تو پھر تخلص کیا صرف رعب کے لئے لگا رکھا ہے نام کے ساتھ " ۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تخلص ۔۔ کیسا تخلص۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات " ۔۔۔ ڈرائیور کے لہجے میں اس بار شدید حیرت تھی۔

" ابھی تم نے اپنا نام نہیں بتایا مشتاق احمد جناب۔ اور ظاہر ہے نام تو ہوا مشتاق احمد اور جناب تخلص ہو گا۔ ویسے خاصا ماڈرن تخلص ہے " ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس بار ڈرائیور نہ چاہنے کے باوجود ہنسنے پر مجبور ہو گیا۔

" یہ تخلص نہیں ہے۔ یہ تو میں نے آپ کے لئے کہا تھا " ۔۔۔ ڈرائیور نے اپنی طرف سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" یعنی تمہارا مطلب ہے میں یہ تخلص رکھ لوں اور شاعری شروع کر دوں۔ نہ مسٹر ڈرائیور یہ کام میرے بس کا نہیں ہے۔ ویسے بھی سنا ہے کہ جب تک شاعر کے سامنے کوئی حسن کا شاہکار موجود نہ ہو شاعری ہو ہی نہیں سکتی " ۔۔۔ عمران کی زبان چل پڑی۔

" کیا فضول باتیں شروع کر دی ہیں تم نے۔ خاموش بیٹھو "

جولیا نے اسے غصے سے جھڑکتے ہوئے کہا۔

" کمال ہے مسٹر ڈرائیور کا خیال ہے کہ حسن کے شاہکار کے ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے مجھے شاعری شروع کر دینی چاہیئے اور تم کہہ رہی ہو کہ یہ فضول باتیں ہیں " ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پھر وہی بکواس " ۔۔۔ اس بار جولیا کا غصہ واقعی مصنوعی تھا۔

" مجبوری ہے مسٹر ڈرائیور۔ جب حسن ہی نہ چاہے تو شاعری کیسے کی جا سکتی ہے۔ ویسے ایک بات تو بتاؤ۔ سنا ہے۔ نواب زادی صاحبہ بھی ملکہ حسن ہیں " ۔۔۔ عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ نے درست سنا ہے جناب " ۔۔۔ ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا جو اطمینان سے نشست سے پشت لگائے بیٹھی ہوئی تھی ڈرائیور کا جواب سن کر یک لخت چونک کر سیدھی ہو گئی۔

" کیا مطلب ۔۔ کیا نواب زادی صاحبہ نوجوان ہیں " ۔۔۔ جولیا نے انتہائی سخت نظروں سے عمران کو دیکھتے ہوئے ڈرائیور سے پوچھا۔

" آپ ابھی تھوڑی دیر بعد ان سے مل لیں گی۔ میں تو ایک معمولی سا ملازم ہوں مادام " ۔۔۔ ڈرائیور نے ٹالنے کے سے انداز میں جواب دیا اور جولیا کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے۔

وہ اب انتہائی زہریلی نظروں سے عمران کو دیکھ رہی تھی۔ جو

www.urdukorner.com

نشست سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے اُسے دنیا کی کسی بات سے کوئی مطلب ہی نہ ہو۔

کار تھوڑی دیر بعد پہاڑی ڈھلوان پر بنے ہوئے ایک قدیم مگر انتہائی شاندار محل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی۔ ہر طرف باوردی مسلح محافظ اس طرح موجود تھے جیسے یہ کسی ملک کے سربراہ کی رہائش گاہ ہو۔ محل کے خوب صورت پورچ میں پہنچ کر کار رکی۔ تو برآمدے میں موجود دو خوب صورت مقامی لڑکیوں نے جلدی سے آگے بڑھ کر عمران اور جولیا کا بڑے بااخلاق انداز میں استقبال کیا اور انہیں لے کر ایک وسیع وعریض ڈرائنگ روم میں پہنچ گئیں۔

" تشریف رکھیں۔ نواب زادی صاحبہ ابھی تشریف لانے والی ہیں" ـــــ ان لڑکیوں نے کہا اور عمران اور جولیا کے بیٹھنے کے بعد وہ ایک طرف مؤدبانہ انداز میں کھڑی ہو گئیں۔ جولیا حیرت سے اس انتہائی نوابانہ انداز میں سجے ہوئے ڈرائنگ روم کو دیکھنے میں مصروف ہو گئی جب کہ عمران کرسی پر بیٹھ کر اس طرح اونگھنے لگا جیسے کئی راتوں سے جاگتا رہا ہو۔ ایک طرف کھڑی ہوئیں دونوں لڑکیاں عمران کی حالت دیکھ کر مسکرا رہی تھیں۔

چند لمحوں بعد ایک سائیڈ پر موجود دروازے کا پردہ ہٹا اور نواب زادی رخشندہ اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر مغربی لباس تھا۔ اور چہرہ بھاری میک اپ کے بوجھ تلے دبا

ہر لحاظ سے اپنے چہرے کو جوان بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہوئی تھی۔ البتہ اس کا جسم سمارٹ لڑکی جیسا ہی تھا۔ چھریرا اور متناسب۔ دونوں لڑکیاں تیزی سے آگے بڑھیں اور نواب زادی رخشندہ کے سامنے رکوع کے بل جھک گئیں۔ نواب زادی رخشندہ نے بڑے پر تکلفانہ انداز میں سر ہلا دیا۔ اور پھر میز کی طرف بڑھ آئی۔ جولیا اخلاقاً اٹھ کھڑی ہوئی تھی جب کہ عمران اسی طرح بیٹھا اونگھ رہا تھا۔

" ہم اپنے مہمانوں کو اپنے محل میں خوش آمدید کہتے ہیں"۔ نواب زادی رخشندہ نے قریب آتے ہوئے مسکرا کر جولیا سے کہا۔ البتہ وہ کن انکھیوں سے عمران کو ہی دیکھ رہی تھی۔

" ارے آگئی وہ نواب زادی۔ اتنی جلدی۔ مجھے تھوڑا سا اونگھنے کا بھی موقع نہیں ملا" ـــــ عمران نے چونک کر اتنی اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا کہ اس کی آواز نواب زادی کے کانوں تک آسانی سے پہنچ جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران اس طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھا کہ کرسی اس کے جسم سے ٹکرا کر ایک دھماکے سے نیچے جا گری۔

" لاحول ولا قوۃ۔ یہ تو مجھے کاغذی کرسی لگتی ہے۔ جیسے فلموں میں سیٹ لگائے جاتے ہیں۔ اور وہاں گتے کی میزیں رکھ دیتے ہیں۔ تاکہ لڑتے ہوئے جلدی ٹوٹ بھی سکیں اور چوٹ بھی نہ آئے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ نواب زادی کی طرف مڑا۔ نواب زادی کے چہرے

www.urdukorner.com

پر اب نہ صرف غصے کے تاثرات تھے بلکہ اس کی آنکھوں
بھی شعلے سے نکلنے لگے تھے۔

" ارے کمال ہے۔ نواب زادیاں اس قدر خوب صور
ہوتی ہیں۔ میں تو سمجھا تھا کہ ہتھنی کی طرح موٹی اور بے ڈو
ہوتی ہوں گی" ـــــ عمران نے آنکھیں پھاڑ کر نواب زادی رخش
کو دیکھتے ہوئے اس قدر بے ساختہ لہجے میں کہا کہ نواب زا
کا غصے سے تنا ہوا چہرہ یک لخت کھل اٹھا۔ عمران کی تعر
اس قدر بھرپور اور بے ساختہ تھی کہ نواب زادی رخشندہ
سارا غصہ ایک لمحے میں فراموش کر دینے پر مجبور ہو گئی تھی۔

" مجھے جولیانا فٹز واٹر کہتے ہیں" ـــــ اس بار جولیا نے م
بناتے ہوئے کہا۔ وہ اب تک عمران کی باتوں پر مسکرا رہی
اس لئے اس نے اپنا تعارف نہ کرایا تھا لیکن اب عمران کے ا
فقرے اور نواب زادی کے اس کی طرف متوجہ ہونے پر ا
نے فوراً اُسے اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے تعارف کرا د

" اور مجھ حقیر فقیر پُر تقصیر بندہ نادان۔ کشتہ حسن نواب زادگان
کو علی عمران کہتے ہیں" ـــــ عمران نے سینے پر ہاتھ رکھ کر اد
سر کو جھکاتے ہوئے اس طرح تعارف کرایا جیسے واقعی قد
زمانے میں نوابوں کے سامنے تسلیمات پیش کی جاتی تھیں۔

" ہمیں خوشی ہوئی ہے آپ سے مل کر" ـــــ نواب زاد
رخشندہ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اپنا
ہاتھ عمران کی طرف بڑھایا۔ اس کی ہتھیلی کی پشت اوپر کو اٹھی

ہوئی تھی۔ تاکہ آداب مکمل کرنے کے لئے عمران اُسے آنکھوں سے
لگا کر چوم سکے۔

" مم ــــ مگر خالی خوشی۔ اوہ واقعی آج کل کے نواب بھی
میری طرح مفلس ہو گئے ہیں۔ بہرحال میں دیکھتا ہوں۔ شاید
کچھ مل جائے" ــــ عمران نے بوکھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔
اور جلدی سے اپنے کوٹ کی جیبیں ٹٹولنی شروع کر دیں۔

" میں نے اپنا ہاتھ آپ کی طرف اس لئے بڑھایا ہے
تاکہ آپ میری پوری طرح عزت افزائی کر سکیں" ــــ
نواب زادی کا چہرہ دوبارہ غصے سے سرخ پڑنے لگا تھا۔

" لاحول ولا قوۃ۔ میں سمجھا کہ آپ نے اپنا خالی ہاتھ اس لئے
بڑھایا ہے تاکہ میں آپ کو کچھ دے سکوں۔ ویسے معاف کیجئے
گا۔ اماں بی نے نامحرم کے ہاتھوں کو چھونا تو ایک طرف انہیں
دیکھنے سے بھی منع کر رکھا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس سے
گناہ ہوتا ہے اور اللہ میاں دوزخ میں ڈال دیتے ہیں۔ اور
دوزخ کے فرشتے آگ کے کوڑے مارتے ہیں۔ ویسے آپ
کا یہ نازک اور خوب صورت نفیس ہاتھ مجھے بے حد پسند آ
رہا ہے۔ لیکن وہ دوزخ کے فرشتے۔ ان کا کیا کروں" ــــ
عمران نے کہا تو نواب زادی نے بے اختیار اپنا ہاتھ واپس
کھینچ لیا۔ کمرے میں موجود دونوں لڑکیاں اور نواب زادی
کے عقب میں آنے والے دو مسلح افراد حیرت سے یہ سب
کچھ دیکھ رہے تھے۔ جب کہ جولیا کے چہرے پر ایک فاخرانہ

www.urdukorner.com

مسکراہٹ طاری تھی۔

"تشریف رکھیں" ——— نواب زادی نے جھٹکے دار لہجے میں کہا اور خود ایک طرف رکھی ہوئی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کے ہونٹ اس بُری طرح بھینچے ہوئے تھے کہ جیسے اپنا خون خود ہی پینا چاہتی ہو۔ اور آنکھوں سے شدید ناگواری، بیزاری اور جھنجھلاہٹ کے تاثرات نمایاں تھے۔ نواب زادی کے بیٹھتے ہی جولیا اور عمران دوبارہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک باوردی ملازم ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اور اس نے چائے کا سامان میز پر سجانا شروع کر دیا۔ پھر اس نے انتہائی نفیس پیالیوں میں چائے بنائی اور ایک ایک کپ ان تینوں کے سامنے رکھ کر وہ مؤدبانہ انداز میں واپس مڑ گیا۔

"آپ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمان کے اکلوتے صاحبزادے ہیں آپ نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے۔ اور آپ کئی کیسوں میں انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کی مدد کرتے رہتے ہیں۔ اتنا تو ہمیں آپ کے متعلق معلوم ہے۔ مزید آپ کچھ بتانا پسند کریں گے" ——— نواب زادی نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ میں جس فلیٹ میں رہتا ہوں وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کی ملکیت ہے۔ اور وہ مجھے ہر وقت اس کے خالی کرا لینے کی دھمکیاں دیتا رہتا ہے۔ میرا باورچی آغا سلیمان پاشا مونگ کی دال پکانے کا سپیشلسٹ ہے۔ لیکن اس کی یہ

کمزوری ہے کہ وہ ہر وقت اپنی سابقہ چھ سالوں کی تنخواہ بھی مجھ سے مانگتا رہتا ہے۔ اور یہ قیمتی سوٹ جو آپ کو میرے جسم پر نظر آرہا ہے یہ میرے باورچی آغا سلیمان پاشا کا ہے۔ بڑی مشکل سے نظریں بچا کر میں اسے پہن کر آیا ہوں۔ اگر اُسے پتہ چل جاتا تو بیچ چوراہے میں سوٹ اتروانے سے بھی باز نہ آتا۔ آکسفورڈ سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری لینے کے باوجود وہ مجھے جاہل ہی کہتا ہے۔ کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے ڈگری کے کاغذ سے زیادہ قیمتی نوٹ کا کاغذ ہوتا ہے۔ میرے خیال میں فی الحال اتنا ہی کافی ہے۔ آئندہ ملاقات میں مزید تفصیلات عرض کر دوں گا" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مگر سر رحمان تو بہت بڑے جاگیردار ہیں اور میرے مرحوم والد تو ان کی دولت اور شرافت کی بڑی تعریفیں کرتے رہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ آپ میرے ہوٹل میں ٹھہرے ہیں تو میں نے آپ کی دعوت کرنی مناسب سمجھی۔ لیکن" ——— نواب زادی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس نے جولیا کو اس طرح نظر انداز کر دیا تھا جیسے اس کا وجود عدم وجود برابر ہو۔ اور اپنے آپ کو اس طرح نظر انداز ہوتے دیکھ کر جولیا کا چہرہ غصے سے تنا جا رہا تھا۔

"آپ کے والد مرحوم جو کچھ بھی فرماتے تھے سچ فرماتے تھے۔ لیکن قبلہ ڈیڈی مجھے ناخلف سمجھتے ہیں۔ حالانکہ میں نے تو کئی بار

www.urdukorner.com

خلف اور ناخلف کا فرق سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن وہ پرانے زمانے کے استادوں سے پڑھے ہوئے ہیں۔ اس لئے کسی طرح سمجھنے پر آمادہ ہی نہیں ہوتے۔ مجبوری ہے" —— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ مس جولیا۔ آپ سیاح ہیں" —— نواب زادی اب جولیا سے مخاطب ہوئی۔

"جی نہیں۔ میں پاکیشیائی شہری ہوں اور یہاں ایک ادارے میں ایک بڑے عہدے پر فائز ہوں" —— جولیا نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس ادارے میں" —— نواب زادی نے چونک کر پوچھا۔

"یہ ادارہ خدمت خلق کے تحت ایک یتیم خانے کی اسسٹنٹ چیف ہیں" —— جولیا کے بولنے سے پہلے ہی عمران بول پڑا۔

"یو شٹ اپ۔ نانسنس۔ تمہارے ساتھ دوستی کا یہ مطلب نہیں کہ تم اس طرح بکواس کرنے لگ جاؤ۔ میں امپورٹ ایکسپورٹ کے ایک بین الاقوامی ادارے کی پرچیز ڈائریکٹر ہوں" —— جولیا نے پہلے عمران کو بری طرح جھاڑتے ہوئے کہا اور پھر نواب زادی سے مخاطب ہو گئی۔ نواب زادی کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"اوہ۔ اب میں سمجھی۔ ہوٹل فائیو سٹار کا خرچہ آپ برداشت کر رہی ہیں۔ ویسے مس جولیا آخر عمران میں آپ کو ایسی کیا

بات نظر آگئی۔ کہ آپ نے اس سے دوستی کر لی" —— اس بار نواب زادی نے سارے تکلفات بالائے طاق رکھتے ہوئے سیدھے اور صاف لہجے میں بات کر دی۔

"یہ بھی نواب زادی بننے کے چکر میں ہیں۔ کہتی ہیں۔ یہاں کی نواب زادیاں بڑے عیش و عشرت کی زندگی گزارتی ہیں" —— عمران نے بھی اس بار ذرا صاف بات کر دی۔

"اوہ۔ میں اب سمجھی۔ تو مس جولیا تم سے شادی کر کے میر رحمان کی جاگیر حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ بہت خوب۔ اچھی پلاننگ ہے" —— نواب زادی اب باقاعدہ بد اخلاقی پر اتر آئی تھی۔

"میں نواب زادیوں پر لعنت بھیجتی ہوں۔ اور خاص طور پر تم جیسی بد اخلاق نواب زادی کو دیکھ کر تو مجھے اس لفظ سے ہی نفرت ہو گئی ہے" —— جولیا یک لخت پھٹ پڑی۔

"یو شٹ اپ۔ تمہاری یہ جرات کہ تم میرے متعلق ایسے الفاظ کہو" —— نواب زادی رخشندہ نے یک لخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کا چہرہ غیض و غضب سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"ارے ارے۔ یہ کیا۔ سیانے سچ ہی کہتے ہیں کہ ایک نیام میں دو تلواریں اکٹھی نہیں رہ سکتیں۔ چاہے ایک تلوار پرانی ہو اور ایک نئی" —— عمران نے اٹھ کر بیچ بچاؤ کرانے

www.urdukorner.com

کے سے انداز میں کہا۔

" یو شٹ اپ ۔ دفع ہو جاؤ۔ تم دونوں یہاں سے ۔ آئی سے گیٹ آؤٹ ۔ سنو جابر۔ ان دونوں کو دھکے دے کر محل سے باہر نکال دو" ـــــ نواب زادی نے بُری طرح چیختے ہوئے اپنے ایک مسلح محافظ سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اُسی دروازے میں غائب ہو گئی جس سے ڈرائنگ روم میں آئی تھی۔

" آپ تشریف لے جائیں" ـــــ اس مسلح محافظ نے درشت لہجے میں عمران اور جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تمہیں کتنی تنخواہ ملتی ہے" ـــــ عمران کا لہجہ یک لخت اس طرح سنجیدہ ہو گیا کہ اس کی طرف بڑھتا ہوا جابر یک لخت ٹھٹھک کر رک گیا۔

"پلیز آپ تشریف لے جائیں اسی میں آپ کی بہتری ہے۔ نواب زادی صاحبہ نے نجانے کس طرح اپنا غصہ برداشت کیا ہے ۔ ورنہ اب تک آپ دونوں کی لاشیں یہاں پھڑک رہی ہوتیں" ـــــ جابر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں پوچھ رہا ہوں تمہیں کتنی تنخواہ ملتی ہے" ـــــ عمران نے سانپ کی طرح سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" دس ـــــ دس ہزار ماہانہ" ـــــ جابر نے بے اختیار ہو کر کہا۔

" تو اپنی مالکن سے کہہ دینا کہ میں دس ہزار روپے روزانہ

خیرات کر دیتا ہوں ۔ آؤ جولیا" ـــــ عمران نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا بھی ہونٹ بھینچے اس کے پیچھے چل پڑی۔

" توبہ ۔ اس قدر بداخلاق اور جاہل ثابت ہو گی یہ بڑھیا۔ مجھے تصور تک نہ تھا" ـــــ جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ابھی آگے آگے دیکھنا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب" ـــــ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" میرا مطلب ہے کہ اب ہمیں ہوٹل تک پیدل چلنا پڑے گا۔ اس طرف تو کوئی ٹیکسی بھی نہیں ملتی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ اس قدر فاصلہ پیدل کیسے چلیں گے" ـــــ جولیا نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ اُسی لمحے عمران اور جولیا پورچ میں پہنچ گئے ۔ جہاں وہی کار ابھی تک موجود تھی۔ جس پر وہ یہاں آئے تھے ۔ ڈرائیور مشتاق احمد بھی ساتھ ہی مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا۔ ان کے کار کے قریب پہنچتے ہی اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر کار کا عقبی دروازہ کھولا اور عمران نے جولیا کو مسکراتے ہوئے اشارہ کیا۔ اور جولیا جلدی سے کھلے دروازے سے عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ اس کے بعد عمران بیٹھا اور ڈرائیور نے دروازہ بند کیا اور جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے کار تیزی سے

www.urdukorner.com

آگے بڑھ گئی۔ جولیا کی نظریں اندرونی دروازے کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ اُسے شاید خطرہ تھا کہ وہ جابر کہیں باہر آ کر ڈرائیور کو منع نہ کر دے۔ لیکن کار گیٹ کراس کر گئی اور کسی نے انہیں نہ روکا تو جولیا نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔ عمران اُسی طرح آنکھیں بند کئے نشست سے سر ٹکائے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار نے انہیں ہوٹل فائیو سٹار کے مین گیٹ کے سامنے اتار دیا اور ڈرائیور سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"شکر ہے۔ انہیں ڈرائیور کو روکنے کا خیال نہیں آیا"۔۔۔ جولیا نے کار کے واپس جانے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔

"شاید اتنی بد اخلاق نہ ہو گی نواب زادی جتنا ہم نے سمجھ لیا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہو کر اوپر جانے کے لئے لفٹ کی طرف بڑھنے لگے ایک سپروائزر تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"معاف کیجئے"۔۔۔ اس نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"معاف کیا"۔۔۔ عمران نے بڑی شان بے نیازی سے کہا۔ اور اُسی طرح آگے بڑھتا چلا گیا۔

"جناب آپ کا سامان کاؤنٹر پر موجود ہے۔ آپ کے کمرے خالی کرا لئے گئے ہیں"۔۔۔ اس بار اس سپروائزر نے کہا تو جولیا بے اختیار مڑ گئی۔

"کیا مطلب۔ کس میں یہ جرآت ہے کہ ہمارے کمرے خالی کرا سکے"۔۔۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہم تو حکم کے پابند ہیں مادام۔ یہ حکم نواب زادی صاحبہ کا تھا۔ اور وہ اس ہوٹل کی مالکہ ہیں"۔۔۔ سپروائزر نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"آؤ جولیا۔ یہی کافی ہے کہ اس نے سامان باہر سڑک پر پھینکوا دینے کا حکم نہیں دے دیا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے واپس گیٹ کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"سامان باہر کار تک پہنچوا دو سپروائزر"۔۔۔ عمران نے سپروائزر سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا اور جولیا کو ساتھ لئے ہوٹل کے ہال سے نکل کر پارکنگ کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کی کار موجود تھی۔

"میں اسے گولی مار دوں گی۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی"۔۔۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اصل بات بتا دوں کہ اس نے اتنی بد اخلاقی کیوں کی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔ اصل بات کا کیا مطلب۔ کیا کوئی خاص مقصد ہے۔ اس بد اخلاقی کے پیچھے"۔۔۔ جولیا نے بے اختیار چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ تم نے تو غصے میں اس بارے میں سوچا ہی نہیں۔ تم نے سنا نہیں کہ اس نے باقاعدہ میرے بارے میں

www.urdukorner.com

تحقیقات کرائی تھی۔ اس کا اصل مقصد تھا کہ مجھے دعوت کے بہانے بلا کر مجھے شادی کے لئے مجبور کرے۔ تمہیں اس نے اس لئے بلا لیا تھا کہ اس کا خیال تھا کہ تم ایک سیاح ہو۔ اس لئے تمہیں اس سے کوئی دلچسپی نہ ہو گی۔ لیکن پھر وہ تمہیں دیکھ کر جل گئی۔ اب ظاہر ہے۔ بھلا کہاں جولیا اور کہاں وہ نواب زادی" ـــــ عمران نے بڑے رومانٹک سے لہجے میں کہا اور جولیا کا غصے کی شدت سے ٹماٹر کی طرح سرخ پڑا ہوا چہرہ یک لخت کھل اٹھا۔

"اوہ اوہ۔ تو یہ بات تھی۔ اوہ۔ اب میں سمجھی ہوں۔ پھر تو واقعی اُس کا یہ ردعمل فطری تھا۔ ہونہہ نانسنس وہ اس قسم کا اشارہ بھی کرتی تو میں اُسے وہیں کھڑے کھڑے گولی نہ مار دیتی۔ بڑی آئی نواب زادی" ـــــ جولیا نے بڑے پیار بھرے لہجے میں کہا۔ اُسی لمحے پورٹر نے ان دونوں کے بیگ لا کر کار کے ساتھ رکھ دیئے۔ عمران نے ڈگی کھول کر دونوں بیگ کار میں رکھے اور پھر جولیا کو سائیڈ سیٹ پر بٹھا کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جولیا کے چہرے پر اب غصے کی بجائے عجیب سی مسرت اور اطمینان کا ملا جلا تاثر موجود تھا۔ عمران نے کار آگے بڑھائی اور گیٹ سے باہر نکال کر وہ اُسے دائیں طرف لے جانے لگا۔

"اب کہاں جا رہے ہو" ـــــ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"جہاں تم کہو" ـــــ عمران نے بڑے رومانٹک لہجے میں کہا۔

"کسی اور اچھے سے ہوٹل میں چلو" ـــــ جولیا نے دل کی گہرائیوں سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر۔ اس کا کرایہ۔ مم ـــــ مم ـــــ میرا مطلب ہے....." عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مر کیوں رہے ہو۔ کرایہ بھی ادا ہو جائے گا" ـــــ جولیا نے اُسے مصنوعی غصے سے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"مرنے کے بعد کرایہ نہیں کفن دفن کے اخراجات ادا ہوتے ہیں مس جولیانا فرڈواٹر" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو۔ ایسی بدشگونی کی باتیں مت کیا کرو" ـــــ جولیا نے اس بار حقیقی انداز میں اُسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے کار ایک اور ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑ دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں تیسری منزل کے ایک کمرے میں موجود تھے۔

"اب چیف کو کیا رپورٹ دو گی۔ نہ ہی وہ تحفے دیئے جا سکے اور نہ ہی دوستی ہو سکی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ اوہ چیف تو سخت ناراض ہو گا" ـــــ جولیا کا چہرہ یک لخت زرد پڑ گیا۔ اُسے شاید اب تک اس بات کا خیال تک نہ آیا تھا۔

"تو پھر کیا خیال ہے۔ واپس چلیں اس کے محل میں" ـــــ

www.urdukorner.com

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ یہ تم کہہ رہے ہو۔ اس بے عزتی کے بعد بھی واپس جانے کو تمہارا دل کہہ رہا ہے" ۔۔۔ جولیا نے چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں تو تمہاری وجہ سے کہہ رہا تھا۔ ورنہ مجھے تمہارے چیف نے کیا کہنا ہے۔ میں کوئی اس کا ملازم ہوں" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کروں۔ چیف نے تو ایک بات نہیں سننی۔ وہ تو ویسے ہی جذباتی باتیں سننے کا قائل نہیں ہے۔ سنو عمران تم بات کرو چیف سے۔ کسی طرح اُسے قائل کر دو کہ وہ عورت اس قابل ہی نہیں ہے کہ اس سے دوستی ہو سکے" ۔۔۔ جولیا نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے میں اس سے ڈانٹ کھاؤں۔ چلو تمہاری خاطر یہ بھی سہی" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور جولیا کا چہرہ ایک بار پھر کھل اٹھا۔ عمران نے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا یہ ڈائریکٹ فون تھا۔ اس لئے اس نے اطمینان سے ایکسٹو کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس" ۔۔۔ چند لمحوں بعد رسیور پر ایکسٹو کی آواز ابھری

"عمران بول رہا ہوں جناب" ۔۔۔ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا رپورٹ ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے اُسی طرح سرد

لہجے میں کہا۔

"ناکامی کی رپورٹ ہے جناب" ۔۔۔ عمران نے قدرے ڈرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیسی ناکامی" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایکسٹو کا لہجہ پہلے سے کہیں زیادہ سرد ہو گیا تھا۔ جولیا بے اختیار ہونٹ کاٹنے لگی۔

"جناب میں اور جولیا آپ کے حکم کے مطابق نواب زادی صاحبہ کی دعوت پر گئے۔ لیکن اس نے نہ صرف جولیا کی بے عزتی کی بلکہ ہم دونوں کو دھکے مار کر اپنے محل سے بھی نکال دیا۔ ہم دونوں پیدل چلتے دھکے کھاتے جب واپس ہوٹل پہنچے تو ہمارا سامان باہر سڑک پر پڑا ہوا تھا۔ نواب زادی صاحبہ چونکہ ہوٹل فائیو سٹار کی مالکہ تھیں اس لئے انہوں نے ہمارا سامان باہر پھنکوا دیا۔ اب ہم دوسرے ہوٹل میں شفٹ ہوئے ہیں۔ اس نے تحفے لینے سے بھی انکار کر دیا تھا" ۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جولیا کہاں ہے" ۔۔۔ ایکسٹو نے اُسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"جی میرے پاس بیٹھی اپنی بے عزتی پر غصے کے مارے بل کھا رہی ہے" ۔۔۔ عمران نے جولیا کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"اُسے فون دو" ۔۔۔ ایکسٹو نے اُسی طرح سرد لہجے میں

www.urdukorner.com

کہا۔ اور عمران نے رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

" جولیا بول رہی ہوں باس "۔۔۔ جولیا نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کیا بات ہوئی ہے جولیا۔ تفصیل سے بتاؤ "۔۔۔ ایکسٹو نے سرد لہجے میں پوچھا۔ اور جولیا نے نواب زادی کے محل پر پہنچنے سے لے کر اس کے دھکے دے کر باہر نکالنے کے منظر تک سب کچھ پوری تفصیل سے بتا دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اس عمران نے دراصل شرارت کی ہے۔ اس نے جان بوجھ کر وہاں ایسی باتیں کی ہیں کہ تم دونوں کے درمیان دوستی نہ ہو سکے "۔۔۔ ایکسٹو کا لہجہ بے حد سخت ہو گیا۔

" نہیں باس۔ اس میں عمران کا کوئی قصور نہیں ہے وہ عورت اس قابل ہی نہیں ہے کہ اس سے دوستی تو کیا ملاقات بھی کی جا سکے "۔۔۔ جولیا نے فوراً ہی عمران کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا۔

" سنو جولیا۔ میں نے تمہیں وہاں اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ مجھے صرف تمہاری اس سے دوستی مطلوب تھی۔ نوابزادی رخشندہ کے متعلق ایسی اطلاعات مل رہی ہیں کہ وہ کسی بڑے جرم میں ملوث ہے۔ اس لئے میں چاہتا تھا کہ دوستی کے پردے میں تم اس بارے میں اصل حالات معلوم کر سکو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ تم اب کون سے ہوٹل میں ہو "۔۔۔ ایکسٹو نے

وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" ہوٹل رین بو کمرہ نمبر اٹھارہ اور انیس۔ تیسری منزل "۔۔۔ جولیا نے جلدی سے پورا پتہ بتلاتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے۔ میں دوبارہ تمہیں ہدایات دوں گا "۔۔۔ ایکسٹو نے کہا۔ اور رابطہ ختم ہو گیا۔ جولیا نے اس طرح اطمینان کا سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا جیسے اس کے کاندھوں سے کوئی بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔

" بلا ٹلی۔ ورنہ مجھے تو خطرہ تھا کہ چیف نجانے غصے میں کیا حکم دے دے "۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" وہ اب خود دوستی کرے گا اس نواب زادی سے اور ہو سکتا ہے تمہیں اب اس کی بھی ماتحتی کرنی پڑے "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بکواس مت کرو۔ چیف اس طرح کی گھٹیا باتیں سوچ ہی نہیں سکتا۔ اور اب اٹھو ہم یہاں کمرے میں بند ہو کر بیٹھنے کے لئے نہیں آئے "۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ عمران بھی سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر آ گئے۔

www.urdukorner.com

ایک بڑے سے کمرے کے درمیان میں موجود میز کے گرد دو عورتیں اور ایک مرد کرسیوں پر خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ سائیڈ پر رکھی ہوئی ایک کرسی خالی تھی۔ یہ تینوں افراد خاموش بیٹھے ہوئے اپنے اپنے خیالوں میں غرق تھے کہ کمرے کا ایک دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اُسے دیکھ کر میز کے گرد بیٹھے ہوئے تینوں افراد اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھو" ---- اس آدمی نے بھاری لہجے میں کہا اور خود خالی کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ تینوں اس آدمی کے کرسی پر بیٹھنے کے بعد اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"میں نے یہ ہنگامی میٹنگ اس لئے بلائی ہے تاکہ تازہ ترین

حالات کو ڈسکس کرنے کے بعد نئی پلاننگ کی جا سکے" ---- اس آنے والے نے ان تینوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ہم سمجھتے ہیں" ---- اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے اکلوتے مرد نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس بار پاکیشیا کے خلاف ہمارا مشن خاصا گہرا تھا۔ ہم نے ڈبل پلاننگ کی تھی۔ نواب زادی رخشندہ کے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی گئی تھی کہ وہ دارالحکومت کے چیدہ چیدہ بدمعاشوں کو ہاتھ میں لے کر ایک ایسی خفیہ تنظیم قائم کرے جس کی مدد سے پاکیشیا کے دارالحکومت میں دہشت گردی کی تیز کارروائیاں کی جا سکیں۔ اس انداز میں کہ نواب زادی رخشندہ کا ہاتھ کسی طرح بھی اس میں ملوث ثابت نہ ہو سکے اور دوسری طرف ہم نے پاکیشیا میں جعلی کرنسی پھیلانے کا منصوبہ تیار کیا۔ لیکن مجھے افسوس کے ساتھ بتانا پڑ رہا ہے کہ ہماری یہ دونوں پلاننگز ابتدائی طور پر ہی بُری طرح ناکام ہو گئی ہیں" ---- باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ناکام ہو گئی ہیں۔ کیا مطلب باس" ---- ایک نوجوان عورت نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہم نے کافرستان کے ایک بدمعاش گھوش کے ذریعے جعلی کرنسی پاکیشیا میں پھیلانا چاہی تھی۔ گھوش نے وہاں کے ایک مقامی بدمعاش کو اس سلسلے میں کام پر لگا دیا تھا۔ اور کام قدرے آگے بڑھا ہی تھا کہ گھوش اور اس کے ساتھی

www.urdukorner.com

جعلی کرنسی سمیت نیوی کے ہاتھوں پکڑے گئے۔ اور گھوش نے خود کشی کر لی۔ جب کہ اس کے ساتھی مقابلے کے دوران مارے گئے۔ ادھر وہ مقامی بدمعاش جس کا نام راٹھور تھا۔ اپنے خاص اڈے میں مردہ پایا گیا۔ اُس کی لاش سے پتہ چلا کہ اس پر زبردست تشدد کیا گیا۔ اور رپورٹ کے مطابق یہ کام دو مقامی افراد نے کیا جو اس سے ملنے آئے تھے۔ ادھر نوابزادی رخشندہ نے تنظیم کو فائنل کرنے کے لئے بدمعاشوں کی خفیہ میٹنگ بلوائی تھی۔ کہ اطلاع ملی کہ پاکیشیا کا انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران ایک غیر ملکی لڑکی کے ساتھ نیلم نگر پہنچ گیا ہے۔ اس اطلاع پر میں نے نواب زادی رخشندہ کے ذریعے اس کا اور اس کی ساتھی عورت کا فون چیک کرایا تو اس لڑکی کے کمرے میں کسی نے دارالحکومت سے کوڈ میں باتیں کیں۔ ادھر میں نے نواب زادی رخشندہ کو کہا تھا کہ وہ ان دونوں کی اپنے محل میں دعوت کر کے انہیں ٹٹولے کہ ان کا نیلم نگر آنے کا مقصد کیا ہے۔ لیکن ان لوگوں نے وہاں جان بوجھ کر ایسی غلط باتیں کیں کہ نواب زادی رخشندہ کو مجبوراً انہیں محل سے باہر نکالنا پڑا۔ اور وہ اس کے ہوٹل سے شفٹ ہو کر ایک اور ہوٹل میں پہنچے۔ میرے آدمی ان کے تعاقب میں تھے۔ وہاں ان کے کمرے سے دارالحکومت کال کی گئی اور کسی چیف سے بات چیت ہوئی تو یہ بات سامنے آئی کہ نواب زادی رخشندہ پر کسی بڑے جرم میں ملوث ہونے کی اطلاعات انہیں ملی ہیں۔

اس اطلاع کے بعد میں نے فوری طور پر نواب زادی رخشندہ کو کام آگے بڑھانے سے روک دیا اور نواب زادی نے بدمعاشوں کو دعوت کھلا کر ادھر ادھر کی باتیں کر کے واپس بھیج دیا۔ مجھے یقین ہے کہ راٹھور کو ہلاک کرنے والے اور یہ علی عمران اور اس کی ساتھی لڑکی ان سب کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"۔۔۔ باس نے کہا۔

" باس۔ اس کا مقصد تو یہی ہے کہ سیکرٹ سروس ابھی تک اصل بات کی تہہ تک نہیں پہنچ سکی ورنہ وہ نوابزادی رخشندہ کو ٹٹولنے کی بجائے اُسے گرفتار کر کے اس پر تشدد بھی کر سکتے تھے"۔۔۔ دوسری نوجوان لڑکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ہاں میں نے بھی یہی محسوس کیا ہے۔ اور اس لئے میں نے یہ میٹنگ بلوائی ہے کہ اصل مشن مکمل کرنے کے لئے ہمیں اب نئے سرے سے پلاننگ کرنی ہو گی"۔۔۔ باس نے کہا۔

" باس۔ ہمارا اصل مشن تو یہی ہے کہ ہم پاکیشیا کے دارالحکومت میں اس قدر جعلی کرنسی پھیلا دیں کہ ملک دیوالیہ ہو جائے۔ دہشت گردی کی کارروائیاں تو صرف ہم نے پولیس اور انٹیلی جنس کو دوسری طرف الجھانے کے لئے کرنے کی پلاننگ کی تھی"۔۔۔ پہلی لڑکی نے کہا۔

" پھر۔۔۔۔۔" باس نے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"باس۔ ہمیں طویل اور الجھا دینے والے منصوبوں کی بجائے سیدھا سادھا اور ڈائریکٹ منصوبہ بنانا چاہیئے"۔۔۔ اسی لڑکی نے جواب دیا۔

"تمہارے ذہن میں کیا ہے سوزن۔ کھل کر بات کرو"۔۔۔ باس نے کہا۔

"باس۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم سٹیٹ بنک آف پاکیشیا میں اس طرح نقب لگائیں کہ ان کے اس خفیہ حصے تک پہنچ جائیں جہاں زرمبادلہ کا ریزرو سٹاک رکھا جاتا ہے۔ اگر یہ تمام زرمبادلہ جو اصل ہوگا نکال کر وہاں جعلی کرنسی رکھ دی جائے تو نتیجہ کیا نکلے گا کہ حکومت پاکیشیا کا بیرون ملک تمام کاروبار یک لخت فیل ہو کر رہ جائے گا۔ میرے خیال میں مقامی کرنسی کی بجائے یہ زرمبادلہ والا حل زیادہ مناسب رہے گا۔ پاکیشیا کے پاس زرمبادلہ میں ڈالرز ہوتے ہیں اور جعلی ڈالرز تیار کرائے جا سکتے ہیں"۔۔۔ سوزن نے کہا۔

"نہیں سوزن۔ تم بین الاقوامی کاروبار کو نہیں سمجھتیں۔ اس لئے تم نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ زرمبادلہ کا کاروبار اس طرح نہیں ہوتا جس طرح مقامی کاروبار ہوتا ہے کہ باقاعدہ نوٹ لئے دیئے جاتے ہیں۔ یہ کاروبار اور انداز میں ہوتا ہے۔ بہرحال تمہاری اس تجویز سے ایک اور بات میرے ذہن میں آئی ہے کہ اگر اسٹیٹ بنک میں موجود تمام مقامی کرنسی کو جعلی کرنسی میں تبدیل کر دیا جائے تو واقعی ملک میں خوفناک

معاشی بحران آجائے گا۔ اور پاکیشیائی حکومت کے لئے اس معاشی بحران سے سنبھلنا بے حد مشکل ثابت ہوگا"۔۔۔ باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس۔ ہو سکتا ہے کہ وہ فوری طور پر مقامی کرنسی کینسل کر کے نئی کرنسی مارکیٹ میں لے آئیں۔ اس طرح تو ہمارا مشن فیل ہو جائے گا۔ حکومتیں ہمیشہ ایسے بحرانوں سے بچنے کے پیش نظر بھاری تعداد میں نئی کرنسی چھاپ کر ریزرو سٹاک میں رکھتی ہیں"۔۔۔ باس کے ساتھ بیٹھے ہوئے مرد نے کہا۔ اور باس چونک پڑا۔

"اوہ۔ تمہاری بات بھی درست ہے فرانک۔ تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ کیا دوبارہ نئے سرے سے جعلی کرنسی کو تھوڑی تھوڑی مقدار میں پھیلانے کی پلاننگ کی جائے۔ لیکن جس تیز رفتاری سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ دوبارہ ہمارے آدمیوں کو ابتدائی مراحل میں ہی گرفتار کر لیں"۔۔۔ باس نے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم اس سیکرٹ سروس کے خلاف بھی ساتھ ہی کام کریں۔ اور ان کا خاتمہ کر دیں۔ تاکہ ہمارا دوسرا گروپ اطمینان سے کام کرتا رہے"۔۔۔ دوسری نوجوان عورت نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہو تو سکتا ہے۔ لیکن اس طرح ہم بُری طرح الجھ بھی سکتے ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی فعال اور تیز تنظیم ہے وہ

www.urdukorner.com

عام ملکوں جیسی سیکرٹ سروس نہیں ہے" ---- باس نے کہا۔

"باس۔ میرے خیال میں ہمیں کوئی ٹھوس پلاننگ کرنی چاہئے کوئی ایسی پلاننگ جس سے ہم اپنے اصل مقصد کو حاصل کر سکیں۔ ہمارا اصل مقصد کیا ہے۔ پہلے تو اس کی وضاحت ہونی چاہیے۔ مکمل اور تفصیلی وضاحت" ---- اس بار فرانک نے کہا۔

"اصل مقصد تو صرف اتنا ہے کہ ہم حکومت پاکیشیا اور اس کے عوام کو ایسے شدید ترین داخلی بحران کا شکار کر دیں کہ اس کی توجہ کافرستان کے ایک حصے کاشیر میں ہونے والی تحریک آزادی سے ہٹ جائے اور وہ وہاں کے باغیوں کی کسی طرح بھی امداد نہ کر سکے۔ اور یہ کام فوری ہونا چاہیے۔ کیونکہ کاشیر کی تحریک روز بروز قوت پکڑتی جا رہی ہے۔ اور اب عالمی قوتوں کو بھی مجبوراً اس کا نوٹس لینا پڑ رہا ہے۔ حکومت کافرستان چونکہ براہ راست ایسی کارروائیوں میں سیاسی وجوہ کی وجہ سے ملوث نہیں ہونا چاہتی۔ اس لئے یہ کام ہمارے ذمے لگایا گیا ہے۔ یعنی حکومت گریٹ لینڈ کے ذمے۔ جو کہ دراصل پاکیشیا کے مقابلے میں کافرستان کی حمایتی ہے اور حکومت گریٹ لینڈ نے اس مشن کو ہماری ذمہ داری قرار دے دیا ہے۔ یعنی زیرو سیکشن کی ذمہ داری۔ اور ہم نے جو پلاننگ کی تھی وہ ابتدائی مرحلے میں ہی بری طرح ناکام ہو کر

رہ گئی ہے" ---- باس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ پاکیشیا میں دہشت گردی پھیلانے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ گزشتہ کئی سالوں سے ان کے ہمسایہ ملک کی طرف سے مسلسل وہاں دہشت گردی کی انتہائی خوفناک کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔ لیکن پاکیشیا میں کوئی ایسا بحران پیدا نہیں کیا جا سکا جیسا کہ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ ان دہشت گردی کی کارروائیوں سے پیدا ہو گا۔ پاکیشیا کے عوام بموں کے دھماکوں میں مرتے بھی رہے ہیں۔ لیکن وہ نجانے کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں کہ ان پر کوئی اثر ہی مرتب نہیں ہوتا۔ انہیں معلوم ہے کہ یہ کارروائیاں ان کا دشمن ملک کرا رہا ہے اور اس لئے وہ اپنی حکومت کے خلاف سرے سے کوئی احتجاج ہی نہیں کرتے۔ جہاں تک جعلی کرنسی کو آہستہ آہستہ پھیلانے کا مشن ہے تو آپ نے دیکھا کہ یہ ابتدائی مراحل میں ہی فیل ہو گیا۔ اس لئے ہمیں ان سب باتوں سے ہٹ کر کوئی ایسا مشن سوچنا چاہیے جس سے واقعی ہمارا حقیقی مقصد پورا ہو سکے" ---- دوسری لڑکی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے روبی۔ لیکن ایسا کون سا مشن ہو سکتا ہے" ---- باس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہ وہاں کی کوئی اہم سیاسی متنازعہ شخصیت کو قتل کرا دیا جائے اور اس کا الزام حکومت پر ڈال دیا جائے اس طرح یقیناً ملک میں شدید بحران پیدا ہو جائے گا" ---- اس

www.urdukorner.com

بار سوزن نے کہا۔
" مثلاً کسی سیاسی شخصیت کے قتل سے بحران پیدا ہو سکتا
باس نے کہا۔
" وزیر اعظم، صدر، یا ایسے ہی کسی اہم ترین عہدے دار کو قتل
کیا جا سکتا ہے" ——— سوزن نے جواب دیا۔
" نہیں۔ اس بات کی اجازت حکومت گریٹ لینڈ نہیں
دے گی۔ کیونکہ لازماً اس قتل کی انتہائی اعلیٰ سطح پر تحقیقات ہوں
گی اور اگر اس میں ہماری ایجنسی کا کلیو مل گیا تو بین الاقوامی سیاسی
پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس لئے حکومت کے عہدیداروں
کو اس لسٹ سے نکال کر بات کرو" ——— باس نے کہا۔
" حکومت کے کسی ایسے مخالف لیڈر کو جو پبلک میں بے حد
مقبول ہو۔ اور الزام حکومت پر ڈال دیا جائے" ——— اس بار
روبی نے کہا۔
" کوئی ایسا لیڈر موجود نہیں ہے جو اس قدر مقبول ہو کہ اس
کے قتل سے پورے ملک میں بحران پیدا ہو سکے" ——— باس
نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
" تو پھر آپ ہی کوئی تجویز سوچئے" ——— روبی نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔
" میرے خیال میں ہمیں بالکل منفرد انداز میں کام کرنا چاہئے۔
اگر ہم اس وقت اسمبلی ہال کو بم سے اڑا دیں جب وہاں اسمبلی
کا اجلاس ہو رہا ہو۔ تو اس سے نہ صرف حکومت کے اہم ترین اف

ہلاک ہو جائیں گے بلکہ اپوزیشن لیڈر بھی۔ اور نتیجہ یہ کہ دونوں
پارٹیاں ایک دوسرے پر الزام دھریں گی اور ملک میں دونوں
پارٹیوں کے عوام ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہو جائیں
گے۔ اور انتہائی شدید بحران پیدا ہو جائے گا" ——— فرانک نے
تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔
" نہیں۔ اس سے بھی وہ بحران پیدا نہیں ہو گا جو ہم چاہتے
ہیں۔ میرے ذہن میں ایک سادہ سی تجویز آئی ہے۔ انتہائی
سادہ سی۔ کہ ہم پاکیشیا کے سب سے بڑے دریا کا وہ سپر
بند اس طرح تباہ کر دیں کہ اُسے فوری طور پر دوبارہ بنایا نہ جا
سکے۔ اس طرح یہ سب سے بڑا دریا جو آئندہ ماہ کے اوائل میں
سیلابی رفتار سے بہہ رہا ہو گا۔ پوری قوت سے بڑے بڑے
شہروں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دے گا۔ اور یہ اس قدر خوفناک
بحران ہو گا کہ حکومت تو ایک طرف پاکیشیا کے عوام کو بھی اپنی
جانیں اور مال بچانے کی فکر پڑ جائے گی اور اس کے اثرات بھی
طویل عرصے تک قائم رہیں گے۔ اس طرح یقیناً کاشیر کی طرف
سے ان کی توجہ بالکل ہٹ جائے گی" ——— باس نے کہا۔ اور
اس کی بات سن کر باقی سب کے چہروں پر چمک ابھر آئی۔
" ویری گڈ باس۔ واقعی آپ نے بہترین اور انتہائی سادہ
پلان سوچا ہے۔ خوفناک سیلاب کی تباہ کاریاں نہ صرف
معاشی طور پر پاکیشیا کو بحران میں مبتلا کر دیں گی بلکہ پاکیشیائی
فوج کو بھی اپنے ملک کی عوام کی مدد کے لئے سرحدیں چھوڑ کر

www.urdukorner.com

اندرون ملک مصروف ہو جانا پڑے گا اور عوام اور حکومت سب شدید ترین بحران سے دوچار ہو جائیں گے" ۔۔۔۔ فرانکس نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

" لیکن کیا ایک بند ٹوٹنے سے مطلوبہ نتائج نکل سکیں گے اس بارے میں ہمیں پوری تفصیل سے سوچ لینا چاہیئے"۔۔۔ سوزن نے کہا۔

" میں اس بارے میں والٹر کو کال کرتا ہوں۔ وہ اس سیکشن کا ماہر ہے" ۔۔۔ باس نے کہا۔ اور اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

" یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" والٹر کو کہو کہ وہ پاکیشیا کے دریاؤں اور اس کے حفاظتی بندوں کے بارے میں مکمل معلومات کے ساتھ یہاں میٹنگ ہال میں فوراً آجائے" ۔۔۔ باس نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور باس نے رسیور رکھ دیا۔

پھر تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک الجھے ہوئے بالوں والا نوجوان ہاتھ میں ایک موٹی سی فائل دبائے اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں جھک کر باس کو سلام کیا۔

" والٹر۔ کیا تم ہمیں بتا سکتے ہو کہ پاکیشیا کے دریاؤں پر موجود حفاظتی بندوں میں کس بند کو اگر تباہ کرایا جائے تو پورے پاکیشیا میں خوفناک سیلاب آسکتا ہے۔ اور ایسا کب ہونا چاہیئے" ۔۔۔ باس نے آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

" باس۔ پاکیشیا میں اس بار شدید ترین بارشیں ہو رہی ہیں اور پاکیشیا کے تمام دریا آہستہ آہستہ سیلابی کیفیت کا شکار ہوتے جا رہے ہیں اور ہوتے چلے جائیں گے۔ ایک ماہ کے اندر اندر دریاؤں میں سیلابی ریلے گزریں گے۔ اور اگر یہ گزر گئے۔ تو پھر سیلابی خطرہ دور ہو جائے گا۔ اس لئے اگر ہم پاکیشیا کو خوفناک سیلاب کی زد میں لانا چاہتے ہیں تو ہمیں تمام کارروائی اس ایک ماہ کے اندر اندر مکمل کرنی ہو گی" ۔۔۔ والٹر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن ہمیں کون سے ایسے اقدام کرنے ہوں گے۔ جس سے مطلوبہ نتائج حاصل کئے جا سکتے ہوں" ۔۔۔ باس نے کہا اور والٹر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل باس کے سامنے میز پر رکھی اور پھر اُسے کھول کر اس میں موجود ایک بڑا نقشہ کھولا۔ اس نقشے پر پاکیشیا کے بڑے بڑے دریا اور ان کے قریب موجود بڑے بڑے شہروں کی نشاندہی کی گئی تھی۔

" باس۔ یہ دو دریا ایسے ہیں جو ہمیشہ سخت ترین سیلاب سے دوچار رہتے ہیں۔ اور ان دونوں کے قریب ہی پاکیشیا کے بڑے بڑے شہر۔ فوجی چھاؤنیاں اور ہوائی اڈے موجود ہیں یہ دونوں

www.urdukorner.com

دریا یہاں اس پوائنٹ پر آ کر مل جاتے ہیں اور یہاں سے ایک دریا کی صورت میں آگے بڑھتے ہیں۔ ان دونوں دریاؤں کو سیلاب سے بچانے کے لئے ان دو پوائنٹس پر سپر بند باندھے گئے ہیں اگر ان سپر بندوں کو تباہ کر دیا جائے تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ پاکیشیا کے صرف دو بڑے شہر سیلاب کا شکار ہوں گے اور باقی تمام شہر بچ جائیں گے۔ کیونکہ پانی کے وسیع رقبے میں پھیل جانے کی وجہ سے آگے سیلاب نہیں آ سکے گا۔ لیکن اگر یہاں اس دریا پر پیچھے موجود بند توڑ دیا جائے تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ پاکیشیا کا دارالحکومت اور اس سے ملحقہ انتہائی اہم فوجی چھاؤنی خوف ناک سیلاب کی زد میں آ جائے گی"۔۔۔ والٹر نے باقاعدہ نقشے پر سرخ پنسل سے نشانات لگاتے ہوئے ماہرانہ رائے دینا شروع کر دی۔ باس کے علاوہ باقی افراد بھی نقشے پر جھکے ہوئے تھے۔

"صرف دارالحکومت سے کام نہیں چلے گا والٹر۔ ہمیں دارالحکومت کے ساتھ ساتھ پاکیشیا کے تمام بڑے بڑے شہروں کو سیلاب کی زد میں لے آنا ہو گا"۔۔۔ باس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ مجبوری یہ ہے کہ جہاں بند ٹوٹا وہاں سے آگے سیلاب کا زور قدرتی طور پر ٹوٹ جائے گا۔ اس لئے صرف وہی شہر تباہ ہو سکے گا۔ جس کی حفاظت کے لئے یہ بند تعمیر کیا گیا ہے" والٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ دریا ایک مخصوص راستے پر صدیوں سے بہہ رہے ہیں اور اس راستے کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑے بڑے شہروں کی حفاظت کے لئے سیلاب سے تحفظ کے لئے بند باندھے گئے ہیں اور والٹر کی بات بھی درست ہے کہ پہلے بند کے ٹوٹتے ہی آگے سیلاب کا زور ختم ہو جائے گا۔ اور آپ کی بات بھی درست ہے کہ صرف دارالحکومت میں سیلاب آنے سے ہم مکمل طور پر وہ مطلوبہ نتائج حاصل نہ کر سکیں گے جو ہم چاہتے ہیں۔ اس لئے میرے ذہن میں ایک اور تجویز ہے۔ اگر ان دریاؤں یا کم از کم اس بڑے مین دریا کا راستہ شروع سے ہی بدل دیا جائے تو یہ پورے پاکیشیا کو سیلاب میں غرق کر دے گا" فرانک نے کہا اور والٹر اور باس دونوں بری طرح چونک پڑے۔

"دریا کا راستہ کیسے بدلا جا سکتا ہے۔ کیا احمقانہ بات کر رہے ہو فرانک"۔۔۔ باس نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بالکل سر۔ یہ تو سوچ ہی احمقانہ ہے"۔۔۔ والٹر نے بھی باس کی بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں احمقانہ ہے۔ دنیا میں کون سا کام ہے جو نہیں ہو سکتا۔ صرف وسائل اور پلاننگ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس دریا کا پاٹ کتنا چوڑا ہو گا"۔۔۔ فرانک نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جہاں اس کا سب سے تنگ پاٹ ہے وہاں بھی اس کی

www.urdukorner.com

چوڑائی چار کلومیٹر بنتی ہے۔ بہت بڑا دریا ہے" ۔۔۔ والٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے اس کی کم سے کم چوڑائی۔ مجھے دکھاؤ" ۔۔۔ فرانک نے کہا اور والٹر نے فائل میں موجود دوسرے کاغذ کھولے اور ان کی ورق گردانی میں مصروف ہو گیا۔

"جو کام ناممکن ہو فرانک۔ اس پر وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہم دریا کے اس پاٹ کو اس وقت جب کہ دریا سیلابی کیفیت میں ہو۔ کیسے اس حد تک بند کر سکتے ہیں کہ پورا دریا ہی راستہ بدل جائے" ۔۔۔ باسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور پھر اگر ایسا بند باندھ بھی دیا جائے تب بھی دریا راستہ نہیں بدلے گا بلکہ اس کا پانی ہر طرف پھیل ضرور جائے گا" روبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر دریا پوری رفتار سے بہہ رہا ہو۔ تو یہ پانی پھیلے گا ضرور لیکن اس کے باوجود اس کا مرکزی حصہ ایک راستہ ضرور بنا لے گا۔ یہ پانی کے بہاؤ کی قدرتی حرکت ہے" ۔۔۔ فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ دیکھئے جناب۔ یہ ہے پوائنٹ۔ یہاں اس دریائے کانڈس کی چوڑائی سب سے کم ہے۔ چار اعشاریہ چھ کلومیٹر" والٹر نے پنسل سے نقشے پر ایک جگہ باقاعدہ لمبی سی لکیر ڈال کر اس پر اعداد لکھتے ہوئے کہا۔

چار اعشاریہ چھ کلومیٹر۔ ٹھیک ہے سوچا بہرحال جا سکتا ہے" ۔۔۔ فرانک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا سوچا جا سکتا ہے" ۔۔۔ باسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باسن۔ اگر واقعی یہاں ایک اونچا بند باندھ دیا جائے تو پانی پھیلے گا بھی اور راستہ بھی بدلے گا اور آپ دیکھیں۔ کہ دارالحکومت کے ساتھ ساتھ چار اہم ترین شہر اور فوجی چھاؤنیاں مکمل طور پر تباہ و برباد ہو جائیں گی۔ پاکیشیا کی نہ صرف فوجی حیثیت آدھی سے بھی کم رہ جائے گی بلکہ شہروں میں بسنے والے لاکھوں افراد حقیر کیڑے مکوڑوں کی طرح مر جائیں گے۔ بے پناہ مالی نقصانات ہوں گے۔ وسیع ایریئے میں موجود فصلات یکسر تباہ و برباد ہو کر رہ جائیں گی۔ اور اس کے بعد خوفناک وبائی بیماریاں پھیل جائیں گی۔ ان تمام مسائل پر بیک وقت قابو پانا حکومت پاکیشیا کے کنٹرول سے باہر ہو جائے گا۔ یہ اس قدر خوفناک بحران ہو گا کہ کاشیر پر توجہ تو ایک طرف۔ ہو سکتا ہے پاکیشیا کا وجود ہی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نقشے سے غائب ہو جائے" ۔۔۔ فرانک نے باقاعدہ منظر کشی کرتے ہوئے کہا۔ اور اس کی منظر کشی اس قدر ہولناک تھی کہ بے اختیار باسن۔ والٹر اور دونوں لڑکیوں کے جسم کانپ اٹھے۔

"لیکن یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ کسی بند کو تو بموں سے اڑایا جا

www.urdukorner.com

سکتا ہے۔لیکن کسی سیلابی انداز میں بہتے ہوئے دریا میں اچانک اتنا طویل اور مضبوط بند کیسے باندھا جا سکتا ہے۔ایسا تو سوچنا ہی حماقت ہے"۔۔۔۔ باس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔فرض کریں کسی بھی طرح سے ایسا ممکن ہو سکے تو کیا ہمارا اصل مقصد حل نہیں ہو جاتا"۔۔۔۔ فرانک ابھی تک اپنی بات پر قائم تھا۔

"مقصد تو کیا مقصد سے بھی لاکھوں گنا زیادہ بڑے نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔لیکن تم خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہے ہو۔ہمیں اس موضوع کو چھوڑ کر دوسرے موضوع پر سوچنا چاہیئے۔میرا خیال ہے۔یہ دو بند اگر یکے بعد دیگرے تباہ کر دیئے جائیں تو اس سے دارالحکومت اور ایک اور بڑا شہر اور چھاؤنیاں خوفناک سیلاب کی زد میں آ سکتی ہیں اور ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے"۔۔۔۔ باس نے والڑ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ والڑ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"باس۔کیا مجھے اجازت ہے۔میں اپنے آئیڈیے پر نہ صرف تنہائی میں غور کرنا چاہتا ہوں بلکہ اس آئیڈیے پر ماہروں سے ڈسکس بھی کرنا چاہتا ہوں۔میں آپ کو کل رپورٹ دوں گا کہ میرا آئیڈیا قابل عمل ہے یا نہیں۔اگر ہے تو کس طرح آپ کل تک انتظار کر لیں"۔۔۔۔ فرانک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔تم اچھی طرح سوچ لو۔مجھے معلوم ہے۔کہ تم ذہین آدمی ہو۔اس لئے فیصلہ کل کریں گے۔والڑ تم یہ نقشہ میرے پاس چھوڑ جاؤ اور باقی فائل لے جاؤ"۔۔۔۔ باس نے کہا اور والڑ نے فائل سے نقشہ علیحدہ کر کے اسے بند کیا اور باس کی طرف بڑھا دیا۔باس کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔اور اس کے ساتھ ہی باقی افراد بھی اٹھے اور پھر باس اپنے مخصوص دروازے کی طرف بڑھ گیا۔جب کہ باقی ساتھی دوسرے دروازے کی طرف بڑھ گئے فرانک کے چہرے پر گہری سوچ کے تاثرات تھے جبکہ والڑ کے چہرے پر اس کے لئے طنزیہ سی مسکراہٹ موجود تھی۔

www.urdukorner.com

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ اس کے سامنے چائے کا کپ پڑا ہوا تھا اور وہ فائل کو پڑھنے کے دوران مسلسل چائے کی چسکیاں بھی لے رہا تھا۔ لیکن اس کی نظریں فائل پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ بلیک زیرو سامنے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ عمران سے کچھ کہنے کے لئے بے چین ہے۔ لیکن چونکہ عمران مطالعے میں مصروف تھا۔ اس لئے وہ اُسے ڈسٹرب نہ کرنا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے فائل بند کی۔ اور پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے مسکراتے ہوئے سامنے بیٹھے بلیک زیرو کی طرف دیکھا۔

" تم کچھ کہنے کے لئے کافی دیر سے بے چین ہو رہے ہو۔ کیا بات ہے۔ چھٹی چاہیئے "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور بلیک زیرو چونک پڑا۔

" آپ کو کیسے احساس ہوا۔ آپ کی نظریں تو فائل پر جمی ہوئی تھیں "

بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ اس کے چہرے پر واقعی حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

" اگر تم سمجھتے ہو کہ انسان کی بس یہی دو آنکھیں ہوتی ہیں تو پھر انسان اس قدر طویل ارتقائی عمل طے کر کے موجودہ دور تک نہ پہنچ سکتا۔ ابتدائی زمانے میں ہی خوف ناک درندوں کے ہاتھوں اس کی نسل ہی معدوم ہو چکی ہوتی "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ آنکھیں تو یہی دو ہوتی ہیں۔ تیسری آنکھ کو اندر کی آنکھ کہا جاتا ہے۔ لیکن وہ بھی مستقبل میں جھانک سکتی ہے۔ حال میں نہیں "۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" انسان کے پانچ حواس ہوتے ہیں۔ جن میں ایک بصارت کہلاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالٰے نے انسان میں یہ خاصیت رکھی ہوئی ہے۔ کہ جب اس کی بصارت والی حس کسی خاص نکتے پر مرتکز ہو تو باقی چار حواس بھی بصارت کا ہی کام کرتے ہیں۔ مجھے مسلسل احساس ہو رہا تھا کہ تم کوئی بات کہنے کے لئے بے چین ہو۔ لیکن کہتے کہتے رک جاتے ہو۔ اور یہ بصارت والی ایک حس بھی صرف مردوں تک ہی محدود ہوتی ہے۔ عورتوں میں تو ان کی پشت پر بھی بصارت موجود ہوتی ہے۔ کسی بھی عورت کو اس کے عقب میں رہ کر ذرا توجہ سے دیکھنا شروع کر دو اُسے فوراً معلوم ہو جائے گا۔ حالانکہ وہ سامنے دیکھ رہی ہوگی "۔۔۔ عمران نے باقاعدہ

www.urdukorner.com

فلسفیانہ انداز میں وضاحت کرتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا تھا۔ کہ اس نواب زادی رخشندہ والے کیس کا آخر نتیجہ کیا نکلا۔ آپ نے واپس آکر کچھ بتایا ہی نہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ سرے سے کوئی کیس ہی نہ تھا۔ نواب زادیوں والا شغل تھا۔ بس یہ ہماری قسمت میں لکھا تھا کہ ہم نواب زادی رخشندہ سے جھاڑیں کھائیں چنانچہ بعد صبر و شکر کھالیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھ تفصیل تو بتائیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"تفصیل صرف اتنی ہے کہ ٹائیگر نے اطلاع دی کہ نیلم نگر کی نواب زادی رخشندہ دارالحکومت کے بدمعاشوں سے پراسرار ملاقاتیں کر رہی ہے۔ چنانچہ میں نے نواب زادی رخشندہ کی ہسٹری معلوم کرائی تو پتہ چلا کہ نیلم نگر کے نواب وجاہت حسین خان کی اکلوتی لڑکی ہے۔ عمر کافی ہو گئی ہے۔ لیکن کنواری ہے۔ نواب صاحب کی وفات کے بعد زیادہ عرصہ بیرون ملک رہی ہے۔ ابھی تھوڑا عرصہ پہلے پاکیشیا آئی ہے اور اس نے یہاں بڑے بڑے گینگ ماسٹروں سے ملاقاتیں شروع کر دیں۔ پھر ان گینگ ماسٹروں کو نیلم نگر آنے کی باقاعدہ دعوت

دی گئی۔ کسی نواب زادی کا اس طرح بڑے بڑے بدمعاشوں سے میل ملاپ مجھے کھٹکا۔ چنانچہ میں نے ٹائیگر کی ڈیوٹی لگا دی۔ ٹائیگر نے ایک گینگ ماسٹر کا خاتمہ کیا اور خود اس کے میک اپ میں وہاں پہنچ گیا۔ ادھر میں نے اپنے طور پر کچھ کارروائی ڈالنے کا سوچا۔ سروس کے پاس کیس تو موجود ہی نہ تھا۔ اس لئے تفریح کے چکر میں جولیا کو ساتھ لے کر نیلم نگر پہنچا۔ وہاں اس سے پہلے کہ میں نواب زادی تک پہنچنے کا کوئی طریقہ سوچتا نواب زادی نے مجھے اور جولیا کو باقاعدہ دعوت دے ڈالی۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ اسے باقاعدہ تحفے دیئے جائیں اور جولیا سے اس کی دوستی کرا دی جائے۔ لیکن وہاں بات چیت ہی اس انداز میں شروع ہوگئی کہ جولیا بپھر اٹھی۔ اور ہمیں بے آبرو ہو کر بجائے اس کے کوچے بلکہ اس کے ہوٹل سے بھی نکلنا پڑا۔ ادھر رات کو ٹائیگر نے دوسرے گینگ لیڈرز کے ساتھ وہ خفیہ میٹنگ اٹنڈ کی تو دوسرے روز اس کی رپورٹ اور بھی حیرت انگیز ثابت ہوئی کہ نواب زادی رخشندہ نے بس باتیں کرنے اور اپنی جرائم سے انتہائی دلچسپی ظاہر کر کے سب کو قیمتی تحفے دے کر واپس بھیج دیا۔ اور معاملہ ختم۔ اور اس کے بعد یہ معلوم ہوا کہ نواب زادی رخشندہ دوسرے روز ہی ایک چارٹرڈ طیارے سے گریٹ لینڈ واپس چلی گئی ہے۔ ادھر صفدر اور تنویر بھی نیلم نگر پہنچ گئے۔ چنانچہ ایک دو روز واقعی تفریح کرنے کے بعد ہم واپس آ گئے"۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے

www.urdukorner.com

کہا اور بلیک زیرو کا منہ بن گیا۔

"لیکن کیا واقعی اس نواب زادی کا بدمعاشوں کی میٹنگ بلانے کا یہی مقصد تھا جو اس نے ظاہر کیا۔ یا درپردہ کوئی اور چکر تھا" ___ بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے جہاں تک غور کیا ہے میرا خیال ہے کہ نوابزادی رخشندہ کسی کی آلہ کار تھی وہ کسی خاص مقصد کے لئے ان بدمعاشوں کی کوئی ٹیم بنانا چاہتی تھی۔ لیکن پھر کسی وجہ سے انہوں نے پلاننگ ڈراپ کر دی" ___ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے وہ وجہ آپ ہی بنے ہیں" ___ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے مجھ جیسا سبز قدم جہاں پہنچ جائے وہاں یہی ہوتا ہے" عمران نے کہا اور بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ نے خود ہی تو بتایا تھا کہ اس نے آپ کے بارے میں باقاعدہ معلومات حاصل کی تھیں" ___ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور یہ عام سی معلومات تھیں جو اُسے کوئی بھی دے سکتا تھا" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ اس نواب زادی رخشندہ کے بارے میں فارن ایجنٹس سے مزید تحقیقات کرائی جائے۔ کیونکہ جو کچھ ہوا ہے۔ وہ اس قدر سادہ نہیں ہے۔ جس قدر نظر آ رہا ہے" ___ بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے گریٹ لینڈ کے فارن ایجنٹس کی ڈیوٹی اُسی روز لگا دی تھی۔ شاید کچھ پتہ چل جائے" ___ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ابھی چند ہی منٹ گزرے ہوں گے کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ کیونکہ جب وہ خود دانش منزل میں موجود ہو تو عام طور پر کال وہ خود ہی اٹنڈ کرتا تھا۔

"جولیا بول رہی ہوں" ___ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ___ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"باس۔ صفدر نے ابھی رپورٹ دی ہے کہ گریٹ لینڈ کی ایک سیکرٹ ایجنٹ سوزن کرب کو ہوٹل بلیو لینڈ میں دیکھا گیا ہے"

"تفصیلی رپورٹ دیا کرو۔ صرف ہیڈ لائنز نہ بتایا کرو" ___ عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ ابھی صفدر نے رپورٹ دی ہے۔ کہ وہ اور کیپٹن شکیل ایک مشترکہ دوست کی دعوت پر ہوٹل بلیو لینڈ گئے تھے۔ کہ صفدر نے وہاں ایک میز پر سوزن کرب کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس کے کہنے کے مطابق سوزن کرب گریٹ لینڈ کی سیکرٹ ایجنٹ ہے اور کئی بار صفدر کا اس سے ٹکراؤ ہو چکا ہے۔ اس پر صفدر نے جو مختصر سی

www.urdukorner.com

تحقیقات کی ہیں۔ اس کے مطابق سوزن کرب اپنے اصل نام اور کاغذات کے ذریعے دو روز قبل پاکیشیا پہنچی ان کاغذات کی رُو سے وہ گریٹ لینڈ ارضیات کے محکمے میں ملازم ہے جو زمین کی ساختوں اور اس کی تبدیلی کے عمل کے سلسلے میں ریسرچ کرتا ہے۔ وہ اس محکمے میں پراجیکٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر کام کرتی ہے اور یہاں ہوٹل میں اس کا کمرہ بھی اس کے ادارے کی طرف سے بک کرایا گیا ہے۔ اور دو روز کے دوران اس نے دارالحکومت کے اری گیشن ڈیپارٹمنٹ کے کئی اعلیٰ عہدے داروں سے باقاعدہ ملاقاتیں کی ہیں“ —— جولیا نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

” ٹھیک ہے۔ صفدر سے کہو کہ اس کی مکمل نگرانی کرے، خاص طور پر ان لوگوں کے بارے میں تفصیلی کوائف اکٹھے کرے جن سے وہ ملاقاتیں کر رہی ہے“ —— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

” یہ سوزن کرب کہاں سے آ گئی“ —— بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

” جب یہاں کی لڑکیاں کسی کو گھاس نہ ڈالیں گی تو ظاہر ہے قدرت نے تو اپنا عمل جاری رکھنا ہے۔ جہاں کسی چیز کا خلا پیدا ہوتا ہے۔ اس خلا کو پُر کرنے کے لئے باہر سے وہ چیز بھیجی جاتی ہے“ —— عمران نے مسکراتے ہوئے معنی خیز لہجے میں کہا اور بلیک زیرو مسکرا دیا۔

” اگر وہ واقعی سیکرٹ ایجنٹ ہے اور اس قدر معروف ہے کہ صفدر بھی اُسے پہچانتا ہے۔ تو پھر اصل حلیے میں یہاں آنے اور اری گیشن ڈیپارٹمنٹ کے افسروں سے ملاقاتوں کا کیا مقصد ہوا“ —— بلیک زیرو نے کہا۔

” یہ سوچنا تمہارا کام ہے۔ اس لئے تو تمہیں دانش منزل میں بٹھایا ہوا ہے، کہ تم بیٹھے سوچتے رہو“ —— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ میز پر رکھے ہوئے لانگ رینج ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی۔ عمران اور بلیک زیرو دونوں نے چونک کر اس کا وہ میٹر دیکھا جس سے کال کرنے والے کی مخصوص فریکوئنسی چیک ہو سکتی تھی۔

” اوہ۔ گریٹ لینڈ سے کال ہے“ —— عمران نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

” ہیلو ہیلو —— فاریکس کالنگ اوور“ —— ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

” یس چیف اٹنڈنگ یو اوور“ —— عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

” سر۔ پاکیشیا کی نواب زادی رخشندہ کے بارے میں رپورٹ دینی ہے۔ نواب زادی رخشندہ کی یہاں گریٹ لینڈ میں باقاعدہ رہائش گاہ موجود ہے۔ وہ یہاں پہنچ کر

www.urdukorner.com

زیادہ تر کنگ کلب میں اٹھتی بیٹھتی رہی ہے ۔ اس کا فون چیک کیا گیا ہے ۔ لیکن کوئی فون مشکوک ثابت نہیں ہوا ۔ لارڈز سے اس کے انتہائی قریبی تعلقات ہیں ۔ اور وہ زیادہ تر انہی سے ہی ملتی رہتی ہے ۔ اور فون بھی انہی حضرات کے ہی آتے ہیں اب نواب زادی رخشندہ لارڈ ارسٹل کو پاکیشیا سیر کرانے کے لئے پاکیشیا لے آنے کا پروگرام بنا رہی ہے اوور " —— دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" ٹھیک ہے ۔ جب تک وہ گریٹ لینڈ میں ہے ۔ نگرانی جاری رکھو اور جب وہ پاکیشیا آئے تو اطلاع کر دینا اوور " عمران نے کہا ۔

" او ۔ کے سر اوور " —— دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔

" یہ نواب زادی رخشندہ اب کسی لارڈ ارسٹل کو ساتھ لے کر آرہی ہے ۔ اوہ اوہ ۔ ایک منٹ ۔ لارڈ ارسٹل ۔ اوہ ذرا بھاگ کر لائبریری سے گریٹ لینڈ کے زیرو سیکشن والی فائل لے آنا ۔ مجھے یاد آرہا ہے کہ میں نے اس فائل میں لارڈ ارسٹل کا نام پڑھا تھا " —— عمران نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا ۔ اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا کرسی سے اٹھا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ جہاں سے لائبریری کو راستہ جاتا تھا اور عمران کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں پھیل گئیں ۔ وہ شاید ذہن پر زور دے کر اس لارڈ ارسٹل کے

بارے میں مزید اپنی یادداشت کو کریدنے کی کوشش میں مصروف تھا ۔

تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو واپس آیا تو اس نے ایک سرخ رنگ کی فائل عمران کے سامنے رکھ دی ۔ اس پر زیرو سیکشن اور گریٹ لینڈ کے الفاظ درج تھے ۔ فائل خاصی ضخیم تھی ۔ عمران نے فائل کھولی اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا ۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر فائل بند کی اور میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی ۔

" یس —— رائل ہوٹل " —— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" مسز مارگریٹ ارسٹل اپنے دفتر میں ہوں تو انہیں کہو کہ پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ کا فون ہے " —— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" مارگریٹ ارسٹل نہیں سر ۔ وہ اب مارگریٹ بوگن ہیں ۔ میں ان سے بات کراتی ہوں آپ کی " —— دوسری طرف سے کہا گیا ۔ اور عمران اس کی بات سن کر چونک پڑا ۔

" یس ۔ مس بوگن سپیکنگ " —— بولنے والی کا لہجہ بے حد رکھ رکھاؤ کا حامل تھا ۔

" پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا آنٹی " —— عمران نے

www.urdukorner.com

مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یونانی بوائے۔ اتنے طویل عرصے بعد آنٹی کا خیال کیسے آ گیا۔ کیسے ہو۔ اب تک ویسے ہی نانی بوائے ہو یا ہو چکے ہو"۔۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے بولنے والی کا لہجہ بے تکلفانہ ہو گیا تھا۔

"فون تو کسی اور مقصد کے لئے کیا تھا لیکن آپ کی کال آپریٹر نے ایک ایسا انکشاف کر دیا ہے کہ جی چاہتا ہے بس جلدی سے سوبر بن جاؤں"۔۔۔۔ عمران نے بھی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"انکشاف کیا ہے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ تمہیں میں نے کتنی بار کہا ہے کہ الجھی ہوئی باتیں مجھ سے مت کیا کرو۔ لیکن تمہاری یہ عادت ابھی تک برقرار ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے مس بوگن نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ کی کال آپریٹر نے بتایا ہے کہ آپ مارگریٹ ارسٹل سے دوبارہ مارگریٹ بوگن بن چکی ہیں اور آپ نے خود بھی مس بوگن کے نام سے تعارف کرایا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آج کل سکوپ بن سکتا ہے۔ میرے سوبر بننے کا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ریسیور پر چند لمحے تو خاموشی طاری رہی۔ پھر مس بوگن ایک بے ساختہ قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"اوہ۔ اب سمجھی ہوں تمہاری بات۔ ادھر تم مجھے آنٹی بھی کہتے ہو ادھر یہ ارادے بھی رکھتے ہو"۔۔۔۔ مس بوگن نے

ہنستے ہوئے کہا۔

"لارڈ ارسٹل بھی تو پہلے آپ کو آنٹی ہی کہتا ہوگا۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ سکوپ موجود ہونا چاہیئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس کمینے کا ذکر مت کرو پرنس۔ وہ بس ایک جذباتی حماقت تھی میری۔ اب میں اس کا ذکر بھی سننا پسند نہیں کرتی"۔۔۔۔ مس بوگن کے لہجے میں غصہ عود کر آیا تھا۔

"آخر ہوا کیا آنٹی۔ آپ تو اس کے خلاف کوئی بات سننے کی روادار ہی نہ ہوتی تھیں۔ حالانکہ آپ کو اچھی طرح معلوم تھا۔ کہ لارڈ ارسٹل کس ٹائپ کا آدمی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہوا میں اسے بھول چکی ہوں۔ تم بتاؤ کیسے فون کیا ہے تم نے"۔۔۔۔ مس بوگن نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا اور عمران سمجھ گیا کہ ان دونوں کے درمیان کوئی خاص بات ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے نہ صرف طلاق ہو گئی ہے بلکہ اب وہ اس کا نام سننا بھی پسند نہ کرتی تھی۔

"صرف یہ پوچھنا تھا کہ کیا لارڈ ارسٹل اب بھی زیرو سیکشن میں کام کرتا ہے یا چھوڑ گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے اصل مقصد پر آتے ہوئے کہا۔

"وہ اب زیرو سیکشن کا چیف بنا ہوا ہے۔ اور چیف بننے کے بعد اس کے اطوار ہی بدل گئے۔ وہ انتہائی کمینگی پر اتر آیا تھا۔ زیرو سیکشن کی خوب صورت لڑکیاں ہر وقت اس کی

www.urdukorner.com

بغل میں رہنے لگ گئی تھیں۔ اسی لئے تو مجھے علیحدہ ہونا پڑا۔ کیونکہ میں نے ایک لارڈ سے شادی کی تھی۔ ایک کمینے اور بدمعاش سے نہیں کی تھی" ___ مس بوگن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ویسے کچھ پتہ ہے کہ کون کون سی لڑکیاں زیادہ قریب رہی ہیں اس کے" ___ عمران نے کہا۔

"ویسے تو شاید میں گنتی بھی نہ کر سکوں۔ لیکن سوزن اور روبی دو تو اس کی اتنی چہیتی تھیں کہ وہ انہیں میرے بیڈروم میں بھی لے آیا تھا" ___ مس بوگن نے کہا اور عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"آپ نے بہت اچھا کیا آنٹی کہ اس سے پیچھا چھڑا لیا۔ وہ واقعی آپ کے قابل نہ تھا۔ ویسے آپ کی میرے متعلق کیا رائے ہے۔ میں تو لڑکیوں کو آپ کے بیڈروم میں لے آنا تو ایک طرف خود بھی آپ کے بیڈروم کی طرف آنے کی جرأت نہ کر سکوں گا" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اپ ناٹی بوائے" ___ مس بوگن کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ عمران کے اس فقرے پر بری طرح جھینپ گئی تھیں۔

"او۔ کے۔ حکم کی تعمیل اور میں شٹ اپ۔ گڈ بائی" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ سوزن رہی ہو گی جسے صفدر نے ٹریس کیا ہے" ___ بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ نام تو عام سا ہے۔ ویسے نواب زادی رخشندہ کا اس لارڈ ارسٹل سمیت واپس پاکیشیا آنے سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ نواب زادی کا تعلق بھی لازماً گریٹ لینڈ کے زیرو سیکشن سے ہے۔ یا پھر دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ لارڈ ارسٹل اسے شکار کرنا چاہتا ہو۔ وہ بس نام کا ہی لارڈ رہ گیا ہے۔ کیونکہ اس کے والد نے ساری جاگیر جوئے میں اڑا دی تھی۔ مارگریٹ بوگن گریٹ لینڈ کے مشہور لارڈ خاندان بوگن سے تعلق رکھتی تھی۔ اور لارڈ ارسٹل نے اس سے شادی کر لی۔ حالانکہ دونوں کی عمروں میں خاصا تفاوت تھا۔ لارڈ ارسٹل مارگریٹ کے سامنے ایک بچہ سی دکھائی دیتا تھا۔ وہ گریٹ لینڈ کے زیرو سیکشن سے اٹیچ تھا اور اب بقول مارگریٹ وہ اس کا چیف بن چکا ہے۔ مارگریٹ نے تو اس سے پیچھا چھڑا لیا۔ اور اب وہ نواب زادی رخشندہ کو چکر دے رہا ہو گا۔ آخر نواب زادی رخشندہ مارگریٹ سے کم صاحب جائیداد نہیں ہے" ___ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس زیرو سیکشن کی کارکردگی کی رینج کیا ہے۔ پہلے تو کبھی اس سے ٹکراؤ نہیں ہوا" ___ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"اس کی رینج بے حد محدود ہے۔ یہ سیکشن گریٹ لینڈ کے اندر سیاسی عوامل کے اتار چڑھاؤ کو چیک کر کے حکومت کو

www.urdukorner.com

رپورٹ دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی حکومت کی مخالف لابی کے سیاستدانوں اور اس سے متعلقین کی نگرانی وغیرہ کرتا ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اسی لئے کبھی اُن سے ٹکراؤ نہیں ہو سکا۔ لیکن اگر یہ وہی سوزن ہے جس کا ذکر مس مارگریٹ بوگن نے کیا ہے تو پھر صفدر اُسے کیسے جان سکتا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ یہ سوزن کسی اور ایجنسی سے زیرو سیکشن میں شفٹ ہوئی ہو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے اب ہمیں اس زیرو سیکشن سے پوری طرح چوکنا رہنا پڑے گا۔ ہو سکتا ہے اب اس کی رینج بڑھا دی گئی ہو"۔۔۔ بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"مس مارگریٹ بوگن سے بات کرنے کے بعد اس سوزن کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ اس لئے اب مجھے خود ملنا پڑے گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں کرسی پر بیٹھے لمبے تڑنگے نوجوان نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل میز پر رکھی اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن پریس کر دیا۔

"فرانک کو میرے پاس بھیج دو"۔۔۔ نوجوان نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور اُلجھے بالوں والا فرانک اندر داخل ہوا۔

"یس باس"۔۔۔ آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو فرانک"۔۔۔ باس نے کہا اور فرانک میز کی دوسری طرف مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر امید و بیم کی ملی جلی کیفیات ہویدا تھیں۔

"میں نے تمہاری پلاننگ کو نہ صرف تفصیل سے پڑھا ہے بلکہ اس سلسلے میں اعلیٰ احکام اور ماہرین سے بھی ڈسکشن کی ہے۔ اور

www.urdukorner.com

میں تمہیں خوشخبری دے رہا ہوں کہ تمہاری پلاننگ چند ضروری ترامیم کے ساتھ منظور کر لی گئی ہے" ۔۔۔ باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تھینک گاڈ۔ میری دن رات کی محنت کام آ گئی ہے"۔ فرانک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے واقعی ناممکن کو ممکن بنا دیا ہے فرانک۔ اور ماہرین کے نقطہ نظر سے کسی حد تک یہ پلاننگ قابل عمل ہے۔ لیکن ماہرین نے اس سلسلے میں چند ضروری کوائف طلب کئے ہیں اور ان ضروری کوائف کو حاصل کرنے کے لئے میں نے سوزن کو پاکیشیا بھیج بھی دیا ہے" ۔۔۔ باس نے کہا۔

"باس آپ سوزن کی بجائے مجھے بھیجتے تو زیادہ بہتر تھا" ۔۔۔ فرانک نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"تم مشرق کے لوگوں کی نفسیات سے واقف نہیں ہو فرانک یہ لوگ ویسے تو بے حد ہوشیار اور ذہین ہوتے ہیں۔ لیکن کسی خوبصورت عورت کے ہاتھوں انتہائی آسانی سے بے وقوف بن جاتے ہیں۔ پھر سوزن جو کوائف لینے گئی ہے وہ صرف ایک مخصوص محکمے کے ریکارڈ سے حاصل کرنے ہیں اور سوزن انتہائی ذہین اور ہوشیار لڑکی ہے۔ اس نے وہاں انتہائی تیز رفتاری سے کام کیا ہے۔ اور ہماری معلومات کا تقریباً پچھتر فیصد وہ یہاں ارسال بھی کر چکی ہے۔ اس طرح ضروری بنیادی کوائف ہم تک پہنچ بھی گئے ہیں۔ صرف چند معمولی باتیں دریافت طلب رہ گئی ہیں۔ اس

کے بعد اس مشن پر بھرپور انداز میں کام کیا جائے گا" ۔۔۔ باس نے کہا۔

"اوہ باس۔ مکمل مشن کے وقت آپ مجھے ضرور پاکیشیا جانے کی اجازت دیں۔ میں اپنی آنکھوں سے اپنے اس پلان کو مکمل ہوتے اور پاکیشیا کے لوگوں کو کیڑے مکوڑوں کی طرح مرتے دیکھنا چاہتا ہوں" ۔۔۔ فرانک نے کہا۔

"ایسا ہی ہوگا۔ مکمل مشن سے قبل وہاں ضروری اقدامات بھی کئے جاتے ہیں۔ اور اس کے لئے میں خود پہلے وہاں جاؤں گا۔ میں نے نواب زادی رخشندہ کو احکامات دے دیئے ہیں میں اس کے ساتھ بطور سیاح پاکیشیا جاؤں گا۔ اور وہاں بنیادی ضروری اقدامات مکمل کر لینے کے بعد تمہیں اور روبی کو بھی بلا لوں گا۔ لیکن اصل مشن ہم نے سر انجام نہیں دینا۔ کیونکہ یہ ہماری فیلڈ ہی نہیں ہے۔ اصل مشن کے لئے اعلیٰ حکام نے بلیو لائن کو منتخب کیا ہے۔ انہیں ایسے مشنز کی تکمیل کا طویل تجربہ بھی حاصل ہے۔ اور بلیو لائن پاکیشیا سیکرٹ سروس سے آسانی سے نمٹ بھی سکتی ہے۔ ہم نے صرف ان کے مشن کو سپروائز کرنا ہو گا" ۔۔۔ باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ لیکن پہلے آپ نے خود ہی بتایا تھا کہ نوابزادی رخشندہ وہاں چند ایسے لوگوں کی نظروں میں آ گئی تھی کہ آپ کو مشن ہی سٹاپ کرنا پڑا تھا۔ اب آپ دوبارہ اس کے ساتھ جائیں گے تو کیا وہ لوگ آپ کو مشکوک نہیں سمجھیں گے" ۔۔۔ فرانک نے کہا۔

www.urdukorner.com

" میں بحیثیت لارڈ ارسٹل اس کے ساتھ جا رہا ہوں۔ اور میں نے یا نواب زادی رخشندہ نے عملی طور پر کچھ نہیں کرنا۔ ہم نے صرف ورک کی نگرانی کرنی ہے کہ بنیادی اقدامات صحیح وقت پر اور صحیح طور پر ہو سکیں۔ اس کے بعد میں حکومت کو مخصوص کاشن دے دوں گا اور بلیو لائن میدان میں آ جائے گی"۔۔۔ باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے باس۔ بہرحال میں شدت سے پاکیشیا جانے کا منتظر رہوں گا"۔۔۔ فرانک نے جواب دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" او۔ کے"۔۔۔ باس نے کہا اور فرانک سلام کر کے مڑا اور پھر کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد باس نے میز پر رکھے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ کارلاٹل سپیکنگ"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

" چیف آف زیرو سیکشن۔ تمہاری طرف سے ابھی رپورٹ موصول نہیں ہوئی"۔۔۔ باس نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ صرف فائنل تجزیہ رہ گئے ہیں۔ میں ابھی اسے لے کر خود آپ کے پاس حاضر ہو رہا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" او۔ کے۔ میں انتظار کر رہا ہوں"۔۔۔ باس نے کہا۔ اور

رسیور رکھ کر دوبارہ سامنے رکھی فائل کھول کر اسے دیکھنے لگا پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

" یس۔ کم ان"۔۔۔ باس نے سر اٹھا کر سخت لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جو سر سے گنجا تھا۔ ہاتھ میں ایک فائل اٹھائے اندر داخل ہوا۔

" آؤ کارلاٹل۔ بیٹھو۔ رپورٹ تیار ہو گئی ہے"۔۔۔ باس نے کہا۔

" یس باس۔ یہ دیکھئے"۔۔۔ آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور فائل باس کے آگے رکھ کر وہ میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ اس کی نظریں باس پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ باس نے فائل کھولی جس میں صرف دو صفحے ٹائپ شدہ موجود تھے۔ اور انہیں پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ کارلاٹل خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" تمہاری رپورٹ کے مطابق ہمیں پراجیکٹ کارس کراس پر مکمل کرنا چاہئے"۔۔۔ رپورٹ پڑھنے کے بعد باس نے فائل بند کرتے ہوئے سامنے بیٹھے کارلاٹل سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس۔ وہاں ایک تو دور دور تک آبادی موجود نہیں ہے۔ دوسرے اس جگہ پر نیچے بڑے بڑے ٹاکستان پتھروں کی کثیر تعداد گہرائی میں موجود ہے۔ اس وجہ سے ہمارا پراجیکٹ انتہائی تیزی اور آسانی سے مکمل ہو سکے گا"۔۔۔ کارلاٹل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن پراجیکٹ مشینری کو نصب کرنے میں خاصی پریشانی ہو

www.urdukorner.com

گی۔ جب کہ پشنگ مشینری کی رینج دس کلومیٹر سے بھی زیادہ ہے اس لئے کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ ہم کارس کراس کی بجائے یہ مشینری کامل نگر کے قریب موجود ویران علاقے میں نصب کریں۔ اس طرح وہ آسانی سے بھی نصب ہو جائے گی اور مشن بھی مکمل ہو جائے گا"۔۔۔ باس نے باقاعدہ بحث کرتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کامل نگر کی مٹی کی تجزیاتی رپورٹ بھی میرے پاس پہنچی ہے۔ میں نے اس پر مزید ریسرچ کی ہے۔ وہاں مٹی میں ریت کا عنصر زیادہ پایا جاتا ہے اور اس وجہ سے پشنگ مشینری وہاں فل فورس سے کام نہ کر سکے گی۔ پشنگ مشینری کا ری بیک بے حد فورس فل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے کامل نگر کی بجائے کارس کراس کو اس کام کے لئے منتخب کیا ہے"۔۔۔ کارلاٹل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ لیکن کارس کراس میں ہمیں کوئی آڑ مہیا نہ ہو سکے گی۔ جب کہ کامل نگر میں ایک ایسا ٹیلہ موجود ہے جس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہاں سے آثار قدیمہ مل سکتے ہیں"۔۔۔ باس نے کہا۔

"باس کارس کراس کے ساتھ ہی ایک تاریخی قلعہ موجود ہے اُسے آڑ کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے"۔۔۔ کارلاٹل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ میں خود وہاں جا رہا ہوں۔ میں دونوں سپاٹ چیک کرا لوں گا۔ اب تم جا سکتے ہو۔ تھینک یو"۔۔۔

باس نے کہا۔ اور کارلاٹل اٹھا اور سلام کر کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

عمران نے ہوٹل بلیو لینڈ کی پارکنگ میں کار روکی اور پھر اُسے روک کر وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

"عمران صاحب"۔۔۔ عقب سے صفدر کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور عمران مڑ گیا۔ صفدر بھی اس کے پیچھے آ رہا تھا۔

"آپ یہاں کیسے"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے چیف نے بتایا ہے کہ کوئی خوب صورت لڑکی ہوٹل بلیو لینڈ میں انتہائی کرب سے دوچار ہے اور صفدر سے اس کا کرب دور نہیں ہو رہا۔ میں نے سوچا کہ چلو میں ہی کوشش کر دیکھوں۔ شاید کسی پردیسی کا دکھ اور کرب دور ہو سکے۔ اماں بی کہتی ہیں دوسروں کے دکھ اور کرب دور کرنے والے جنت میں

www.urdukorner.com

جلتے ہیں۔ اور ہاں ادھر کان لاؤ۔ ڈیڈی کہتے ہیں جنت میں بڑی خوب صورت حوریں ملتی ہیں۔ کیا خیال ہے"۔۔۔ عمران کی زبان پوری رفتار سے رواں ہو گئی۔ اس نے سوزن کرب کے نام کے حوالے سے اُسے دکھ اور کرب میں تبدیل کر دیا تھا۔

"وہ جا رہی ہے وہ محترمہ۔ جس کا دکھ اور کرب آپ دور کرنے آئے ہیں۔ وہ نیلے سوٹ والے کے ساتھ"۔۔۔ صفدر نے مین گیٹ سے اندر جاتے ہوئے ایک جوڑے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ نیلے سوٹ والا مقامی تھا۔ جب کہ اس کے ساتھ ایک خوب صورت اور سمارٹ غیر ملکی لڑکی تھی۔

"اوہ۔ تو یہ دکھ بھی ساتھ لے کر چل رہی ہے۔ چلو ایسا ہے۔ تم اس دکھ کو سنبھالو میں کرب سے مل کر کوشش کرتا ہوں کہ اس کا کرب دور ہو جائے"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ دکھ صاحب محکمہ ارضیات میں راتھ پراجیکٹ ڈائریکٹر ہیں ان کا نام سلام خان ہے۔ مس کرب نے ان سے فون پر بات کی اور پھر ملنے ان کے دفتر چلی گئی۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک یہ دونوں دفتر میں رہے پھر واپس یہاں آ گئے۔ اور اب سلام خان بھی ساتھ ہے"۔۔۔ صفدر نے ہوٹل کے مین گیٹ تک پہنچتے پہنچتے پوری رپورٹ دے دی۔ کیونکہ عمران نے چیف کا حوالہ دے کر بات کی تھی۔ اس لئے وہ سمجھ گیا کہ چیف نے اُسے بھیجا ہو گا۔

"اس دکھ کرب کو کچھ دیر ایک دوسرے کا حال احوال سننے دو۔ ہم ہال میں بیٹھتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا اور ہال میں داخل ہو کر ایک خالی میز کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ویٹر کو جوس لانے کی ہدایت کی اور ویٹر کے واپس مڑتے ہی وہ صفدر سے مخاطب ہو گیا۔

"مجھے یہ بتاؤ کہ یہ کون سے کمرے میں رہائش پذیر ہے"۔۔۔ عمران کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

"چوتھی منزل۔ کمرہ نمبر اڑتالیس"۔۔۔ صفدر نے بھی سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہ بتاؤ کہ تم کیسے جانتے ہو کہ یہ سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ کون سے کیس میں تم سے یہ ٹکرائی تھی"۔۔۔ عمران نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اُسی لمحے ویٹر نے آ کر جوس کے دو گلاس ان کے سامنے رکھ دیئے۔

"آپ کو لائٹ ایکی والا کیس تو یاد ہو گا۔ اس میں میرے ذمے ڈیوٹی لگائی گئی تھی کہ میں سیکرٹ ایجنٹ فرناڈو کی نگرانی کروں یہ لڑکی اس فرناڈو کی ساتھی تھی۔ بعد میں فرناڈو تو ایکی کے دوران ہلاک ہو گیا تھا۔ جب کہ یہ بچ گئی تھی۔ اس کے بعد جب چیف نے مجھے وائٹ ہارس کیس کے سلسلے میں گریٹ لینڈ سیکرٹ ایجنسی کی تفصیلی انکوائری کے لئے بھیجا تھا۔ تو وہاں اس ایجنسی میں یہ لڑکی بھی شامل تھی۔ اس کا نام سوزن کرب ہے۔ اور خاصی تیز طرار اور اس کے ساتھ اخلاقی طور پر انتہائی بے باک لڑکی ہے۔

www.urdukorner.com

ہر قسم کے حالات میں اپنے آپ کو فوراً ان حالات کے مطابق ڈھال لیتی ہے"۔۔۔ صفدر نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کے کمرے میں کوئی ڈکٹا فون لگایا ہے تم نے"۔۔۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں ۔صرف اس کے بیرونی تعلقات کی نگرانی کا حکم دیا تھا چیف نے"۔۔۔ صفدر نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔

"کمال ہے ۔ابھی تک بالغ ہی نہیں ہوئے یا اپنی بلوغت بھی تنویر کے حوالے کر دی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ۔یہاں بلوغت کا کیا سوال پیدا ہو گیا ہے"۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوال تو کب کا پیدا ہو چکا ہے مگر جواب ندارد بھائی خود ہی تو کہہ رہے ہو کہ انتہائی بے باک لڑکی ہے۔ تو ذرا اندر کا حال اپنے طور پر معلوم کرایا ہوتا۔ وہ چیف تو شاید خود بھی بوڑھا ہو گیا ہے۔ اور ہم سب کو بھی زبردستی بوڑھا بنانے پر تلا ہوا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار صفدر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ وہ اب عمران کی بات کا مقصد سمجھا تھا۔

"اس لحاظ سے تو آپ تنویر کو ہی بالغ سمجھ لیجئے"۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی مسکرا دیا۔

تھوڑی دیر بعد انہیں سلام خان لفٹ سے واپس آتا دکھائی

دیا وہ اپنے رنگے ہوئے بال ہاتھوں سے سنوارتا ہوا اور قدرے چور نظروں سے ہال میں موجود افراد کو دیکھتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"تم اس کے پیچھے جاؤ اور راستے میں گھیر کر ذرا اس سے پوچھ گچھ کرو کہ سوزن نے اس کا کرب دور کرنے کے عوض اس سے کیا طلب کیا ہے ۔میں ذرا اس سوزن کے کمرے کا نمبر بھی نوٹ کر لوں"۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ایک نوٹ ایش ٹرے کے نیچے رکھا اور خود وہ لفٹ کی طرف بڑھ گیا ۔چند لمحوں بعد وہ چوتھی منزل کے کمرہ نمبر اڑتالیس کے سامنے موجود تھا۔ دروازے کے ساتھ موجود پلیٹ پر سوزن کرب کے نام کی چٹ موجود تھی ۔عمران نے ہاتھ اٹھا کر دستک دی۔

"کون ہے"۔۔۔ اندر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"انٹیلی جنس"۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور سامنے خوب صورت سوزن کرب کھڑی حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اس کا چہرہ سوالیہ نشان بنا ہوا تھا۔

"انسپکٹر ارسلان ۔فرام سنٹرل انٹیلی جنس"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اندر داخل ہو گیا۔

"لیکن میرا انٹیلی جنس سے کیا تعلق ہے"۔۔۔ سوزن نے مڑ

www.urdukorner.com

کو حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تعلق نہ بھی ہو محترمہ تو ہم تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ خاص طور پر آپ جیسی خوب صورت خاتون سے تعلق پیدا نہ کرنا تو باب عشق میں انتہائی بد ذوقی سمجھا جاتا ہے "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سوزن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ بند کر کے چٹخنی چڑھا دی۔ اور واپس بیڈ کے ساتھ موجود کرسیوں کی طرف آ گئی۔ جہاں عمران اس دوران ایک کرسی پر اطمینان سے بیٹھ چکا تھا۔

" کیا یہاں زبردستی بھی کی جاتی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ میرا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے اور یہاں گریٹ لینڈ کا سفارت خانہ بھی موجود ہے "۔۔۔ سوزن کرب نے انتہائی سخت اور سرد لہجے میں عمران کو دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

" معلوم ہے محترمہ۔ اور سفارت خانے کے ذریعے آپ کے متعلق گریٹ لینڈ سے انکوائری بھی کرا لی گئی ہے جس کے مطابق آپ نے کاغذات میں اپنے آپ کو جس محکمے کے متعلق بتایا ہے اس محکمے سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اسی لاتعلقی نے مجھے مجبور کیا ہے کہ آپ سے براہِ راست تعلق پیدا کیا جائے "

عمران نے انتہائی مطمئن لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" کیا ۔۔۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میرے پاس اس محکمے کا باقاعدہ شناختی کارڈ موجود ہے۔ اور دیگر کاغذات بھی "۔۔۔ سوزن کرب کا لہجہ اس قدر بوکھلایا ہوا

تھا کہ صاف ظاہر ہوتا تھا کہ عمران کے اس پوائنٹ پر وہ حقیقتاً چوکڑی بھول گئی ہے۔

" شناختی کارڈ اور دیگر کاغذات تیار بھی ہو سکتے ہیں محترمہ سوزن کرب۔ یہاں ہمارے ہاں پاکیشیا میں اس دھندے کو نمبر ٹو کہا جاتا ہے۔ جب کہ آپ کے ہاں گریٹ لینڈ میں اسے زیرو نمبر کہا جاتا ہے "۔۔۔ عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور سوزن کرب زیرو کا لفظ سن کر بے اختیار چونک پڑی۔ اس کا چہرہ ایک لمحے کے لئے زرد ہوا مگر دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

" اوہ ہاں۔ واقعی جعلی کاغذات بھی تیار ہو سکتے ہیں۔ خیر چھوڑیں اس بات کو۔ یہ تو بعد میں بھی ہو سکتی ہے۔ آپ بتائیں کیا پینا پسند کریں گے "۔۔۔ سوزن کرب نے فوری طور پر دوسرا انداز اختیار کرتے ہوئے کہا۔

" مجھے دو ہی چیزیں پینے کی عادت ہے۔ مردوں کے ہاتھوں سے غصہ اور عورتوں کے ہاتھوں سے خون جگر۔ ویسے محترمہ سوزن کرب صاحبہ۔ بہتر یہی ہے کہ آپ ذرا مجھے کھل کر بتا دیں کہ آپ کی یہاں آمد کا اصل مقصد کیا ہے۔ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ اور سروے آف ارتھ ڈیپارٹمنٹ کے افسروں سے آپ کی مسلسل ملاقاتیں کس مقصد کے لئے ہیں "۔۔۔ عمران نے آخر میں سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" تو انٹیلی جنس میری نگرانی کر رہی ہے۔ یہ تو زیادتی ہے میں

www.urdukorner.com

مجرم تو نہیں ہوں۔ کسی محکمے کے افسروں سے ملنا کوئی جرم تو نہیں ہے "۔۔۔ سوزن کرب کا لہجہ یک لخت بدل گیا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ آپ کسی جرم میں ملوث ہیں۔ اگر ایسا ہوتا مس سوزن کرب تو آپ سے یہاں ہوٹل کے کمرے میں بات چیت کی بجائے انٹیلی جنس کے اس کمرے میں بات چیت ہو رہی ہوتی جہاں عورتوں پر بھی تھرڈ ڈگری کا پورا پورا بندوبست موجود ہوتا ہے "۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سوری مسٹر۔ آپ جو کوئی بھی ہیں تشریف لے جائیں۔ اب میں سفارت خانے کے کسی افسر کی موجودگی کے بغیر آپ سے کوئی بات نہیں کر سکتی۔ جائیے "۔۔۔ سوزن کرب نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"لارڈ ارسٹل تمہارا باس ہے "۔۔۔ عمران نے یک لخت کہا تو سوزن بے اختیار کرسی سے اچھل پڑی۔

"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا۔ مم۔۔۔ مم۔۔۔ مگر یہ کس کا نام ہے۔ کون لارڈ ارسٹل۔ یہ تم آخر کیا کہہ رہے ہو "۔۔۔ سوزن کرب نے بری طرح الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران کی بات اس قدر اچانک تھی کہ سوزن باوجود کوشش کے اپنے آپ کو بروقت نہ سنبھال سکی تھی۔

"او۔کے۔ مس سوزن کرب۔ اب مجھے اجازت۔ آپ تو واقعی انتہائی معصوم اور شریف خاتون ہیں۔ آپ سے انٹیلی جنس والوں نے کیا لینا ہے۔ گڈ بائی "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور کرسی سے اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سوزن اُسے اس طرح اچانک جاتے دیکھ کر حیرت سے آنکھیں پھاڑے ساکت کھڑی رہ گئی۔

عمران کمرے سے نکل کر اطمینان سے چلتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن نیچے ہال میں جانے کی بجائے وہ دوسری منزل پر اتر کر گیلری میں بڑھ گیا۔ ایک کمرے کے باہر نیم پلیٹ خالی تھا۔ عمران نے بڑے اطمینان سے اس کا دروازہ کھولا اور اندر آ کر اس طرح دروازہ بند کر لیا جیسے وہ اسی کمرے کا ہی رہائشی ہو۔ دروازے کو چٹخنی لگا کر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور اس کے اوپر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن دبتے ہی باکس میں سے ایسی آواز نکلی جیسے پانی کا نل پوری رفتار سے بہہ رہا ہو اور عمران کے لبوں پر یہ آواز سنتے ہی کامیابی کی مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سوزن کرب باتھ روم میں پانی کا نل کھول کر اپنے باس سے ٹرانسمیٹر پر بات کرنا چاہتی ہے۔ لیکن اب سوزن کرب کو یہ معلوم نہ تھا کہ عمران اس کرسی کی سیٹ کے نچلے حصے کے کنارے پر ایسا ڈکٹا فون بٹن چپکا کر آیا تھا جو نہ صرف انتہائی طاقتور رینج کا تھا بلکہ اس قدر حساس بھی تھا کہ باتھ روم میں ہونے والی ہلکی سی سرسراہٹ کو بھی کیچ کر سکتا تھا۔ حالانکہ اُسے یقین تھا کہ سوزن کرب چونکہ سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ اس لئے اس نے عمران کے جانے کے بعد لازماً کسی ڈکٹا فون کی موجودگی کو چیک کیا ہو گا۔ لیکن عمران

www.urdukorner.com

انسانی نفسیات کو سامنے رکھ کر کام کرتا تھا۔ اگر سوزن کمرب سیکرٹ ایجنٹ کی بجائے کوئی عام عورت ہوتی تو وہ لازماً میز کے نیچے بٹن چپاں کرتا۔ لیکن چونکہ وہ سیکرٹ ایجنٹ تھی۔ اور سیکرٹ ایجنٹ کی نفسیات بھی یہی ہوتی ہے کہ وہ اُسے سب سے پہلے میز کے نیچے ہی چیک کرتا ہے۔ اس لئے اس نے اُسے کرسی کے نچلے حصے کے اس کنارے پر لگایا تھا جو سیٹ اور پائے کی درمیانی جگہ ہوتی ہے۔ اور جب تک کرسی کو الٹا نہ جائے اُسے چیک نہیں کیا جا سکتا۔

"ہیلو ہیلو ____ زیرو تھری کالنگ اوور" ____ چند لمحوں بعد سوزن کی تیز تیز آواز سنائی دی اور عمران مسکرا دیا۔ سوزن مسلسل کال دیئے جا رہی تھی۔

"یس ____ ہیڈ کوارٹر اوور" ____ چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

"باس سے بات کراؤ۔ زیرو تھری بول رہی ہوں پاکیشیا سے۔ اٹ از ایمرجنسی اوور" ____ سوزن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ زیرو تھری باس اٹنڈنگ یو۔ کیا پرابلم ہے اوور" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ کرخت سی آواز سنائی دی۔ جواب میں سوزن نے عمران کے اچانک آنے سے لے کر اس کے اچانک واپس جانے تک کی پوری روئیداد سنا دی۔

"اوہ زیرو تھری۔ تم نے چیک کیا ہے۔ کہیں وہ کوئی ڈکٹ فون تو نہیں لگا گیا اوور" ____ دوسری طرف سے تیز لہجے

میں کہا گیا۔

"یس سر۔ میں نے اچھی طرح چیکنگ کے بعد ہی کال کی ہے اوور" ____ سوزن نے بڑے با اعتماد لہجے میں جواب دیا اور عمران ایک بار پھر مسکرا دیا۔

"کیا حلیہ تھا اس نوجوان کا اوور" ____ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔ اور سوزن نے تفصیل سے عمران کا حلیہ بتا دیا۔ اور اس بار عمران نے بے اختیار ہونٹ سکوڑ لیے۔ کیونکہ اس سے واقعی غلطی ہوئی تھی اُسے حلیہ بدل کر جانا چاہیئے تھا۔

"اوہ اوہ۔ سوزن۔ یہ تو اُسی خطرناک آدمی علی عمران کا حلیہ ہے۔ جس کی وجہ سے نواب زادی رخشندہ کا مشن ختم کرایا گیا ہے۔ اور وہ انٹیلی جنس کے لئے بھی کام کرتا ہے۔ اور سیکرٹ سروس کے لئے بھی۔ اور اس نے میرا نام بھی لیا ہے اور زیرو کا اشارہ بھی دے گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اُسے مکمل معلومات حاصل ہو چکی ہیں۔ ہمارے متعلق بھی اور ہمارے مشن کے متعلق بھی۔ ٹھیک ہے۔ تم فوری طور پر سارے کام چھوڑ کر واپس آ جاؤ۔ اب ہمیں نئے سرے سے پلاننگ کرنی ہو گی اوور" ____ دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"مگر باس میں نے یہاں کے ایک افسر کو تیار کر لیا ہے کہ وہ کارس کو اس کے متعلق ارضی سروے کی مکمل رپورٹ میرے حوالے کر دے گا۔ اس نے آج رات کو یہ رپورٹ لے آنے کا وعدہ کیا ہے اوور" ____ سوزن نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"احمق ہو گئی ہو تم۔ اب جب کہ انہیں سب کچھ معلوم ہو چکا ہے اب ہمیں اس مشن کو یہیں ختم کرنا ہو گا۔ اور کوئی نیا مشن سوچنا ہو گا۔ تم فوری طور پر واپس آجاؤ۔ اٹ از مائی آرڈر اوور" ___ دوسری طرف سے باس نے چیختے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں واپس آجاتی ہوں اوور" ___ سوزن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔ اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کی آواز آتے ہی ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز بند ہو گئی۔ اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے باکس کا بٹن آف کر کے اُسے جیب میں ڈالا اور کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اُسے معلوم تھا کہ اب سوزن فوری طور پر ہوٹل چھوڑ کر ایئر پورٹ پہنچے گی تاکہ وہاں جو پہلی فلائٹ گریٹ لینڈ کے لئے اُسے میسر آسکے۔ وہ اس پر واپس چلی جائے۔ دروازہ کھول کر وہ باہر گیلری میں آیا۔ اور پھر جیسے ہی وہ ہال میں پہنچا اس نے صفدر کو ہال کے مین گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔ عمران نے اُسے باہر چلنے کا اشارہ کیا اور صفدر اس طرح ادھر ادھر دیکھتا ہوا واپس مڑ گیا۔ جیسے وہ کسی شخص کی تلاش میں آیا ہو۔ اور اُسے ہال میں نہ پا کر واپس جا رہا ہو۔

"کیا رپورٹ ہے سلام خان کے بارے میں" ___ عمران نے باہر آتے ہی پوچھا۔

"سوزن کروب نے رات اس کے ساتھ گزارنے کا وعدہ کیا ہے اور اس سے ایک علاقے کارس کراس کے بارے میں ارضیاتی سروے رپورٹ کی کاپی طلب کی ہے۔ یہ کارس کراس دارالحکومت سے پچھتر کلو میٹر اوپر نذاران کے علاقے میں ایک بنجر اور ویران میدان کا نام ہے۔ یہاں ایک پرانا تاریخی قلعہ بھی موجود ہے" صفدر نے مکمل رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ہے کہاں" ___ عمران نے پوچھا۔

"میں اسے دانش منزل چھوڑ آیا ہوں" ___ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب سوزن کروب ملک چھوڑنے کے چکر میں ہے۔ اس لئے اب اسے بھی دانش منزل پہنچانا ہے۔ وہ لازماً یہاں سے ٹیکسی میں ایئر پورٹ جائے گی۔ اس لئے اُسے ہاشم روڈ پر آسانی سے کور کیا جا سکتا ہے۔ سمجھ گئے ہو" ___ عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ دونوں تیزی سے قدم اٹھاتے پارکنگ کی طرف بڑھ گئے۔

www.urdukorner.com

سیاہ رنگ کی کار جیسے ہی دو منزلہ عمارت کے گیٹ کے سامنے رکی۔ برآمدے میں موجود چار مسلح افراد تیزی سے اس کے گرد پھیل گئے۔ لیکن ان کا انداز جارحانہ کی بجائے مؤدبانہ سا تھا۔ ایک مسلح آدمی نے جلدی سے آگے بڑھ کر کار کا عقبی دروازہ کھولا اور اس میں سے نکلنے والے لمبے تڑنگے اور سڈول جسم کے نوجوان کو اس نے بڑے ادب سے سلام کیا۔

"سب پہنچ گئے ہیں میٹنگ میں" ـــــ اس لمبے تڑنگے آدمی نے قدرے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"یس سر۔ صرف آپ کا ہی انتظار ہے۔ تشریف لائیے" ـــــ اس مسلح آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ لمبا تڑنگا آدمی اس کے پیچھے چلتا ہوا ایک گیلری میں سے ہو کر ایک کمرے کے دروازے کے سامنے پہنچ گیا جس

کے سامنے بھی دو مسلح گارڈ موجود تھے۔ انہیں آتا دیکھ کر ان میں سے ایک مسلح آدمی نے دروازے کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن دبایا تو دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ آنے والا اسی طرح چلتا ہوا دروازہ کراس کر گیا۔ جب کہ اسے لے آنے والا باہر ہی رک گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس کے درمیان ایک بڑی میز کے گرد چار ادھیڑ عمر افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کہ ایک کرسی خالی تھی۔

"آؤ کریگر۔ ہم تمہارے ہی منتظر تھے" ـــــ ان میں سے ایک نے جس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرے خیال میں میں وقت پر ہی پہنچا ہوں" ـــــ آنے والے نے جسے کریگر کے نام سے پکارا گیا تھا۔ اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ بیٹھو" ـــــ برف کی طرح سفید بالوں والے نے سپاٹ لہجے میں کہا اور کریگر خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"لارڈ دارسٹل آپ کریگر کو تفصیلات بتائیں" ـــــ اس برف کی طرح سفید بالوں والے نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مسٹر کریگر۔ حکومت گریٹ لینڈ پاکیشیا کے خلاف ایک اہم مشن مکمل کرنا چاہتی ہے۔ ایک علاقہ کافرستان اور پاکیشیا کے درمیان متنازعہ ہے۔ اس کا نام کاشیر ہے۔ کاشیر کو

www.urdukorner.com

کافرستان سے علیحدہ کر کے پاکیشیا کے ساتھ شامل کرنے کی
تحریک چل رہی ہے۔ اور باوجود کافرستان اور اس کے حلیف
ملکوں کی بھرپور کوشش کے یہ تحریک کسی طرح بھی نہیں دبائی جا
سکی۔ اور حکومت گریٹ لینڈ بھی یہ نہیں چاہتی کہ یہ علاقہ کافرستان
سے کٹ کر پاکیشیا کے ساتھ شامل ہو جائے۔ اس سے پاکیشیا
زیادہ مضبوط اور باوسائل ہو جائے گا۔ لیکن حکومت گریٹ لینڈ
اس معاملے میں کھل کر سامنے بھی نہیں آسکتی۔ اس لئے یہ فیصلہ
کیا گیا کہ پاکیشیا میں کوئی ایسا داخلی بحران پیدا کر دیا جائے۔
جس سے پاکیشیا کی حکومت اور عوام کی توجہ کاشیر سے ہٹ
کر اپنے بحران کی طرف ہو جائے اور وہ کاشیر میں تحریک چلانے
والوں کی کسی طرح بھی امداد نہ کر سکے۔ یہ مشن میرے مجھے زیرو
سیکشن کو سونپا گیا۔ میں نے اس سلسلے میں پلاننگ کی کہ پاکیشیا
میں دہشت گردی کی کارروائیاں تیز کی جائیں اور وہاں جعلی
کرنسی اس طرح پھیلا دی جائے کہ وہاں شدید بحران پیدا ہو
جائے۔ لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس اور انٹیلی جنس کو اس
پلاننگ کا علم ہو گیا۔ اس لئے مجھے یہ پلاننگ ختم کرنی پڑی۔
اس کے بعد میرے سیکشن نے ایک انتہائی اہم اور منفرد قسم
کی پلاننگ کی۔ اس کو ہم نے ہالو دال کا نام دیا ہے۔ پاکیشیا میں
ویسے تو کئی دریا بہتے ہیں۔ لیکن ایک دریا سب سے بڑا ہے۔
جسے کانڈس کہتے ہیں۔ آج کل وہاں بارشوں کی وجہ سے ان
دریاؤں میں سیلاب آنے کا موسم ہے۔ اس بار چونکہ بارشیں

معمول سے بہت زیادہ ہو رہی ہیں اس لئے اس بار وہاں انتہائی
شدید سیلاب آنے کا یقینی خطرہ موجود ہے۔ ان دریاؤں میں چونکہ
ہر سال سیلاب آنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے حکومت پاکیشیا
نے بڑے بڑے شہروں کو متوقع سیلاب سے بچانے کے لئے
خاص جگہوں پر بند باندھے ہوئے ہیں۔ جن کی ان دنوں نہ صرف
مرمت ہوتی ہے۔ بلکہ ان کی باقاعدہ فوج نگرانی بھی کرتی رہتی
ہے۔ اگر ان میں سے کسی بند کو توڑ دیا جائے تو زیادہ سے
زیادہ ایک یا دو شہر یا اس کے ملحقہ علاقے سیلاب کی زد میں
آسکتے ہیں اور چونکہ پاکیشیا کے لوگ ہر سال سیلاب کا مقابلہ
کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے اس سے ان کے اندر کوئی ایسا
بحران پیدا نہیں ہو سکتا۔ جیسا ہم چاہتے ہیں۔ اور پھر وہ لوگ
ایسے وسائل اور مشینری ہر وقت تیار رکھتے ہیں۔ جس سے اس
ٹوٹے ہوئے بند کی فوری طور پر مرمت بھی کی جا سکتی ہے چنانچہ
ہم نے بجائے ان دریاؤں پر موجود پہلے سے کسی بند
کو توڑنے کے ایک بالکل ہی منفرد انداز سوچا۔ ہم نے اس
بڑے دریا کانڈس کا ایک پوائنٹ سلیکٹ کیا۔ اس پوائنٹ
پر اس دریا کی چوڑائی چار اعشاریہ چھ کلومیٹر ہے۔ اور یہ اس دریا
کی سب سے کم چوڑائی ہے۔ ہم نے منصوبہ بندی کی کہ اگر اس
پوائنٹ سے ذرا ہٹ کر زمین کے اندر انتہائی گہرائی میں جا
کر ایک ایسی سرنگ کھود دی جائے جو زمین کے نیچے ہی نیچے
ہوتی ہوئی اس دریا کو کراس کر جائے۔ پھر اس سرنگ کے

www.urdukorner.com

اس حصے کو جس کے اوپر دریا بہہ رہا ہے۔ تو جسیم سے بنی ہوئی ہالو وال تیار کر دی جائے۔ اور اس کے نیچے اور دونوں اطراف میں مخصوص لِفٹنگ آپریٹس فٹ کر دیئے جائیں۔ چنانچہ جب سیلاب اپنے پورے زور پر آئے۔ تو اس مخصوص لِفٹنگ مشینری کو آن کر دیا جائے گا۔ اور لِفٹنگ آپریٹس ہالو وال کو یک لخت اوپر کی طرف پوری قوت سے اٹھائیں گے۔ اس طرح ہالو وال زمین کی اس گہرائی سے اوپر دس فٹ فضا تک بلند ہو گی۔ یہ ہالو وال ظاہر ہے اس قدر مضبوط ہو گی کہ اس پر بڑے سے بڑا طاقتور بم بھی اثر نہ کرے گا۔ اس سے یہ ہو گا کہ سیلابی پانی کے خوف ناک ریلے ہالو وال کے ساتھ ٹکرا کر آگے دریا کے پاٹ میں بہنے کی بجائے دریا کے دونوں اطراف میں خوف ناک انداز میں بہنا شروع ہو جائیں گے۔ اور چونکہ پیچھے خوف ناک سیلاب ہو گا۔ اس لئے نہ ہی اس ہالو وال کو فوری طور پر توڑا جا سکے گا اور نہ ہی پانی کو روکا جا سکے گا۔ کیونکہ کانڈس کے منبع سے لے کر ہالو وال تک وہاں کوئی ڈیم بھی موجود نہیں ہے۔ چنانچہ پانی کے خوف ناک ریلے ہر چیز کو خس و خاشاک کی طرح بہاتے ہوئے اپنی نئی گزرگاہ بنائیں گے۔ اور اس گزرگاہ میں پاکیشیا کا دارالحکومت سب سے پہلے نشانہ بنے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی اہم فوجی چھاؤنی اور پھر پاکیشیا کے چار یا پانچ بڑے شہر اور ہزاروں کی تعداد میں چھوٹے قصبے اس کی زد میں آ جائیں گے۔ لاکھوں ایکڑ میں پھیلے

ہوئے مسلسل خوف ناک سیلاب کی وجہ سے یہ قصبے۔ ٹاؤن شہر سب کچھ فنا ہو کر رہ جائیں گے۔ لاکھوں افراد بے بسی کی موت مریں گے۔ فصلات تباہ ہو جائیں گی۔ چھاؤنیاں اور ان کے اندر موجود ہر قسم کے سٹور سب تباہ ہو جائیں گے۔ پانی کے خوف ناک ریلے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ شہروں کے شہر ختم ہو جائیں گے اور سیلاب کو روکنا حکومت پاکیشیا تو کیا پوری دنیا کے لئے مل کر بھی ناممکن ہو جائے گا۔ اس طرح پاکیشیا میں اس قدر خوف ناک بحران آ جائے گا کہ کاشیر کی طرف توجہ کرنا تو ایک طرف اس کا اپنا وجود ہی خطرے میں پڑ جائے گا۔ اور یہی ہم چاہتے ہیں" ــــ لارڈ ارسٹل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بے حد خوف ناک منصوبہ ہے اور قطعی منفرد انداز کا بھی ہے۔ اس لئے مجھے بھی یہ پسند آیا ہے۔ جس نے بھی یہ منصوبہ بنایا ہے۔ میں اس کے ذہن کی داد دیتا ہوں۔ لیکن اس سلسلے میں مجھے کیوں بلایا گیا ہے" ــــ کریگر نے اس طرح مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اس منصوبے کی ہولناکی کے تصور سے ہی اُسے بے پناہ مسرت محسوس ہو رہی ہو۔

"میں بتا رہا ہوں" ــــ لارڈ ارسٹل نے کہا۔ اس کے علاوہ باقی افراد خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"اس منصوبے کی ضروری ترامیم کے بعد حکومت گریٹ لینڈ نے منظوری دے دی اور یہ فیصلہ ہوا کہ ابتدائی

www.urdukorner.com

انتظامات ہم کریں جب کہ اصل منصوبہ بلیو لائن مکمل کرے گی کیونکہ اُسے اس ٹائپ کے منصوبوں میں مہارت حاصل ہے چنانچہ مزید حتمی معلومات حاصل کرنے کے لئے میں نے اپنے سیکشن کی سب سے ہوشیار ایجنٹ سوزن کرب کو پاکیشیا بھیجا اس نے وہاں کے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ اور سروے آف ارتھ ڈیپارٹمنٹ کے افسروں سے مل کر ضروری ریکارڈ حاصل کر کے ہمیں بھجوا دیا۔ جب کہ میرا پروگرام تھا کہ میں خود اپنی ایک پاکیشیائی ایجنٹ کے ساتھ وہاں جا کر اس پوائنٹ اور اس کے ارد گرد کے علاقے کا باقاعدہ سروے کروں۔ اور وہاں بلیو لائن کے افراد کے پہنچنے اور منصوبہ کی تکمیل کے ابتدائی انتظامات کروں۔ حکومت گریٹ لینڈ نے اس منصوبے کو خفیہ رکھنے کے لئے پاکیشیائی سفارت خانے کے ایک اہم افسر کے ذریعے حکومت پاکیشیا کے ساتھ ایک معاہدہ بھی کر لیا۔ اس معاہدے کے تحت حکومت گریٹ لینڈ نے یہ طے کیا کہ پاکیشیا کو متوقع سیلاب سے بچانے کے لئے کانڈس پر جگہ جگہ ایسے مضبوط بند تعمیر کئے جائیں جس سے سیلاب کا خطرہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ اور حکومت گریٹ لینڈ نے انسانی ہمدردی کی آڑ لیتے ہوئے اس کے مکمل اخراجات خود ادا کرنے کی آفر کی اور اسے امداد کا نام دیا۔ ظاہر ہے حکومت پاکیشیا اس پر بے حد خوش ہوئی اور اس نے باقاعدہ سرکاری طور پر حکومت گریٹ لینڈ کا شکریہ

بھی ادا کیا کہ وہ اس قدر انسانیت نواز کام کرنے کے لئے بھاری اخراجات اور امداد بھی دے رہی ہے اور کام بھی کر رہی ہے۔ اس طرح اس معاہدے کی آڑ میں ہم آسانی سے ہالو والی کا خوف ناک منصوبہ مکمل کر سکتے تھے۔ اور حکومت پاکیشیا یہ سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ اس کے ساتھ کیا بھلائی ہو رہی ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ میں وہاں جاتا۔ سوزن کرب کو پاکیشیا سیکرٹ سروس اور انٹیلی جنس کے لئے کام کرنے والا ایک خطرناک آدمی جس کا نام علی عمران ہے ٹکرا گیا۔ اور اس نے اس سے ایسی باتیں کیں جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اُسے اس زیرو سیکشن کے بارے میں علم ہو چکا ہے۔ اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ میں اس کا باس ہوں۔ اور یہ بھی کہ سوزن کرب کا تعلق زیرو سیکشن سے ہے۔ سوزن کرب نے مجھے ٹرانسمیٹر پر اس ساری بات چیت سے آگاہ کر دیا۔ میں تمہیں بات چیت کا ٹیپ سنواتا ہوں تاکہ تمہیں صحیح طور پر معلوم ہو سکے کہ کیا ہوا ہے" ۔۔۔ لارڈ ارسٹل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر موجود ایک جدید ٹائپ کے ٹیپ ریکارڈ کے چند بٹن پریس کئے دوسرے لمحے اس میں سے آواز برآمد ہوئی۔ "ہیلو ہیلو ۔۔۔ زیرو تھری کالنگ باس اوور" ۔۔۔ اور اس کے بعد باس جو کہ خود لارڈ ارسٹل تھا۔ اس کے ساتھ سوزن کی گفتگو کا ٹیپ چلتا رہا۔ کریگر خاموش بیٹھا یہ بات چیت سنتا رہا۔

جب بات چیت ختم ہو گئی تو لارڈ نے بٹن آف کر دیئے۔ پھر ہمیں کاشن ملا کہ سوزن کرب نے دانتوں میں موجود ایک مخصوص

www.urdukorner.com

قسم کا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی ہے۔ اس کیپسول میں ایسی وائرلیس
مشینری موجود تھی جو یہاں اپنے ریسیونگ سیٹ پر مخصوص کاشن
دے دیتی تھی۔ اور اس کیپسول کو چبانے والا فوری طور پر ہلاک ہو
جاتا تھا۔ اس کاشن کے ملنے سے مجھے معلوم ہو گیا کہ سوزن کرب
کو فوری طور پر اغوا کرنے کی کوشش کی گئی تاکہ اس پر تشدد کر
کے اس سے مشن کی تفصیلات حاصل کی جائیں اور سوزن کرب
نے تشدد سے بچنے کے لئے ریڈ کیپسول چبا کر خودکشی کر لی۔ ظاہر
ہے ان سارے واقعات کا کیا مطلب تھا۔ کہ یہ بات انٹیلی جنس
یا سیکرٹ سروس یا دونوں کے علم میں آچکی ہے کہ گریٹ لینڈ
کا زیرو سیکشن ان کے ملک میں کوئی مشن پورا کرنا چاہتا
ہے۔ اور یہ مشن پاکیشیا کے خلاف ہے۔ اور لازماً انہوں نے
یہ تحقیقات بھی کی ہوں گی کہ سوزن کرب کس کس سے ملتی رہی
ہے۔ اور اس نے کیا کیا ان سے حاصل کیا ہے۔ اس لئے ہو
سکتا ہے انہیں اس مواد کی مدد سے مشن کے لئے منتخب شدہ
پوائنٹس کا بھی علم ہو چکا ہو۔ چنانچہ میں نے ان سارے واقعات
کی اعلیٰ حکام کو رپورٹ کی۔ جس پر تفصیلی بات چیت کے بعد
یہ طے پایا کہ اب یہ منصوبہ زیرو سیکشن کی بجائے کرگر سیکشن
سرانجام دے گا۔ البتہ بلیو لائن ٹیکنیکل کام سرانجام دے
گا۔ چنانچہ تمہیں یہاں اس لئے بلایا گیا ہے۔ تاکہ یہ منصوبہ
تمہارے حوالے کر دیا جائے۔ اس کی مکمل فائل تمہارے
دفتر پہنچا دی جائے گی"۔۔۔ لارڈ آرسٹل نے تھکے تھکے

لہجے میں بات ختم کی اور پھر خاموش ہو گیا۔
"تم نے کوئی سوالات کرنے ہوں کرگر تو کھل کر کر سکتے ہو۔
حکومت گریٹ لینڈ بہرحال یہ منصوبہ ہر صورت میں مکمل کرنا
چاہتی ہے"۔۔۔ لارڈ آرسٹل کے خاموش ہوتے ہی برف کی
طرح سفید بالوں والے آدمی نے کرگر سے مخاطب ہو کر کہا۔
"کیا اس سوزن کرب کو معلوم تھا کہ اصل منصوبہ کیا ہے۔
میرا مطلب ہے مکمل تفصیلات مع اس پوائنٹ کے جس
پوائنٹ پر یہ منصوبہ بروئے کار لانا تھا"۔۔۔ کرگر نے کرخت
آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ وہ جان بوجھ کر کرخت آواز
میں نہ بول رہا تھا بلکہ فطری طور پر بھی اس کا لہجہ ایسا ہی تھا۔
"نہیں۔ اسے یہ علم نہیں تھا کہ اصل مشن کیا ہے اور اسے
کس طرح بروئے کار لانا ہے۔ البتہ وہ اس بات سے واقف
تھی کہ اس منصوبے کا خالق میرے سیکشن کا آدمی فرانک
ہے۔ اور یہ منصوبہ کس پوائنٹ پر بروئے کار آنا ہے"۔۔۔
لارڈ آرسٹل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ اصل منصوبہ بہرحال محفوظ ہے۔
صرف اس کا وہ پوائنٹ سامنے آچکا ہے۔ جہاں اس کی
تکمیل ہونی ہے۔ اور جس سیکشن نے اس کی تکمیل کرنی ہے۔
وہ بھی۔ تو آپ صاحبان نے اس سلسلے میں کوئی نیا پوائنٹ
کا انتخاب کیا ہے یا یہ بھی مجھے ہی کرنا ہو گا"۔۔۔ کرگر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"ہم نے سوزن کرب کی پہلے بھیجی ہوئی رپورٹوں کو تو ایک طرف رکھ دیا ہے۔ اور فوری طور پر پاکیشیا میں موجود گریٹ لینڈ کے ایجنٹوں کی مدد سے ایسی رپورٹوں کی تصدیق حاصل کر لی ہیں۔ جن کی مدد سے اس منصوبے کو نئے پوائنٹ پر مکمل کیا جا سکتا ہے۔ پہلا پوائنٹ پاکیشیا کے دارالحکومت سے دس کلومیٹر اوپر تھا۔ لیکن یہ نیا پوائنٹ دارالحکومت سے پچیس کلومیٹر اوپر ان پہاڑوں کے دامن میں منتخب کیا گیا ہے۔ جہاں سے کانڈس دریا اپنی پوری روانی پر آتا ہے۔ اس طرح اس منصوبے کی تکمیل کے بعد پہلے کی نسبت زیادہ وسیع رقبے میں خوفناک سیلاب پھیل جائے گا۔ اور زیادہ نقصانات ہوں گے اور یہ پوائنٹ پہلے پوائنٹ سے بہرحال اتنا دور ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا دھیان اس طرف جا ہی نہیں سکتا"۔۔۔ برف کی طرح سفید بالوں والے نے جواب دیا۔ اور ساتھ ہی اس نے سامنے رکھا ہوا ایک رول شدہ نقشہ اٹھایا۔ اور اُسے کھول کر میز پر بچھا دیا۔ پھر اس نے پنسل سے نشان لگا کر کریگر کو بتایا کہ پہلا پوائنٹ کہاں تھا۔ اور اب دوسرا پوائنٹ کہاں منتخب کیا گیا ہے۔

"لیکن سر۔ پہلے پوائنٹ کی زمین نرم تھی۔ وہاں آسانی سے سرنگ لگائی جا سکتی ہے۔ جب کہ اس پوائنٹ کی زمین پتھریلی ہے اور پہاڑی ہے۔ یہاں کیسے سرنگ لگائی جا سکتی ہے"۔۔۔ کریگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا بھی بندوبست کر لیا گیا ہے۔ اس پوائنٹ کے قریب

ہی آثار قدیمہ پر مبنی ایک تاریخی شہر باکشا کے کھنڈرات موجود ہیں۔ ماہرین آثار قدیمہ نے اس شہر کی کھدائیاں کر کے اُسے واضح کر دیا ہے۔ اور اب پوری دنیا کے سیاح اس قدیم شہر کے کھنڈرات دیکھنے جاتے رہتے ہیں۔ اس شہر کی کھدائی کے دوران ایک ایسی بڑی سرنگ کا بھی پتہ چلا تھا جو نیچے ہی نیچے کافی گہرائی میں آگے بڑھ کر ایک اور قدیم شہر سوراجیا سے جا ملتی تھی۔ یہ سرنگ خاصی طویل بھی ہے اور چوڑی بھی۔ اور یہ سرنگ کانڈس دریا کے پاٹ کے نیچے سے گزرتی ہے۔ اس سرنگ کے دونوں دھانوں کو شروع سے ہی بند کر دیا گیا تھا تاکہ عوام اس کے اندر داخل نہ ہو سکیں۔ اور دلچسپ بات یہ ہے کہ حکومت پاکیشیا اور اس کے محکمہ آثار قدیمہ کو بھی اس سرنگ کا علم نہیں ہے۔ اس شہر کی کھدائی گریٹ لینڈ کے مشہور ماہر آثار قدیمہ سر نیلسن نے کی تھی۔ اور انہوں نے اپنی ذاتی ڈائری میں اس کا ذکر بھی کیا تھا۔ اور اس کا نقشہ بھی بنایا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ جب دوسرے قدیم شہر سوراجیا کی کھدائی مکمل کر لی جائے گی تب اس سرنگ کو کھولا بھی جائے گا اور اسے دنیا پر ظاہر بھی کیا جائے گا۔ لیکن پھر موت نے انہیں فرصت نہ دی۔ اس طرح یہ سرنگ ان کی ڈائری کے اوراق میں ہی رہ گئی۔ یہ ڈائری اب گریٹ لینڈ کے ہی ایک اور ماہر آثار قدیمہ اور سر نیلسن کے لڑکے سر ہنری فریڈ کے قبضے میں ہے۔ اور سر ہنری فریڈ حکومت پاکیشیا کی منظوری سے پہلے ہی باکشا میں سوراجیا کی کھدائی میں مصروف ہیں۔ ہم نے اس پوائنٹ کا انتخاب اس سرنگ کی وجہ

www.urdukorner.com

سے ہی کیا ہے۔ کیونکہ اعلیٰ حکام کی میٹنگ کے دوران جب اس پر تفصیل سے بات چیت ہوئی تو سر ہنری فریڈ کے صاحب زادے جیکب فریڈ بھی میٹنگ میں شامل تھے۔ وہ بھی اپنے والد سر ہنری فریڈ کے ساتھ آثار قدیمہ پر کام کرتے رہے ہیں۔ اس لئے انہیں اس سرنگ کا علم تھا۔ چنانچہ ہم نے فوری طور پر پاکشا سے سر ہنری فریڈ کو طلب کیا ـــــ اور سر ہنری فریڈ نے جب اس سرنگ کی مکمل تصدیق کر دی۔ تب یہ پوائنٹ منتخب ہوا۔ اور سر ہنری فریڈ بھی اس میٹنگ میں موجود ہیں" ـــــ برف کی طرح سفید بالوں والے نے لارڈ ارسٹل کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک چھوٹے قد اور بھاری جسم کے ادھیڑ عمر آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ سر ہنری۔ جس پوائنٹ پر یہ منصوبہ مکمل ہوتا ہے۔ وہاں دریا کی چوڑائی کتنی ہے" ـــــ کریگر نے چونک کر سر ہنری فریڈ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" صرف تین کلومیٹر کے لگ بھگ ہے" ـــــ سر ہنری فریڈ نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ گڈ۔ یہ تو اور بھی کم ہے۔ لیکن سر۔ اس مشن کے لئے ہیوی مشینری بھی چاہیئے۔ اور بے شمار افراد بھی اس مشن پر کام کریں گے اور وقت بھی بے حد کم ہے۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس روز کے اندر تمام تیاریاں مکمل بھی کر لینی ہیں۔ تاکہ جب سیلاب اپنے پورے عروج پر ہو مشن مکمل کر دیا جائے۔ یہ سارا کام اتنی محدود مدت میں اور پاکیشیائی انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس کی

نظروں سے اوجھل رہ کر کیسے کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یا انٹیلی جنس اس بارے میں چوکنا بھی ہو چکی ہو کہ گریٹ لینڈ ان کے خلاف کوئی مشن مکمل کرنے والا ہے۔ ظاہر ہے اب وہ گریٹ لینڈ سے جانے والے ہر شخص کی مکمل نگرانی کریں گے" ـــــ کریگر نے کہا۔

" اس کا بھی انتظام کر لیا گیا ہے۔ اب آثار قدیمہ کی کھدائی جدید زمین مشینوں سے کی جاتی ہے اور سوراجیا کی کھدائی کا ابتدائی کام کافی عرصے سے مکمل ہو چکا ہے۔ کچھ مشینری وہاں پہلے ہی پہنچ چکی ہے۔ باقی ابھی جانی بھی ہے۔ اور اس کی تنصیب بھی ہونی ہے۔ ہلو دال قائم کرنے والی مشینری بھی تقریباً آثار قدیمہ کی کھدائی کرنے والی مشینری سے ملتی جلتی ہے۔ اس لئے یہ مشینری اور اس کے مخصوص ماہرین کو آثار قدیمہ کی مشینری اور ماہرین کے ساتھ شامل کر کے پاکیشیا پہنچا دیا گیا ہے۔ اور پاکیشیائی حکام نے اسے چیک کر کے اس کی باقاعدہ کلیرنس بھی کر دی ہے۔ عام مشینری تو اس قدیم شہر پر نصب کی جائے گی۔ جب کہ اصل مشینری سرنگ کے اندر۔ اور کسی کو آخر تک اس کا علم تک نہ ہو سکے گا" ـــــ اسی برف کی طرح سفید بالوں والے نے کہا۔

" تو جب سب کام پہلے ہی مکمل ہو چکے ہیں تو میں نے اور میرے سیکشن نے کیا کرنا ہے" ـــــ کریگر نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

" تمہارے ذمہ دو کام ہوں گے۔ ایک تو سوراجیا پر اس

www.urdukorner.com

بات کی نگرانی کہ کام صحیح رفتار سے اور صحیح انداز میں ہو رہا ہے یا نہیں۔ دوسرا اگر کسی طرح بھی پاکیشیائی حکام یا سیکرٹ سروس یا انٹیلی جنس کو اس مشن کے بارے میں بھنک پڑ جائے تو تم نے انہیں مشن کی تکمیل تک اس طرح روکنا ہے کہ گریٹ لینڈ کا مشن مکمل ہو سکے۔ ہم سر ہنری فریڈ اور ان کے ساتھیوں کو اس مشن سے واقعی لاتعلق رکھنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اگر ان کا تعلق ثابت ہو گیا تو پھر یہ ساری تباہی گریٹ لینڈ کے کھاتے میں پڑ جائے گی۔ اور اگر ایسا ہو گیا تو گریٹ لینڈ کے خلاف پوری دنیا اٹھ کھڑی ہو گی۔ اور گریٹ لینڈ بین الاقوامی سیاسی پیچیدگیوں کے بھنور میں پھنس جائے گا۔ زیرو سیکشن تو پرانا سیکشن ہے۔ اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس یقیناً اس سے واقف ہو گی لیکن تمہارا سیکشن ابھی حال ہی میں قائم ہوا ہے اور ابھی بیرونی دنیا کو اس سیکشن کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے اور سیکشن کے قیام سے اب تک کے قلیل عرصے میں تم نے اور تمہارے سیکشن نے ایسے کارنامے سرانجام دیئے ہیں کہ حکومت گریٹ لینڈ کو یقین ہے کہ تم اس مشن کو بھی مکمل کر لو گے"۔۔۔ سفید بالوں والے نے کہا۔

" تو ٹھیک ہے۔ میں دارالحکومت میں رک کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ختم کرنے کا مشن مکمل کرتا ہوں۔ اس طرح دو اہم کام بیک وقت مکمل ہو جائیں گے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بھی خاتمہ ہو جائے گا اور اس کی توجہ بھی اصل مشن کی طرف نہ جا

سکے گی"۔۔۔ کریگو نے کہا۔

" نہیں۔ حکومت گریٹ لینڈ کسی طرح بھی اس مشن کے ساتھ اپنا تعلق ثابت نہیں ہونے دینا چاہتی۔ ورنہ تو تمہیں یہ سب تفصیلات بتائے بغیر صرف سیکرٹ سروس کے خاتمے کا مشن دے کر دارالحکومت بھیج دیا جاتا۔ تم نے پاکیشیا میں کبھی کام نہیں کیا۔ اس لئے تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ اس لئے ہم اس مشن کی تکمیل تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کو سرے سے چھونا ہی نہیں چاہتے۔ اور اس لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ لارڈ ارسٹل اپنی پاکیشیائی ایجنٹ نواب زادی درخشندہ کے ساتھ اب وہاں نہ جائیں گے۔ تاکہ گریٹ لینڈ کا اس مشن سے کسی طرح بھی کوئی تعلق ثابت نہ ہو سکے۔ سفید بالوں والے نے سخت لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ مشن مکمل ہو جائے گا۔ اگر بالفرض محال پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علم ہو بھی گیا تب بھی مشن مکمل ہو گا۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ کریگر کے بازوؤں میں اتنا دم خم موجود ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو روک سکے"۔۔۔ کریگو نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" او۔کے۔ اب باقی تفصیلات لارڈ ارسٹل۔ سر ہنری فریڈ اور آپ مل کر طے کریں گے"۔۔۔ سفید بالوں والے سر جیمز سیکرٹری داخلہ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور ان کے اٹھتے ہی باقی افراد بھی احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔

www.urdukorner.com

سوزن کرب نے دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول اس
وقت ہی چبا لیا تھا۔ جب صفدر نے ہاشم روڈ پر اس کی
ٹیکسی کو جبراً روک کر اُسے اغوا کرنا چاہا تھا۔ اس طرح وہ بغیر کچھ
بتلائے ہی ہلاک ہو گئی تھی۔ جب کہ سلام خان سے بھی مزید کچھ
حاصل نہ ہو سکا۔ وہ بھی صرف اتنا ہی بتا سکا تھا کہ سوزن کرب
نے اُسے اپنے حُسن کے جال میں پھنسا کر اس سے رپورٹ مانگی
تھی جو اس نے رات کو اس کے حوالے کرنی تھی۔ چونکہ سلام خان
نے فی الحال رپورٹ نہ دی تھی۔ صرف وعدہ کیا تھا۔ اس لئے
عمران نے اُسے غداری کے الزام میں موت کی سزا دینے کی
بجائے صرف نوکری سے برخواست کرا دیا تھا۔ سوزن کرب
جن جن افراد سے ملی تھی۔ اور جس جس سے اس نے رپورٹیں
حاصل کی تھیں وہ سب افراد بھی اس جرم میں اپنی اپنی نوکریوں

ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ لیکن اس ساری کارروائی کے باوجود یہ علم نہ
تھا کہ زیرو سیکشن کا اصل مشن کیا ہے۔ کارس کر اس اور کامل
بھی تفصیلی چیکنگ کر لی گئی تھی لیکن وہاں بھی کوئی خاص چیز
منے نہ آئی تھی۔ اس لئے ایک لحاظ سے یہ ساری کارروائی بے سود
ثابت ہوئی تھی۔ کئی روز گزر چکے تھے لیکن نواب زادی رخشندہ
گریٹ لینڈ سے واپس نہ آئی تھی۔ گریٹ لینڈ کے فارن
نٹ مسلسل ہی رپورٹ دے رہے تھے۔ کہ نوابزادی رخشندہ
بھی کبھار لارڈ ادرسٹل کے ساتھ دیکھی جاتی ہے۔ ورنہ زیادہ تر
کنگ کلب میں ہی مصروف رہتی ہے۔ چنانچہ ایک لحاظ سے
کیس ختم ہو چکا تھا۔ البتہ عمران نے بلیک زیرو سے یہ کہہ دیا تھا،
جب بھی نواب زادی رخشندہ کی پاکیشیا آنے کی اطلاع ملے
کسی ممبر کو اس کی نگرانی پر لگا دے۔ لیکن کئی روز گزر چکے تھے
ور نواب زادی رخشندہ وہیں گریٹ لینڈ میں ہی موجود تھی۔
چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس فی الحال کوئی کیس نہ تھا۔ اس لئے
عمران بھی دانش منزل کم ہی آتا تھا۔ اور بلیک زیرو کے لئے یہ
دن بہت کٹھن ہوتے تھے۔ یہ اُسے اس طرح گزارنے پڑتے تھے۔
جیسے اُسے کسی نے قید تنہائی کی سزا دے دی ہو۔ لیکن چونکہ
اس کی موجودگی دانش منزل میں ضروری ہوتی تھی۔ اس لئے وہ
بہرحال دانش منزل سے کم ہی باہر جاتا تھا۔ اور فارغ دنوں
میں وہ زیادہ تر لائبریری میں بیٹھ کر مختلف سیکرٹ ایجنٹوں اور
مجرموں کی فائلوں کو ہی پڑھتا رہتا تھا۔ یا پھر مختلف موضوعات پر

www.urdukorner.com

کتابیں پڑھتا رہتا تھا۔ اس وقت بھی وہ لائبریری میں آرام کرسی پر نیم دراز ایک کتاب پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس فون کا لنک آپریشن روم والے مخصوص فون سے تھا۔

"ایکسٹو" ـــــ بلیک زیرو نے رسیور اٹھاتے ہی مخصوص لہجے میں کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب" ـــــ دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"یس ـــ کیا بات ہے" ـــ بلیک زیرو نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"سر، میں نے سوزان کرب کو کامل نگر کے بارے میں سروے آف آرتھ ڈیپارٹمنٹ کی مخصوص رپورٹ مہیا کرنے والے سیکشن آفیسر انجم زاہدی سے تفصیلی بات چیت کی ہے اُسے اس جرم میں نوکری سے برخاست کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ میں نے اس سے دوستی لگائی اور اُسے یہ یقین دلایا کہ میں اس کا ہمدرد ہوں اور میرے تعلقات ایسے ہیں کہ میں اُسے دوبارہ نوکری پر بحال کرا سکتا ہوں۔ میں نے اُسے بتایا کہ میرا تعلق صدر مملکت کی خصوصی معائنہ ٹیم سے ہے۔ لیکن اس کے لئے میں نے اس سے یہ شرط لگائی کہ وہ سوزان کرب سے ہونے والی ہر قسم کی بات چیت پوری تفصیل سے مجھے بتا دے۔ اس نے پہلے تو وہی کچھ بتایا جو وہ پہلے بتا چکا تھا۔ لیکن چونکہ اس شخص نے

سوزان کرب کے ساتھ کئی دن گہرے تعلقات رکھے تھے۔ اس لئے مجھے یقین تھا کہ کوئی نہ کوئی ایسی بات سامنے آجائے گی جس سے سوزان کرب کے اصل مشن کا کلیو مل جائے گا۔ چنانچہ میں نے جدوجہد جاری رکھی اور اس سے کئی تفصیلی نشستیں ہوئیں۔ آج کی نشست میں اس نے ایک نئی بات بتائی ہے کہ سوزان کرب نے اُسے کہا تھا کہ وہ یہ تمام ریکارڈ اس لئے اکٹھا کر رہی ہے تاکہ پاکیشیا میں آنے والے سیلابوں سے پاکیشیا کا مکمل تحفظ کیا جا سکے۔ اس کے انجم زاہدی کے بقول جب اس نے سوزان کرب کو بتایا کہ حکومت گریٹ لینڈ سے تو اس سلسلے میں باقاعدہ حکومت پاکیشیا کا معاہدہ ہو چکا ہے اور مطلوبہ ریکارڈ سرکاری طور پر انہیں بھیجا جا چکا ہے، اور اس نے حکومت گریٹ لینڈ کی انسانیت نوازی اور ہمدردی کی تعریف کی تو سوزان کرب نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا کہ جلد ہی پاکیشیائیوں کو پتہ چل جائے گا کہ سیلاب دراصل ہوتا کیا ہے۔ فرانک نے کام ہی ایسا کیا ہے۔ اور حکومت گریٹ لینڈ ان سے کیا بھلائی کرنا چاہتا ہے۔ اس کے بعد بات کا موضوع بقول انجم زاہدی بدل گیا" ـــــ صفدر نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"پھر تم نے اس بات سے کیا نتیجہ نکالا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"سر، میرا خیال ہے کہ حکومت گریٹ لینڈ اس معاہدہ کی آڑ میں پاکیشیا کے خلاف کوئی بھیانک کھیل کھیلنے کی کوشش

www.urdukorner.com

کر رہی ہے "۔۔۔ صفدر نے قدرے ہچکچاتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خود بھی ذہنی طور پر ابھی واضح نہیں ہے۔

" تم اس انجم زاہدی کو مزید ٹٹولو۔ شاید کوئی واضح بات سامنے آجائے۔ بہرحال میں چیک کر دوں گا کہ اس معاہدے کے بعد کیا پیش رفت ہوئی ہے "۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ بلیک زیرو نے صرف صفدر کا دل رکھنے کے لئے اُسے یہ بات کہہ تو دی تھی لیکن اس کے ذہن کے مطابق یہ کوئی ایسی بات نہ تھی جس پر وہ مزید تحقیقات کرتا۔ کیونکہ حکومتوں کے درمیان معاہدے کے بعد ظاہر ہے۔ ہر کام دونوں حکومتوں کی زیرنگرانی ہی مکمل ہونا تھا۔ اس لئے کسی گڑبڑ کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا البتہ فرانک کے نام نے اُسے ضرور چونکا دیا تھا۔ بہرحال وہ سوچنے ضرور لگ گیا تھا۔ کہ یہ فرانک کون ہے اور اس کا پاکیشیا میں آنے والے سیلابوں سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ کافی دیر تک وہ سوچتا رہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ گریٹ لینڈ میں موجود پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ فارلیک کو کال کر رہا تھا۔

" فارلیک سپیکنگ "۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی فارلیک کی آواز سنائی دی کیونکہ جو نمبر ایکسٹو نے ڈائل کیا تھا وہ اس کا اسی خاص نمبر تھا۔

" ایکسٹو "۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر "۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

" زیرو سیکشن میں جس کا چیف لارڈ ارسٹل ہے۔ کوئی آدمی فرانک بھی کام کرتا ہے "۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

" سر مجھے معلوم نہیں لیکن اگر آپ کہیں تو میں معلوم کر سکتا ہوں" دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کتنی دیر لگے گی تمہیں معلوم کرنے میں "۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

" سر۔ دو تین گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے۔ لارڈ ارسٹل کی لیڈی سیکرٹری میری فرینڈ ہے۔ اس سے ملاقات کرنی ہو گی پھر آسانی سے معلوم ہو جائے گا "۔۔۔ فارلیک نے جواب دیا۔

" او۔ کے۔ اُس سے معلوم کرو۔ اور اگر اس نام کا کوئی آدمی ہو تو پھر یہ بھی معلوم کرو کہ اس نے حال ہی میں پاکیشیا کے خلاف کوئی خاص منصوبہ بندی تو نہیں کی۔ خاص طور پر پاکیشیا کے دریاؤں میں آنے والے سیلاب سے متعلق "۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" یس سر "۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور بلیک زیرو نے رسیور کریڈل پر رکھا اور دوبارہ کتاب اٹھا کر مطالعے میں مصروف ہو گیا۔

اُسے مطالعہ کرتے ہوئے ایک گھنٹے سے زیادہ ہو گیا تھا کہ

www.urdukorner.com

ساتھ ہی میز پر رکھے ہوئے باکس میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ اور بلیک زیرو یہ آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اس کاشن کا مطلب تھا کہ گیٹ پر کوئی موجود ہے۔ اس نے باکس کا بٹن دبا کر اُسے خاموش کیا اور پھر کتاب رکھ کر وہ لائبریری سے نکل کر آپریشن روم میں پہنچ گیا۔ وہاں آکر اُسے معلوم ہوا کہ گیٹ پر عمران ہے تو اس نے گیٹ کھولنے والا مخصوص بٹن دبا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران مسکراتا ہوا آپریشن روم میں داخل ہوا۔

" سو رہے تھے شاید " ___ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ لائبریری میں تھا " ___ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" وہاں سلیمان والے رسالے تو اکٹھے نہیں کر رکھے ۔ کیونکہ تمہاری آنکھیں خمار آلود سی لگ رہی ہیں " ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔

" جی نہیں۔ مجھے ایسا کوئی شوق نہیں۔ میں تو پاکیشیائی آثار قدیمہ پر ایک تحقیقی کتاب پڑھ رہا تھا " ___ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" بات تو ایک ہی ہوئی۔ سلیمان آثار جدیدہ کی زیارت کرتا ہے تم آثار قدیمہ کی۔ اس میں بھی تو اسی قسم کے ہی فوٹو اور خاکے ہوتے ہیں۔ بس نیچے لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ ہزاروں سال پرانے ہیں " ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" آپ نے تو سوزن کرب والا کیس ختم کر دیا ہے۔ لیکن صفدر ابھی تک اس کے پیچھے لگا ہوا ہے " ___ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" سوزن کرب۔ جو اس کے ہاتھوں مری ہے۔ تو اس نے اب گڑے مردے اکھاڑنے ہی ہیں۔ بہرحال کیا رپورٹ دی ہے اس نے کوئی خاص بات " ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو نے اس کی دی ہوئی رپورٹ تفصیل سے بتا دی۔

" اوہ اوہ۔ یہ تو واقعی انتہائی اہم بات ہے۔ خوفناک سیلاب آنے کا موسم ہے۔ اور سیلاب واقعی یہاں بے پناہ تباہی پھیلا سکتے ہیں " ___ عمران نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" لیکن حکومت گریٹ لینڈ اور حکومت پاکیشیا کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے وہ تو سیلابوں سے تحفظ کا ہے نہ کہ سیلاب سے تباہیاں پھیلانے کا۔ اور ظاہر ہے دونوں ملکوں کے ماہرین نے مل کر ہی منصوبہ بندی کی ہو گی " ___ بلیک زیرو نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہیں کسی پہلو پر کوئی گڑبڑ ہو۔ مجھے سر سلطان سے کہہ کر اس معاہدے کی پوری تفصیل منگوانی پڑے گی " ___ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" مجھے اس فرانک نام نے چونکایا تھا۔ چنانچہ میں نے فارن ایجنٹ فارلیک کے ذمے لگا دیا ہے کہ وہ یہ معلوم کر کے رپورٹ کرے کہ کیا واقعی زیرو سیکشن میں کوئی فرانک نام کا آدمی ہے۔ اور اگر ہے تو کیا اس نے پاکیشیا کے لئے کوئی منصوبہ بنایا

www.urdukorner.com

ہے۔ اس نے بتایا ہے۔ کہ لارڈ ڈارسٹل کی پرائیویٹ سیکرٹری اس کی فرینڈ ہے۔ اس سے ملاقات کر کے وہ دو تین گھنٹوں بعد رپورٹ دے گا" ـــــ بلیک زیرو نے مزید بتاتے ہوئے کہا۔

" گڈ شو۔ یہ تم نے بہت اچھا کیا ہے۔ واقعی سوزن کرب کو اگر کسی منصوبہ کا علم تھا تو یہ منصوبہ یقیناً زیرو سیکشن میں ہی بنایا گیا ہو گا" ـــــ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور بلیک زیرو کا چہرہ کھل اٹھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ہیلو سر۔ فارلیک سپیکنگ" ـــــ فارن ایجنٹ فارلیک کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سر۔ لارڈ ڈارسٹل کی پرائیویٹ سیکرٹری سے خلافِ توقع جلدی ملاقات ہو گئی۔ اس لئے جلدی رپورٹ دے رہا ہوں۔ لیڈی سیکرٹری نے بتایا ہے کہ فرانک زیرو سیکشن کے چیفس میں سے ایک ہے۔ اس نے لارڈ ڈارسٹل کے کہنے پر کوئی منصوبہ بھی تیار کیا تھا۔ یہ منصوبہ سیلابوں کے بارے میں تھا۔ لیکن پھر اچانک اس مشن کو ختم کر دیا گیا ہے" ـــــ فارلیک نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" یہ فرانک کہاں رہتا ہے۔ اس کا حلیہ وغیرہ" ـــــ عمران نے پوچھا۔

" سر یہ بات تو میں نے نہیں پوچھی" ـــــ فارلیک نے شرمندہ

سے لہجے میں کہا۔

" سنو۔ اس فرانک کو چیک کر کے اسے اغوا کر کے کہیں لے جاؤ۔ اور پھر اس پر تشدد کر کے اس سے منصوبے کے بارے میں مکمل تفصیلات حاصل کرو۔ اپنے ساتھ دوسرے ایجنٹوں کو بھی شامل کر لو۔ مجھے مکمل تفصیلات چاہئیں اور فوری" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر" ـــــ دوسری طرف سے فارلیک نے جواب دیا۔

" جس قدر جلد ہو سکے تمام معلومات حاصل کر کے مجھے کال کرو۔ وہ سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ اس لئے پوری طرح محتاط رہنا اور اس پر تشدد یہ بات سامنے رکھ کر کرنا کہ وہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے" عمران نے اسے مزید تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ میں سمجھتا ہوں سر" ـــــ دوسری طرف سے فارلیک نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" اس کا مطلب ہے کوئی نہ کوئی گڑبڑ واقعی ہے" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" لیکن لیڈی سیکرٹری نے بتایا ہے کہ منصوبہ ختم کر دیا گیا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

" حکومتوں کے خلاف تیار کئے گئے منصوبے اتنی آسانی سے ختم نہیں کئے جاتے بلیک زیرو۔ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے سیٹ اپ بدل دیا ہو۔ اور یقیناً ایسا سوزن کرب کی موت کی اطلاع ملنے کے بعد کیا گیا ہو گا" ـــــ عمران نے کہا اور

www.urdukorner.com

بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کافی دیر تک سوچتا رہا۔ پھر اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" براڈ دے ہاؤس " ___ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" الفرڈ مرفی سے بات کراؤ۔ میں اس کا ایک دوست مارٹن بول رہا ہوں ویسٹرن کارمن سے " ___ عمران نے ویسٹرن کارمن کے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" پانچ منٹ بعد دوبارہ رنگ کریں پلیز " ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" یہ الفرڈ مرفی۔ وہی تو نہیں جو گریٹ لینڈ کے سنٹرل سیکرٹریٹ میں کوئی اہم عہدے دار ہے " ___ بلیک زیرو نے کہا۔

" وہ سیکرٹری داخلہ سر جیمز کا پرائیویٹ سیکرٹری ہے۔ اور گریٹ لینڈ کی تمام سیکرٹ ایجنسیاں سر جیمز کے تحت ہی کام کرتی ہیں " ___ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر گھڑی پر وقت دیکھ کر اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا۔ اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ براڈ دے ہاؤس " ___ ایک بار پھر وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

" الفرڈ مرفی سے بات کرائیں۔ میں ویسٹرن کارمن سے مارٹن بول رہا ہوں " ___ عمران نے دوبارہ ویسٹرن کارمن کے لہجے

میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" بات کریں وہ فون روم میں موجود ہیں " ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

" ہیلو۔ الفرڈ مرفی بول رہا ہوں " ___ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" الفرڈ مرفی۔ کیا فون محفوظ ہے " ___ عمران نے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ عمران تم۔ ایک منٹ " ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد دوبارہ الفرڈ مرفی کی آواز سنائی دی۔

" ہاں۔ اب بات کرو۔ کیا بات ہے۔ کیسے فون کیا ہے " ___ الفرڈ مرفی نے کہا۔

" میرے پاس ایک ہزار ڈالر فالتو پڑے ہوئے تھے۔ تم جانتے ہو۔ میں تو درویش منش آدمی ہوں۔ میں نے سوچا کیوں نہ یہ ایک ہزار ڈالر اپنے دوست کو بھجوا دوں۔ کام ہی آ جائیں گے " ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" واقعی مجھے آج کل ضرورت بھی بے حد ہے۔ بولو کیسے مل سکتے ہیں۔ یہ ایک ہزار ڈالر " ___ الفرڈ مرفی نے بڑے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

" میں نے سنا ہے۔ سر جیمز آج کل پاکیشیا کے خلاف کسی خاص منصوبے میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں " ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"کمال ہے۔ تم ہزاروں میل دور بیٹھے اس قدر ٹاپ سیکرٹ کیسے سونگھ لیتے ہو" ـــــ الفرڈ مرفی کی حیرت میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جس طرح تم ہزاروں میل کے فاصلے سے ڈالروں کی بُو سونگھ لیتے ہو" ـــــ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور الفرڈ مرفی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"مجھے تفصیلات کا تو علم نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے عمران صاحب البتہ اتنا معلوم ہے کہ زیرو سیکشن کا لارڈ ارسٹل پاکیشیا کے خلاف کسی خاص منصوبے پر عمل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن پھر اس نے معذوری کا اظہار کر دیا۔ اس کے بعد بڑی تفصیلی میٹنگز ہوتی رہیں اور آخری میٹنگ دو روز پہلے ہوئی ہے۔ اس میٹنگ میں لارڈ ارسٹل کے علاوہ ایک نئے سیکشن کریگر سیکشن کا چیف کریگر بھی شامل ہوا ہے۔ اور جہاں تک میں نے سونگھا ہے لارڈ ارسٹل والا منصوبہ اب کریگر کے ذمے لگایا گیا ہے۔ بس اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں" ـــــ الفرڈ مرفی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ منصوبہ دراصل ہے کیا" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ وہاں تک میری تو کیا کسی کی بھی رسائی نہیں ہو سکتی۔ سر جیز انتہائی اصول پسند آدمی ہیں" ـــــ مرفی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس آخری میٹنگ میں یہ صرف تین افراد ہی تھے یا کوئی اور بھی تھا" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"ایک اور صاحب شریک تو ہوئے ہیں۔ لیکن ان کے حدود اربعہ کا علم نہیں ہو سکا" ـــــ مرفی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کریگر صاحب کے حدود اربعہ کا تو علم ہو گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"زیادہ معلوم نہیں ہے۔ صرف سنی سنائی حد تک بتا سکتا ہوں کہ انتہائی تیز طرار قسم کا ایجنٹ ہے۔ پہلے یہ انٹی فارن ایجنسی میں کام کرتا تھا۔ اب اسے علیحدہ سیکشن بنا کر دیا گیا ہے" ـــــ مرفی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے اگر کبھی دیکھا ہو تو اس کا حلیہ وغیرہ بتا دو" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"تم نے ایک ہزار ڈالر میں ہی پورے گریٹ لینڈ کی معلومات حاصل کرنے کی ٹھان لی ہے" ـــــ مرفی نے کہا۔

"چلو۔ ایک ہزار اور بھی بھجوا دوں گا کسی دوست سے مانگ کر" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مرفی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایک بار دیکھا ہے۔ اس لئے عام سا حلیہ تو بتا سکتا ہوں زیادہ تفصیل سے نہ بتا سکوں گا۔ اس کا قد لمبا جسم انتہائی سڈول ہے۔ حلیہ بھی نوٹ کر لو" ـــــ دوسری طرف سے مرفی نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔

www.urdukorner.com

"او۔ کے مرفی۔ کل تک رقم تمہارے بنک اکاؤنٹ میں پہنچ جائے گی۔ فکر نہ کرو۔ تمہارا بنک اکاؤنٹ مجھے یاد ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور ریسیور رکھ کر اس نے ایک طرف رکھے ہوئے پیڈ کو اپنی طرف گھسیٹا اور جیب سے قلم نکال کر اس نے اس پر مرفی کا بنک اکاؤنٹ نمبر اور بنک کا نام اور شاخ وغیرہ لکھ کر بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔

"اس اکاؤنٹ میں دو ہزار ڈالر جمع کرا دو"۔۔۔ عمران نے قلم بند کر کے واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"صفدر نے واقعی کام دکھایا ہے بلیک زیرو۔ ہم تو خواہ مخواہ مطمئن ہو کر بیٹھ گئے تھے۔ یہاں تو کوئی لمبا چکر چلایا جا رہا ہے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"فارلیک کی طرف سے جیسے ہی رپورٹ ملے مجھے فوراً فلیٹ پر اطلاع دینا۔ میں اس دوران سر سلطان سے اس معاہدے کی کاپی منگوا کر دیکھتا ہوں۔ میرا خیال ہے۔ اس معاہدے کی آڑ میں حکومت گریٹ لینڈ کوئی گھناؤنا کھیل کھیلنا چاہتی ہے۔ اس لئے معاہدے کی تفصیلات کا ہمیں علم ہونا چاہیئے"۔۔۔ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن دروازے کے قریب رک کر وہ واپس آیا۔ اور بلیک زیرو اسے اس طرح مڑتے دیکھ کر چونک پڑا۔ لیکن عمران نے کرسی پر بیٹھ کر ریسیور اٹھایا اور جولیا کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ایک حلیہ نوٹ کرو"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے مرفی کا بتایا ہوا حلیہ تفصیل سے بتانا شروع کر دیا۔

"حلیہ نوٹ کر لیا ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یس سر"۔۔۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ گریٹ لینڈ کے ایک سیکرٹ ایجنٹ کا حلیہ ہے۔ جس کا نام کریگر ہے۔ یہ پاکیشیا کے خلاف کوئی مشن مکمل کرنا چاہتا ہے۔ چونکہ یہ نیا ایجنٹ ہے۔ اور پہلی بار پاکیشیا آ رہا ہے یا آیا ہو گا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس نے میک اپ کرنے کا سوچا ہی نہ ہو۔ تمام ممبرز کی ڈیوٹی لگا دو۔ کہ وہ دارالحکومت کے تمام ہوٹلوں میں اسے چیک کریں۔ کیپٹن شکیل سے کہنا کہ وہ ائیرپورٹ پر چیک کرے کہ کیا کریگر نام کا کوئی آدمی گریٹ لینڈ سے آیا ہے یا نہیں۔ اگر نہ آیا ہو تو وہ ائیرپورٹ ہی پر رہے۔ اور گریٹ لینڈ سے آنے والی ہر فلائٹ کو چیک کرے"۔۔۔ عمران نے اسے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا نے کہا اور عمران نے ریسیور رکھ کر ایک طرف رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے

www.urdukorner.com

اس کا بٹن آن کر کے ٹائیگر کو کال کرنا شروع کر دیا۔

"یس سر۔ ٹائیگر اٹنڈنگ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔ اور عمران نے اُسے کریگر کا حلیہ تفصیل سے بتا کر اُسے تلاش کرنے کا حکم دیا۔

"یس۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے ساتھ ساتھ تم نے زیر زمین دنیا میں ان افراد کی نگرانی بھی کرنی ہے جن کا کسی نہ کسی طرح تعلق گریٹ لینڈ سے بنتا ہو۔ ہو سکتا ہے۔ یہ کریگر خود سامنے آنے کی بجائے یہاں کے کسی مقامی گروپ کو سامنے لے آئے اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس اوور"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور ایک بار پھر کرسی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کریگو ایک چھوٹے سے کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ایک چھوٹی سی دفتری میز تھی۔ جس پر چند رجسٹر رکھے ہوئے تھے۔ میز کی دوسری طرف دو کرسیاں تھیں۔ اور نیچے فرش پر ایک پرانی سی دری بچھی ہوئی تھی۔ کریگر کے جسم پر بھی ایک سادہ سا سوٹ تھا۔ اور اس کمرے کے باہر بورڈ پر لیبر سپروائزر کے الفاظ درج تھے۔ کریگر ہر ہنری فریڈ کے ساتھ ہی گریٹ لینڈ سے پاکیشیا پہنچا تھا۔ اس کے کاغذات بردس کے نام سے بنے ہوئے تھے۔ اور اس نے باقاعدہ چہرے پر میک اپ کر لیا تھا۔ اب چہرے مہرے سے وہ واقعی ایک سخت گیر لیبر سپروائزر ہی لگ رہا تھا۔ وہ اپنے سیکشن کے دس افراد کو ساتھ لے آیا تھا اور ان سب کے کاغذات میں بھی یہی درج تھا۔ کہ وہ آثار قدیمہ کی

www.urdukorner.com

کھدائی کے سلسلے میں تربیت یافتہ مزدور ہیں۔ سر ہنری فریڈ نے کریگر اور اس کے دس آدمیوں کو ایک روز تک باقاعدہ اس کھدائی کے سلسلے میں موٹی موٹی باتوں سے واقف کیا تھا۔ تاکہ اگر کسی کو شک پڑے تو وہ اُسے اپنی معلومات سے مطمئن کر سکیں۔ چونکہ سکھانے والے مشہور ماہر آثار قدیمہ سر ہنری فریڈ تھے۔ اور سیکھنے والے کریگر اور اس کے دس ساتھی تھے۔ جو اپنی مخصوص فیلڈ کی وجہ سے خاصے ذہین لوگ تھے۔ اس لئے ایک روز میں تین تین گھنٹے کے لیکچر اور نقشوں اور چارٹوں کی مدد سے انہوں نے واقعی آثار قدیمہ کی کھدائی کے سلسلہ میں اس قدر باتیں سیکھ لی تھیں کہ اب وہ اگر چاہتے تو خود بھی کھدائی میں شامل ہو سکتے تھے۔ آثار قدیمہ کی کھدائی عام کھدائیوں کی طرح نہ ہوتی تھی۔ اس میں خصوصی تربیت دی جاتی تھی۔ یہ خاصا پیچیدہ اور مشکل فن تھا۔ اس لئے اس کے مزدور بھی باقاعدہ تربیت یافتہ ہوتے تھے۔ اور سر ہنری فریڈ نے گریٹ لینڈ جانے اور وہاں سے واپس آنے کی وجہ یہی ظاہر کی تھی کہ وہ گریٹ لینڈ سے سوراجیا کی کھدائی کے لئے مخصوص لیبر لے کر آ رہے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ ایئرپورٹ پر ان کی چیکنگ بھی سرسری انداز میں کی گئی تھی۔ اور ایئرپورٹ سے وہ ایک مخصوص بڑے ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر سیدھے سوراجیا آ گئے تھے جو دارالحکومت سے اوپر کی جانب تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر کے فاصلے پر پہاڑوں کے دامن میں واقع تھا۔ یہاں کھدائی

کے عملے کے لئے ایک طرف میدان میں باقاعدہ دفاتر اور رہائش کے لئے بیرکیں بنائی گئی تھیں۔ اور یہ سارے انتظامات پاکیشیا کے محکمہ آثارِ قدیمہ کی طرف سے کئے گئے تھے۔ البتہ سوراجیا کی کھدائی کے تمام اخراجات آثار قدیمہ کا ایک بین الاقوامی ادارہ ادا کر رہا تھا۔ اور اسی بین الاقوامی ادارے کی وجہ سے ہی سر ہنری فریڈ کو اس کھدائی پر مامور کیا گیا تھا۔ سوراجیا کا قدیم شہر جو اب ایک بڑے اور ویران ٹیلے کی صورت میں تھا۔ دریائے کانڈس کے مغربی کنارے پر تھا۔ جب کہ دریائے کانڈس کے مشرقی کنارے پر تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک اور قدیم شہر باکش تھا۔ جس کی کھدائی تیس چالیس سال پہلے سر ہنری فریڈ کے والد نے کی تھی۔ اور باکش شہر اور اس سے ملحقہ میوزیم پوری دنیا کے آثار قدیمہ سے دلچسپی رکھنے والے افراد کے لئے انتہائی اہمیت رکھتا تھا۔ اور اب پوری دنیا کے آثار قدیمہ سے دلچسپی رکھنے والے افراد کی نگاہیں سوراجیا کی کھدائی پر لگی ہوئی تھیں۔ کیونکہ عام خیال تھا کہ سوراجیا باکشا سے بھی ہزاروں سال قدیم شہر تھا۔ اس لئے اس کی کھدائی سے قدیم تاریخ کی انتہائی اہم اور ایسی گم شدہ کڑیاں ملیں گی جس سے قدیم انسانی تاریخ اور تہذیب کو سمجھنے کا زیادہ موقع مل سکے گا۔

کریگر کو لیبر سپروائزر کا عہدہ دیا گیا تھا۔ اس لئے وہ باقاعدہ ایک چھوٹے سے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا۔ سر ہنری فریڈ نے واپس آکر اپنے سب آدمیوں کو اکٹھا کیا اور پھر

www.urdukorner.com

انہیں حکومت کے اس اہم منصوبے کی اطلاع دے کر یہ بتایا کہ انہوں نے اس طرح تعاون کرنا ہے کہ جس سے یہ منصوبہ کامیاب ہو سکے اور سب نے اپنی حکومت کے اس منصوبے کی کامیابی میں پورا پورا تعاون کرنے کا عہد کیا۔ یہ عجیب تضاد تھا کہ یہ لوگ تباہ شدہ شہروں کو اجاگر کرنے کے لئے لاکھوں، کروڑوں روپے اور وقت خرچ کر رہے تھے۔ جب کہ خود یہی لوگ پاکیشیا کے آباد شہروں کو اپنے اس خوف ناک منصوبے کی مدد سے تباہ کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ چونکہ سرنگ کے اندر کام کرنے والی ہالو وال کی مخصوص مشینری کھدائی کی مشینری کے ساتھ پہلے ہی یہاں پہنچ چکی تھی۔ اور اس کے ساتھ ماہرین کے طور پر ملیو لائن کے ماہرین بھی آئے تھے۔ اس لئے یہ مشینری اس خفیہ سرنگ کے اندر پہنچائی جا چکی تھی۔ اور ملیو لائن کے افراد اس کی تنصیب کے کام میں دن رات مصروف تھے۔ ترجیم ایک مخصوص قسم کا چونے کے پتھر جیسا پتھر ہوتا ہے۔ جو پانی اور نم دار ریت ملی مٹی کے ساتھ ملنے سے اس قدر سخت اور مضبوط ہو جاتا ہے کہ اس پر کوئی بم یا ڈائنا منٹ بھی اثر نہیں کرتا۔ اسے مزید اور انتہائی حد تک مضبوط بنانے کے لئے ہالو وال کا منصوبہ تیار کیا گیا تھا۔ یہ دراصل دو دیواروں سے ملی ہوئی ایک ایسی دیوار کو کہا جاتا ہے جس کے درمیان باقاعدہ خلا ہوتا ہے۔ جب کہ سائیڈوں کے نیچے اور اوپر سے یہ ایک دوسرے سے مکمل طور پر جڑی

ہوئی اور درمیان میں ہالو یا خالی ہوتی ہے اس لئے اسے ٹیکنیکل زبان میں ہالو وال کہا جاتا ہے۔ درمیانی خلا میں ایک مخصوص گیس بھری جاتی ہے جس کی وجہ سے اس دیوار کی مضبوطی لاکھوں گنا بڑھ جاتی ہے۔ اس طرح ایک لحاظ سے یہ دیوار ناقابل شکست ہو جاتی ہے۔ ہالو وال کی تیاری کے لئے بنیادی عنصر ترجیم پتھر بھی پاکیشیا کے ایک خاص علاقے میں عام ملتا تھا۔ اور اس پتھر کو چونکہ ایک مخصوص قسم کی دھات میں شامل کر کے اس سے ملک میں فولادی بھٹیاں بنائے جانے کا کام لیا جاتا تھا۔ اس لئے یہ پتھر باقاعدہ پورے ملک میں لوہے کی ڈھلائی کا کام کرنے والے کارخانوں اور ان کے لئے مخصوص قسم کی بھٹیاں بنانے والوں کے لئے عام سپلائی کیا جاتا تھا۔ چنانچہ حکومت گریٹ لینڈ کے خصوصی احکامات کی بنا پر دارالحکومت میں موجود گریٹ لینڈ کے ایجنٹوں نے دارالحکومت سے پچاس طرف ایک بڑے قصبے میں بھٹیاں بنانے کے ایک کارخانے کا نام استعمال کر کے اس پتھر کی سپلائی کے لئے بکنگ کی اور وہاں بڑے بڑے سٹوروں میں جو کہ کرایے پر حاصل کئے گئے تھے۔ ان پتھروں کا سٹاک کیا گیا۔ چونکہ ان ایجنٹوں نے پتھر سپلائی کرنے والوں کو معمول سے کہیں بڑھ کر ریٹ دیئے تھے۔ اس لئے پتھر کی سپلائی انتہائی تیز رفتاری سے ہوئی تھی اور دو روز کے اندر ہی انہوں نے اپنی مطلوبہ تعداد سے زیادہ پتھر حاصل کر لیا تھا۔ ۳۱، کے

www.urdukorner.com

بعد اب یہ پتھر مخصوص بند ٹرکوں میں لاد کر سوراجیا پہنچا دیا گیا۔ راستے میں چونکہ کوئی ایسی چیک پوسٹ نہ تھی کہ جو اس کی سپلائی کو چیک کرتی۔ اس لئے یہ سارا کام انتہائی خاموشی سے مکمل کر لیا گیا اور کسی کو کانوں کان بھی خبر نہ ہو سکی کہ اتنی بڑی تعداد میں تر جیسم پتھر کو آخر سوراجیا کیوں پہنچایا گیا ہے۔ سرنگ کی ہنگامی طور پر صفائی کی گئی تھی اور پتھر اس کے اندر مخصوص جگہوں پر پھیلا دیا گیا تھا۔ تاکہ مشینری کی تنصیب کے بعد ہالو وال بنانے کا خصوصی کام تیزی سے شروع کیا جا سکے۔ کریگر کے آدمی سرنگ کے اندر ہونے والے کام کی نگرانی بھی کر رہے تھے۔ اور سرنگ کے دہانے کی حفاظت بھی ان کی ذمہ داری تھی۔ کریگر ابھی جیپ میں بیٹھ کر باقاعدہ راؤنڈ لگا کر واپس دفتر آیا تھا۔ اور اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ دور دور تک کوئی ایسا مشکوک آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ اور نہ ہی کسی کو یہ علم تھا کہ سوراجیا کی کھدائی کی آڑ میں پاکیشیا کی تباہی کے لئے اس قدر خوفناک منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ اور جیسے حالات تھے کریگر کو یقین تھا کہ یہ منصوبہ بغیر کسی مداخلت کے انتہائی آسانی اور کامیابی سے مکمل ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ اپنے دفتر میں اطمینان سے پیر پسارے بیٹھا ہوا تھا۔ کہ اس کی جیب میں موجود فکسڈ فریکوئنسی کے ٹرانسمیٹر اے۔ ایکس کی مخصوص سیٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ اے۔ ایکس ٹرانسمیٹر اس کے

سیکشن کے سب افراد کے پاس موجود رہتے۔ تاکہ بوقت ضرورت کریگر اور ایک دوسرے سے رابطہ قائم کیا جا سکے۔ کریگر نے چونک کر چھوٹا سا باکس نما اے۔ ایکس ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو جیمز کالنگ اوور" ——— بٹن دبتے ہی ایک آواز سنائی دی۔ جیمز کریگر کے سیکشن کا نمبر ٹو اور ایک لحاظ سے کریگر کا رائٹ ہینڈ تھا۔

"یس۔ کریگر اٹنڈنگ۔ کیا بات ہے اوور" ——— کریگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ پاکیشیا میں ابھی ایک جیپ پر چار افراد آئے ہیں۔ اور وہ پاکیشیا میں اس طرح گھومتے پھرتے اور دیکھتے بھالتے پھر رہے ہیں۔ جیسے انہیں کسی خاص چیز کی تلاش ہو۔ اور یہ چاروں سیاح یا آثار قدیمہ سے دلچسپی رکھنے والے افراد بھی نہیں لگتے۔ بلکہ اپنی شکلوں اور چال ڈھال سے جرائم کی دنیا کے افراد لگتے ہیں اوور" ——— دوسری طرف سے جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم انہیں احتیاط سے چیک کرو۔ میں خود وہاں آ رہا ہوں۔ میں ان سے خود بات کروں گا اوور اینڈ آل" ——— کریگر نے تیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں رکھا اور پھر اندرونی جیب میں موجود سائیلنسر لگے مشین پسٹل کی موجودگی کا اطمینان کرنے کے بعد وہ کرسی سے اٹھا اور باہر موجود اپنی

www.urdukorner.com

مخصوص جیپ میں بیٹھ کر وہ اس مخصوص اور قدیم پل کی طرف بڑھ گیا جو سوراجیا اور باکشا کے درمیان آمد و رفت کے لئے قدیم زمانے سے بنائی گئی تھی۔ پل گو خاص خستہ حالت میں تھا۔ لیکن پھر بھی اس کے فوری طور پر ٹوٹنے کا کوئی خطرہ نہ تھا۔ اس لئے وہ تیزی سے جیپ دوڑاتا اس پل کو کراس کر کے باکشا کے کھنڈرات کی طرف بڑھتا گیا۔ اس کی جیپ پر نہ صرف محکمہ آثار قدیمہ کا مخصوص نشان موجود تھا۔ بلکہ اس کے لباس پر بھی یہ مخصوص نشان ایک بیج کی صورت میں لگا ہوا تھا۔ باکشا کے کھنڈرات انتہائی وسیع رقبے میں پھیلے ہوئے تھے۔ اور جہاں پارکنگ بنی ہوئی تھی۔ وہاں اس وقت ہر قسم کی گاڑیوں کا کافی رش تھا۔ اور غیر ملکی اور ملکی بے شمار مرد اور عورتیں ان کھنڈرات میں جگہ جگہ گھومتے پھر رہے تھے۔ خاص خاص جگہوں کے فوٹو کھینچے جا رہے تھے۔ پارکنگ کے قریب ہی ایک پتھر پر جمیز بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے عجیب و غریب پرانے بت رکھے ہوئے تھے۔ جو وہ سیاحوں کو یہ کہہ کر بیچ رہا تھا کہ یہ بت ان کھنڈرات سے نکلے ہیں۔ چونکہ وہ غیر ملکی تھا۔ اس لئے غیر ملکی اس سے جلد ہی مانوس ہو جاتے تھے۔ اور بھاری رقموں کے عوض مقامی طور پر بنے ہوئے یہ بت خرید کر لے جاتے تھے۔ یہاں مقامی لوگوں نے باقاعدہ اس کو پیشہ بنا رکھا تھا۔ وہ مٹی کے عجیب و غریب ٹوٹے پھوٹے سے بت بیل گاڑیاں اور دوسرے ایسے کھلونے جو میوزم میں موجود تھے۔ بنانے اور پھر انہیں یہاں سیاحوں کو یہ کہہ کر بیچ دیتے کہ یہ

...شا کے کھنڈرات سے نکلنے والے ہزاروں سال پرانے بت ہیں۔ ...ن کے اس کاروبار کا زیادہ تر نشانہ غیر ملکی سیاح بنتے تھے جو ان نوادر کو بھاری رقمیں دے کر خریدتے اور پھر اپنے ملک جا کر وہ بڑے فخر سے انہیں اپنے ڈرائنگ رومز میں سجا کر ان سے متعلق عجیب و غریب کہانیاں اپنے ملنے والوں کو سناتے اور فخر سے کہتے کہ وہ لاکھوں کروڑوں ڈالرز کے یہ نوادر پاکیشیا کے احمق لوگوں سے انتہائی سستے داموں خرید کر لائے ہیں۔ اور ان کے ملنے والے حقیقتاً ان پر رشک کرتے۔ لیکن اگر کوئی خریدار کسی بت کو کسی ماہر آثار قدیمہ کے پاس یا کسی میوزیم منیجر کے پاس انہیں فروخت کرنے کے لئے لے جاتا تو تب اُسے معلوم ہوتا تھا۔ کہ پاکیشیا کے لوگ ان کے ہاتھوں احمق نہیں بنے بلکہ وہ ان لوگوں کے ہاتھوں احمق بن گئے ہیں۔ اور ایک باقاعدہ فراڈ کا شکار ہوئے ہیں۔ بہرحال یہ کاروبار ایسے کھنڈرات کے قریب نجانے کب سے جاری تھا۔ حالانکہ حکومت پاکیشیا نے اس پر باقاعدہ پابندی لگائی ہوئی تھی۔ لیکن ظاہر ہے نگران سپاہی اپنا حصہ لے کر ایک طرف ہو جاتے تھے۔ اور کاروبار دھڑلے سے جاری رہتا تھا۔ جیسے ہی کریگر کی جیپ وہاں رکی۔ جمیز اس پتھر سے اٹھ کر ٹہلتا ہوا کریگر کے پاس پہنچا اور پھر اس نے اشارے سے ایک طرف کھڑی بڑی سی جیپ اور دور چار مقامی افراد کو گھومتے ہوئے کریگر کو دکھایا اور کریگر سر ہلاتا ہوا کھنڈرات کی طرف بڑھ گیا۔ وہ چاروں واقعی بڑے تیکھے انداز میں ادھر

ادھر گھومتے پھر رہے تھے۔ اور آپس میں باتیں بھی کر رہے تھے۔ اور ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کسی خاص چیز کی تلاش میں ہیں۔ کیونکہ وہ بار بار جھانک کر ان کھنڈرات کے خصوصی حصوں کو دیکھتے اور پھر آگے بڑھ جاتے۔ اپنی شکل و صورت اور قد و قامت سے وہ واقعی زیر زمین دنیا کے ہی افراد لگتے تھے۔ کریگر خاموشی سے ان کے پیچھے چلتا اور پھر انہیں چیک کرتا رہا۔ پھر اچانک اس نے ان چاروں کو ایک ٹوٹے پھوٹے کمرے میں داخل ہوتے دیکھا تو بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اس کمرے کو دیکھتے ہی ان چاروں کے چہروں پر انوکھی سی چمک آگئی تھی۔ ایسی چمک جیسے اچانک کسی مریض کو اس کے مرض سے نجات مل گئی ہو۔ وہ چاروں اس ٹوٹے ہوئے کمرے میں داخل ہو کر تقریباً دس منٹ بعد واپس آئے تو ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ایک بڑا سا تھیلا تھا۔ اور تھیلا دیکھتے ہی کریگر چونک پڑا۔ کیونکہ تھیلے کے مختلف حصوں کے ابھار بتا رہے تھے کہ ان کے اندر مخصوص قسم کے پیکٹ بھرے ہوئے ہیں۔ اور وہ سمجھ گیا کہ یہ ہیروئن کے پیکٹ ہوں گے۔ ایک لمحے کے لئے اُسے خیال آیا کہ وہ انہیں جانے دے۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ اگر یہ خفیہ تجارت اسی طرح جاری رہی تو کسی روز یہ لوگ اس سرنگ کے دہانے کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا۔ کہ انہیں اس طرح روکا جائے کہ یہ آئندہ ادھر کا رخ کرنا ہی بھول جائیں۔ چنانچہ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس

یک لخت جھپٹ کر ان میں سے ایک کے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھیلا جھپٹ لیا۔

"خبردار۔ ہاتھ اٹھا دو۔ تم حراست میں ہو" ---- کریگر نے جیب سے سائیلنسر لگے مشین پسٹل کو نکالتے ہوئے چیخ کر کہا۔ وہ چاروں تیزی سے مڑے اور پھر ان کے چہرے تیزی سے رنگ بدلنے لگے۔

"کون ہو تم" ---- ان میں سے ایک نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ مشین پسٹل دیکھنے کے باوجود ان میں کسی کے چہرے پر کسی خوف و ہراس کا شائبہ تک نہ تھا۔ ظاہر ہے وہ لوگ اس فیلڈ سے تعلق رکھتے تھے۔ جہاں ایسے واقعات ہوتے ہی رہتے تھے۔

"میں سرکاری آدمی ہوں۔ اور یہ تھیلا ہیروئن سے بھرا ہوا ہے۔ میں کہہ رہا ہوں ہاتھ اٹھا دو ورنہ" ---- کریگر نے چیخ کر کہا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب ان میں سے ایک نے بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے اس کی ٹانگیں برق سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے کریگر کے اس ہاتھ سے ٹکرائیں جس میں مشین پسٹل تھا۔ اور مشین پسٹل اڑتا ہوا دور جا گرا۔ اُسی لمحے دوسرا اچھلا اور اس نے کریگر کے ہاتھ سے تھیلا جھپٹنے کی کوشش کی۔ لیکن اب کریگر سنبھل چکا تھا چنانچہ وہ برق رفتاری سے اچھلا اور اس کے ساتھ ہی کھنڈرات انسانی چیخ سے گونج اٹھے۔ اس کے بوٹ کی بھرپور ضرب تھیلا

www.urdukorner.com

چھیننے کے لئے لپکنے والے آدمی کے سینے پر اس قوت سے پڑی تھی کہ وہ کسی گیند کی طرح اچھلتا ہوا ایک ٹوٹی ہوئی دیوار پر پشت کے بل جا گرا تھا۔ اسی لمحے باقی تینوں کریگر پر ٹوٹ پڑے۔ لیکن ظاہر ہے کریگر کوئی عام آدمی تو نہ تھا۔ وہ ایک ماہر لڑاکا تھا۔ چنانچہ چند ہی لمحوں کی لڑائی میں ان چاروں کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔ ان کے چہرے ضربوں سے پھٹ گئے تھے۔ کریگر نے جان بوجھ کر ان کی ہڈیوں کو ٹوٹنے سے بچایا تھا کیونکہ وہ انہیں بے کار کر دینے کی بجائے صرف وہاں سے بھاگنے پر مجبور کرنا چاہتا تھا۔ اسی لئے وہ خاص انداز سے لڑ رہا تھا۔ اور جب اس نے ایک آدمی کو اٹھ کر بھاگتے دیکھا تو اس نے جان بوجھ کر ایک طرف زمین پر پڑے ہوئے تھیلے سے اپنے آپ کو دور ہٹا لیا۔ تاکہ وہ تھیلا بھی لے جائیں۔ اور اس کے ہٹتے ہی ایک آدمی تھیلے پر جھپٹا اور اس کے ساتھ ہی باقی دو افراد بھی بے تحاشا بھاگ پڑے۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ" ——— کریگر نے جان بوجھ کر چیختے ہوئے کہا۔ مگر وہ چاروں آندھی اور طوفان کی طرح بھاگتے ہوئے پارکنگ کی طرف بڑھ گئے۔ جب تک کریگر اپنا مشین پسٹل اٹھا کر مڑتا۔ وہ چاروں پارکنگ میں پہنچ کر جیپ پر سوار بھی ہو چکے تھے۔ اور جب تک کریگر دوڑتا ہوا پارکنگ تک پہنچا۔ وہ جیپ لے کر وہاں سے غائب ہو چکے تھے۔ اور کریگر کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ کیونکہ وہ اپنے مقصد میں

کامیاب ہو چکا تھا۔ اور گرد پھیلے ہوئے سیاح حیرت سے اس لڑائی کو دیکھتے رہے۔ پھر ان میں سے کئی کریگر کے پاس آئے۔ اور انہوں نے واقعہ پوچھنے کی کوشش کی۔ اور کریگر نے انہیں یہ کہہ کر مطمئن کر دیا۔ کہ یہ لوگ ہیروئین فروش تھے۔

"مجھے یقین ہے باس۔ اب یہ دوبارہ ادھر کا رخ نہ کریں گے کافی ٹھکائی ہو گئی ہے ان کی" ——— جیمز نے کریگر کی جیپ کے قریب پہنچ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"امید تو نہیں ہے۔ پھر بھی خیال رکھنا" ——— کریگر نے جیپ میں بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور جیمز اثبات میں سر ہلاتا ہوا واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔ کریگر جیپ چلاتا ہوا پل کراس کر کے اپنے کیمپ کی طرف لوٹ آیا۔ اور پھر اس نے جیپ کا رخ سرنگ کے دہانے کی طرف کر دیا۔ جس کے اوپر ایک بڑا سا خیمہ لگایا گیا تھا تاکہ اس کے اندر جاتے اور باہر آتے ہوئے افراد کو دور سے چیک نہ کیا جا سکے۔ اس نے جیپ خیمے کے قریب جا کر روکی۔ اور پھر نیچے اتر کر وہ خیمے کا پردہ ہٹا کر اندر داخل ہو گیا۔ اس کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا۔ لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا کہ چاروں افراد سے لڑ کر اس نے ایک ایسے طوفان کو چھیڑ دیا ہے۔ جو عنقریب پوری قوت سے ان پر جھپٹنے والا تھا۔

www.urdukorner.com

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ دو روز کی شدید تگ و دو کے باوجود پورے دارالحکومت میں کہیں بھی اس کریگر کا سراغ نہ مل سکا تھا۔ اور نہ ہی ایئرپورٹ ریکارڈ سے کسی کریگر نامی آدمی کی گریٹ لینڈ سے آمد ظاہر ہوئی تھی کریگر کے حلیے اور قد و قامت جیسا کوئی مشکوک آدمی بھی دکھائی نہ دیا تھا۔ اور گریٹ لینڈ کے فارن ایجنٹ بھی فرانک سے کچھ معلوم کرنے میں ناکام رہے تھے۔ کیونکہ فرانک کو جیسے ہی اغوا کیا گیا اور اس سے منصوبہ اگلوانے کے لئے اس پر مخصوص قسم کے تشدد کا آغاز کیا گیا۔ اس نے دانتوں میں موجود کوئی کیپسول چبا کر خودکشی کر لی۔ اس طرح یہ باب بھی سوزن کرب کی طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ عمران کو جب اس کی اطلاع ملی تو اُسے خود اپنی حماقت پر بے حد غصہ آیا۔ کیونکہ

سوزن کرب یہ حرکت کر چکی تھی۔ اس لئے اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ فارلیک کو اس بارے میں پہلے سے چوکنا کر دیتا۔ لیکن ظاہر ہے اب کیا ہو سکتا تھا۔

"عمران صاحب۔ اس بار واقعی کوئی کلیو ہاتھ نہیں آ رہا۔ سمجھ میں یہ نہیں آتا۔ کہ آخر یہ منصوبہ ہے کیا" ___ بلیک زیرو نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"اگر یہی بات سمجھ میں آجاتی تو کلیو بھی مل جاتا۔ اس بار واقعی ہم مکمل اندھیرے میں ہیں اور میری چھٹی حس کہہ رہی ہے۔ کہ یہ منصوبہ پاکیشیا کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس معاہدے سے بھی کچھ پتہ نہیں چلا" ___ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"نہیں۔ عام سا معاہدہ ہے۔ دونوں حکومتوں کے ماہرین مل کر دریاؤں پر چند بند بنائیں گے اور بس" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر آپریشن روم میں پہلے جیسی خاموشی طاری ہو گئی۔

"میرے خیال میں ہمیں ہنگامی طور پر تمام بڑے دریاؤں کے بڑے بڑے بندوں کو چیک کر لینا چاہیئے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ منصوبہ ان میں سے کسی ایسے ایک یا ایک سے زیادہ بندوں کو تباہ کرنے کا ہو گا۔ جس سے سیلاب تباہی پھیلا سکے" ___ بلیک زیرو نے کہا۔

www.urdukorner.com

"سیلاب کا خطرہ چونکہ بے حد بڑھ گیا ہے۔ اس لئے تمام چھوٹے بڑے بندوں کی باقاعدہ نہ صرف چیکنگ ہو رہی ہے بلکہ فوج ان کی دن رات نگرانی بھی کر رہی ہے اور ہر بڑے بند کے قریب ایسا سامان بھی اکٹھا کر لیا گیا ہے کہ اگر کسی بھی وقت کوئی بھی بند ٹوٹ جائے تو فوری طور پر اس کی مرمت ہو سکے۔ ویسے میں نے سر سلطان کی معرفت اس سیکشن کے انچارج کو مزید ہدایات دے دی ہیں کہ وہ ہر قسم کی تخریبی کارروائی سے پوری طرح چوکنا رہیں۔ اور کسی بھی واقعے کی صورت میں فوری رپورٹ بھی کریں"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے مخصوص کال کی آواز آنے لگی۔ تو وہ دونوں ہی چونک پڑے۔ عمران نے چیک کیا تو ٹرانسمیٹر ٹائیگر کی مخصوص فریکوئنسی کو ظاہر کر رہا تھا۔ چنانچہ عمران نے ہاتھ آگے بڑھایا اور ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ ٹائیگر کالنگ اوور"۔۔۔ ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔۔۔ عمران اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ عمران نے اپنے اصلی لہجے میں کہا۔

"باس۔ زدلو گروپ کے ایک آدمی سے باتوں ہی باتوں میں ایک اہم بات سامنے آئی ہے۔ زدلو گروپ ہیروئن کی سمگلنگ سے متعلق ہے۔ اس آدمی نے مجھے بتایا ہے کہ ان

کے ایک گروپ نے سمگلنگ کے دوران ایک خطرے کے پیش نظر ہیروئن کا تھیلا باکاش کے کھنڈرات میں چھپا دیا تھا۔ اور خود وہ دارالحکومت آ گیا تھا۔ جب خطرہ ٹل گیا تو زدلو کے چیف نے چار افراد کو یہ تھیلا وہاں سے لینے کے لئے بھیجا۔ ان میں یہ آدمی بھی شامل تھا۔ اس کے کہنے کے مطابق انہوں نے تھیلا تلاش کیا اور جب وہ اسے لے کر واپس آ رہے تھے تو اچانک ایک غیر ملکی نے ان سے تھیلا چھین لیا اور سائیلنسر لگے مشین پسٹل سے انہیں کور کرنا چاہا۔ لیکن یہ لوگ اسے اکیلا دیکھ کر اس سے لڑ پڑے۔ اور آخر کار انہیں تھیلا تو واپس حاصل کرنے کا موقع مل گیا۔ لیکن انہیں اس کے مقابلے میں فرار ہونا پڑا اوور"۔۔۔ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اور عمران کے چہرے پر ہلکے سے کھچاؤ کے تاثرات ابھر آئے۔

"پھر اس سے کیا اہم بات سامنے آئی ہے اوور"۔۔۔ عمران نے خاصے سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔۔۔ یہ آدمی خاصا ماہر لڑاکا ہے۔ لیکن اس کے اپنے کہنے کے مطابق وہ غیر ملکی جو شکل سے گریٹ لینڈ کا باشندہ لگتا تھا۔ انتہائی حیرت انگیز حد تک ماہر لڑاکا ثابت ہوا کہ اکیلے کے مقابلے میں ان چار افراد کو فرار ہونا پڑا۔ اس کے کہنے کے مطابق وہ شخص اس انداز میں لڑ رہا تھا کہ جیسے یہ نہ چاہتا ہو کہ ان کی کوئی ہڈی ٹوٹ جائے۔ میں چونکہ اس آدمی کو اچھی

www.urdukorner.com

طرح جانتا ہو۔ اس لئے مجھے یہ بات سن کر بے حد حیرت ہوئی۔ میں نے مزید تفصیلات پوچھیں تو اس آدمی کا جو قد و قامت بتایا گیا ہے وہ بالکل کریگر پر فٹ بیٹھتا ہے۔ اس آدمی کے مطابق اس کے سینے پر محکمہ آثار قدیمہ کا بیج موجود تھا۔ لیکن ظاہر ہے۔ محکمہ آثار قدیمہ کے افراد نہ ہی جیبوں میں سائیلنسر لگا مشین پسٹل رکھتے ہیں اور نہ ہی انہیں اس ماہرانہ انداز میں مارشل آرٹ کا فن آتا ہے۔ یہ لوگ فوری طور پر تو وہاں سے فرار ہو گئے۔ لیکن پھر انہیں خیال آیا کہ یہ معلوم تو کریں کہ آخر یہ غیر ملکی کون تھا اور کیوں اس نے یہ حرکت کی۔ انہیں خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ کہ کہیں یہ ان کے مقابلے میں کوئی نئی غیر ملکی تنظیم نہ سامنے آ گئی ہو۔ چنانچہ کافی آگے جا کر انہوں نے جیپ تو درختوں کے ایک جھنڈ میں روکی اور ان میں سے دو افراد ایک پہاڑی پر چڑھے۔ ان کے مطابق وہ آدمی ایک جیپ میں بیٹھ کر کانڈس دریا کی قدیم پل کو کراس کر کے دوسری طرف ایک ٹیلے کے قریب گیا۔ جہاں باقاعدہ مکانات بنے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ جیپ ان مکانات کی طرف جانے کی بجائے ہٹ کر ایک خیمے کے پاس رکی اور وہ آدمی جیپ سے اتر کر اس خیمے میں چلا گیا۔ اس پر انہیں مزید تشویش ہوئی۔ چنانچہ ان میں سے ایک آدمی پیدل چلتا ہوا اس پل کے قریب گیا۔ وہاں اُسے ایک مقامی آدمی ملا۔ اس آدمی نے بتایا کہ یہاں گریٹ لینڈ کے ماہرین آثار قدیمہ کی کھدائی کر رہے ہیں اور یہ مکانات اور خیمے ان کے ہیں۔ جس پر وہ مطمئن ہو کر واپس چلے

آئے۔ لیکن اس آدمی کی بات سن کر یہ خیال آیا ہے کہ کہیں یہ کریگر ماہرین آثار قدیمہ کے روپ میں وہاں کوئی گھناؤنا کھیل نہ کھیل رہا ہو۔ اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے۔ اب اگر آپ حکم دیں تو میں خود وہاں جا کر مزید تحقیقات کروں اوور"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار کرسی پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"یہ کب کا واقعہ ہے اوور"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"کل شام کا باس اوور"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ابھی تم مت جاؤ۔ میں تمہیں بعد میں خود کال کروں گا۔ میں چیف سے کہہ کر پہلے محکمہ آثار قدیمہ کا ریکارڈ چیک کراتا ہوں۔ کہ وہاں یہ سب کچھ سرکاری طور پر ہو رہا ہے یا نہیں اوور"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔ اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"باکشا کے کھنڈرات کانڈس دریا کے کنارے پر واقع ہیں۔ اور کانڈس دریا پاکیشیا کا مین اور سب سے بڑا دریا بھی ہے۔ اور سب سے زیادہ سیلاب کا خطرہ بھی اس دریا سے لاحق ہوتا ہے"۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ باکشا والے علاقے کے قریب تو دریا کا بیڈ خاصا چوڑا ہے اور آج تک کبھی اس علاقے میں تو سیلاب

www.urdukorner.com

نہیں آیا"۔۔۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ذرا نقشہ اٹھا لاؤ"۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اٹھ کر الماری میں سے ایک رول شدہ نقشہ نکالا اور اُسے لا کر عمران کے سامنے میز پر پھیلا دیا۔ عمران نقشے پر جھک گیا۔ بلیک زیرو بھی اُسے دیکھنے لگا۔

"یہ ہیں باکشا کے کھنڈرات۔ دارالحکومت سے تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر دور"۔۔۔ عمران نقشہ دیکھتے ہوئے بڑبڑایا۔ اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پی۔ اے۔ ٹو سیکرٹری خارجہ"۔۔۔ رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کراؤ"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے پی۔ اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں"۔۔۔ چند لمحوں بعد رسیور پر سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ محکمہ آثار قدیمہ کس وزارت کے تحت آتا ہے"۔۔۔ عمران نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"محکمہ آثار قدیمہ۔ شاید وزارت ثقافت کے تحت ہے۔ کیوں"

سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

"آپ پوری طرح تسلی کر لیں اور جس بھی وزارت کے تحت آتا ہو اس کے سیکرٹری کو کہہ دیں کہ چیف اس سے بات کرنا چاہتا ہے۔ میں تھوڑی دیر بعد آپ کو دوبارہ رنگ کروں گا"۔۔۔ عمران نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو۔ میں خود تمہیں رنگ کر لوں گا" سر سلطان نے کہا۔

"دانش منزل سے"۔۔۔ عمران نے کہا اور سر سلطان کی طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اگر واقعی کریگر وہاں موجود ہے۔ تو پھر اس کا مقصد کیا ہو گا" بلیک زیرو نے کہا۔

"بہرحال دریائے کانڈس کے حوالے سے کچھ نہ کچھ گڑبڑ کا احساس ہو رہا ہے مجھے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"جی جناب۔ میں عمران بول رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"محکمہ آثار قدیمہ وزارت ثقافت کے تحت ہی ہے اور وزارت ثقافت کے سیکرٹری اجمل حسین کو میں نے ایکسٹو کا ضروری تعارف کرا دیا ہے۔ تم اس سے بات کر سکتے ہو۔ لیکن کچھ مجھے بھی تو بتاؤ کہ تمہیں اچانک محکمہ آثار قدیمہ سے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ اور تم اس قدر سنجیدہ بھی ہو"۔۔۔ سر سلطان نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ سر سلطان کو اصل پریشانی اس کی سنجیدگی کی بنا پر پیدا ہوئی ہے۔

"آثار قدیمہ کا ذکر جب آئے تو سنجیدہ ہونا ہی پڑتا ہے۔ آخر بزرگوں کا ادب و احترام تو لازم ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بزرگوں کے ادب و احترام کا محکمہ آثار قدیمہ سے کیا تعلق ہو گیا"۔۔۔ سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ شاید عمران کی گہری بات کا مطلب نہ سمجھ سکے تھے۔

"بزرگ بھی تو آثار قدیمہ میں ہی شمار ہوتے ہیں۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ جوانی تو گئی اب تو جوانی کے کھنڈرات ہی رہ گئے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار سر سلطان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ تم کچھ بتانا نہیں چاہتے۔ چلو تمہاری مرضی"۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"یہ بات نہیں سر سلطان۔ فی الحال مجھے خود بھی کچھ معلوم نہیں۔ بس ایسے ہی اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مار رہا ہوں۔

البتہ یہ وعدہ کہ جیسے ہی کوئی روشنی محسوس ہوئی آپ کو ضرور بتاؤں گا۔ اجمل صاحب کا فون نمبر تو بتا دیجئے۔ میں اب کہاں انکوائری سے پوچھتا پھروں گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور سر سلطان نے جواب میں نمبر بتا کر رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر اجمل صاحب کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پی۔ اے۔ ٹو۔ سیکرٹری وزارت ثقافت"۔۔۔ رابطہ ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس۔ اجمل صاحب سے بات کراؤ" عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ ہولڈ آن سر"۔۔۔ دوسری طرف سے پی۔ اے نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ اجمل حسین بول رہا ہوں سر"۔۔۔ چند لمحوں بعد وزارت ثقافت کے سیکرٹری کی بھی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کا چونکہ پہلی بار سیکرٹ سروس کے چیف سے واسطہ پڑ رہا تھا۔ اور ظاہر ہے سر سلطان نے انہیں ایکسٹو کے اختیارات کے بارے میں جو کچھ بتایا ہو گا۔ اس کے بعد انہوں نے بوکھلانا تو تھا ہی۔

"آپ کا فون محفوظ ہے"۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ایک منٹ سر۔ میں اسے محفوظ کر دیتا ہوں"۔۔۔ سیکرٹری اجمل حسین محفوظ فون کی بات سن کر اور زیادہ بوکھلا گئے تھے۔

www.urdukorner.com

"یس سر۔ اب فون محفوظ ہے سر" ـــــ چند لمحوں بعد سیکرٹری اجمل حسین کی آواز سنائی دی۔

" آپ کی وزارت کے تحت محکمہ آثار قدیمہ ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ تاریخی شہر باکٹ اور دریائے کانڈس پار کر کے جو قدیم تاریخی ٹیلہ آتا ہے وہاں گریٹ لینڈ کے افراد کیا کر رہے ہیں" ـــــ عمران نے اس بار قدرے نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ جس انداز میں سیکرٹری اجمل حسین کی بوکھلاہٹ لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔ اس سے عمران کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں بوکھلاہٹ کی شدت سے سیکرٹری اجمل حسین بے ہوش ہی نہ ہو جائیں۔

"یس سر۔ اس ٹیلے کے نیچے قدیم تاریخی شہر سوراجیا دفن ہے۔ اور آثارِ قدیمہ کے ایک بین الاقوامی ادارے کے تعاون سے حکومت گریٹ لینڈ کے ماہرین آثارِ قدیمہ وہاں کھدائی میں مصروف ہیں" ـــــ عمران کے نرم لہجے کی وجہ سے سیکرٹری اجمل حسین کا لہجہ کافی حد تک سنبھل گیا تھا۔

" آپ اس سلسلے میں تفصیلی فائل سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کو فوراً بھجوا دیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی بھجوا دیتا ہوں سر" ـــــ سیکرٹری اجمل حسین نے جواب دیا۔

" اس میں آج تک ہونے والی تمام اہم پیش رفت کا مکمل ریکارڈ ہونا چاہیے۔ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں" ـــــ عمران کا لہجہ ایک بار پھر سخت ہو گیا تھا۔

" بالکل سر۔ بالکل سر۔ مکمل فائل ہو گی سر" ـــــ سیکرٹری اجمل حسین کی بوکھلاہٹ پھر بڑھ گئی تھی اور عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

" تو جہاں بقول ٹائیگر کے کوریگر سے ملتا جلتا آدمی داخل ہوا تھا وہاں قدیم شہر کی کھدائی ہو رہی ہے۔ اور کھدائی بھی گریٹ لینڈ والے کر رہے ہیں" ـــــ بلیک زیرو نے قدرے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر جس بات پر چونکا تھا وہ صرف اتنی ہے کہ محکمہ آثار قدیمہ کا کوئی گارڈ بھی سائیلنسر لگا مشین پسٹل جیب میں نہیں رکھتا۔ دوسری بات یہ کہ بقول ٹائیگر اس سے لڑنے والے مارشل آرٹ کے ماہر تھے۔ لیکن مشکوک آدمی کا انداز لڑائی ان سے بھی بہتر تھا۔ اور تیسری بات یہ کہ یہ سب کچھ ہونے کے باوجود اس گارڈ کو فوری طور پر اس واقعے کی اطلاع نزدیکی پولیس کو دینی چاہیے تھی۔ جب کہ وہ اطمینان سے اپنے کیمپ میں واپس چلا گیا تھا" ـــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ وہ اطلاع دینے ہی کیمپ میں گیا ہو۔ بہرحال یہ آٹومیٹک مشین پسٹل والی بات البتہ واقعی مشکوک ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

" دیکھو۔ فائل آئے گی تو کچھ صورت حال واضح ہو سکے گی" ـــــ عمران نے مبہم سے لہجے میں کہا۔ اور بلیک زیرو بھی خاموش ہو گیا۔ عمران نے چند لمحے خاموش بیٹھنے کے بعد ایک بار پھر رسیور اٹھایا۔

www.urdukorner.com

اور انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔۔۔۔ انکوائری پلیز" ۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"چیف ایریگیشن آفیسر کا نمبر بتاؤ" ۔۔۔۔ عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ایک لمحہ رک کر اس نے نمبر بتا دیا۔ عمران نے تھینک یو کہہ کر کریڈل دبایا۔ اور پھر انکوائری آپریٹر کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"چیف ایریگیشن آفیسر آفس" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس۔ چیف سے بات کراؤ" ۔۔۔۔ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ تو فیلڈ دورے پر گئے ہوئے ہیں جناب ڈپٹی چیف صاحب اپنے دفتر میں موجود ہیں" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ان سے بات کراؤ" ۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"یس۔ طارق علی۔ ڈپٹی چیف ایریگیشن آفیسر بات کر رہا ہوں" چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس" ۔۔۔۔ عمران نے لہجے کو اور زیادہ سرد بناتے ہوئے کہا۔

"یس سر، حکم فرمایئے" ۔۔۔۔ طارق علی کا لہجہ یک لخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ دریائے کانڈس کا وہ علاقہ جہاں قدیم تاریخی شہر باکشال کے کھنڈرات ہیں۔ کوئی بند وغیرہ موجود ہے یا نہیں" ۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں سر۔ پہلا بند دارالحکومت کے قریب باندھا گیا ہے۔ کیونکہ وہ سارا علاقہ ویران، بنجر اور پہاڑی ہے۔ دوسری بات یہ کہ وہاں دریائے کانڈس کافی نشیب میں بہتا ہوا آگے بڑھتا ہے۔ اس لئے وہاں کسی صورت سیلاب کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اس لئے وہاں بند باندھنے کی ضرورت محسوس ہی نہیں کی گئی" طارق علی نے تفصیلی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ سیکرٹری ثقافت نے ایک فائل بھجوائی ہے۔ وہاں دانش منزل بھجواؤں یا فلیٹ پر" ۔۔۔۔ سر سلطان نے پوچھا۔

"یعنی ابھی آپ پوچھ رہے ہیں۔ ہم یہاں منتظر بیٹھے ہوئے ہیں بہار کے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ محکمہ آثار قدیمہ کی فائل ہے۔ اس لئے بہار کی بجائے اس

www.urdukorner.com

سے تو خزاں ہی برآمد ہوگی۔ بہر حال بھیج رہا ہوں" ــــ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"بڑی مشکل سے پٹڑی پر چڑھ رہے ہیں سر سلطان۔ اب منہ سے خوب صورت جملے نکلنے لگ گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے۔ دوبارہ جوانی کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ تم ابھی سے کوئی رشتہ تلاش کرنا شروع کر دو بلیک زیرو" ــــ عمران نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ان کے لئے رشتہ کیا تلاش کرنا ہے۔ پہلے سیکرٹ سروس کے لئے تو رشتے تلاش ہو جائیں" ــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ کون سی مشکل بات ہے۔ باہر سے جو بھی لیڈی انٹیلی جنس آئیں گریڈ کے مطابق حوالے کئے جاؤ۔ اب عام عورت تو ان سے گزارہ کرنے سے رہی کہ وہ کہے گی کہ باورچی خانے کا سامان لانا ہے۔ اور سیکرٹ سروس کے ممبر صاحب آٹا، دال لانے کی بجائے مجرم کے پیچھے پستول اٹھائے بھاگ رہے ہوں گے۔ وہ کہے گی دھوبی سے کپڑے لانے ہیں اور وہ مجرموں سے فائل کی برآمدگی میں مصروف ہو جائیں گے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کو ہنستے ہنستے اچھو سا لگ گیا۔

"سب سے پہلے تو آپ کے لئے انتخاب کیا جائے پھر ہی کسی اور کا نمبر آسکتا ہے" ــــ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے جوتیاں ہی کھانی ہیں تو پھر میرے لئے تو اماں بی کی جوتیاں ہی کافی ہیں۔ بڑھاپے کی وجہ سے اب ان میں اتنی طاقت نہیں رہی اور پھر جوتی بھی پرانے زمانے کی۔ پتلی سی، نازک سی۔ اب تو بڑے مضبوط سینڈل آرہے ہیں اور جوتیاں چلانے والیاں بھی باقاعدہ ورزش کرنے والے اداروں سے سرٹیفکیٹ یافتہ ہوتی ہیں۔ اس لئے مجھے تو معاف ہی رکھو" ــــ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا کمرے میں مخصوص انداز کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی میز کی سب سے نچلی دراز سے ہلکی سی کھٹک کی آواز ابھری۔ وہ دونوں سمجھ گئے۔ کہ دانش منزل کے مخصوص سسٹم کی وجہ سے بیرونی دیوار پر بنے ہوئے خانے میں ڈالی جانے والی فائل میز کی نچلی دراز میں خود بخود پہنچ چکی ہے۔ بلیک زیرو نے ایک بٹن دبا کر دراز کھولی اور پھر ایک لفافے میں سیلڈ فائل نکال کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دی۔ عمران نے سیلڈ لفافہ کھولا اور اس میں موجود خاصی ضخیم فائل باہر نکالی اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک مسلسل فائل کے مطالعے کے بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مایوسی کے آثار نمایاں تھے۔

"کیا ہوا" ــــ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"فائل کے مطابق تو واقعی سب کچھ قانونی طور پر ہو رہا ہے۔ سر ہنری فریڈ بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہر آثار قدیمہ ہیں۔ ان

www.urdukorner.com

کی نگرانی میں کھدائی ہو رہی ہے۔ اور لیبر بھی ان کے خاص گروپ
کی لائی گئی ہے اور مشینری بھی ان کے آرڈرز پر آئی ہے۔ بس
ایک پوائنٹ کھٹک رہا ہے۔ کہ سر فریڈ ابھی حال ہی میں گریٹ
لینڈ گئے ہیں اور واپسی پر گیارہ خاص تربیت یافتہ افراد ہمراہ
لے آئے ہیں۔ لیکن فائل میں ان سب افراد کی باقاعدہ تفصیلات
بھی دی گئی ہیں۔ اور ان کی مہارت کے کاغذات بھی ساتھ موجود
ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو کے چہرے پر بھی ہلکی سی
مایوسی طاری ہو گئی۔

"پھر وہ لڑائی اور وہ مخصوص قسم کا اسلحہ"۔۔۔۔ بلیک زیرو
نے کہا۔

"یہی ہو سکتا ہے کہ مجھے اب خود جا کر وہاں حالات کا جائزہ بھی
لینا ہوگا۔ اور سر فریڈ سے ملاقات بھی کرنی ہو گی۔ لیکن فرض کیا
کہ وہاں کر نیگرا اور اس کا گروپ موجود بھی ہو تو وہ لوگ وہاں کیا کر
سکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ علاقہ ایسا ہے کہ وہاں کیا ہو سکتا ہے۔ وہاں کوئی بند بھی
نہیں ہے۔ کہ جسے توڑ کر وہ کوئی مقصد حاصل کر سکیں"۔۔۔۔
بلیک زیرو نے کہا۔ اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی
فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہر حال بہتر ہے۔ اس لئے میں ٹائیگر کے
ساتھ وہاں کا ایک چکر لگا ہی آؤں تو زیادہ بہتر ہے"۔۔۔۔ عمران
نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات

میں سر ہلا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ اوور"۔۔۔۔ عمران نے فریکوئنسی ایڈجسٹ
کر کے بٹن دباتے ہوئے کال دینی شروع کر دی۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو سر اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر
کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر۔ تم ایک گھنٹے بعد میرے فلیٹ پر پہنچ جاؤ۔ میں نے
فیصلہ کیا ہے کہ تمہارے ساتھ پاکیشیا اور اس ٹیلے والے علاقے
کا جائزہ لے لوں اوور"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں پہنچ جاؤں گا اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے
ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"میک اپ کر لینا اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر
آف کر کے وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں اس ایک گھنٹے کے دوران آثار قدیمہ پر تازہ ترین نالج
کلکٹ کر لوں۔ آخر سر ہنری فریڈ سے بات چیت بھی تو کرنی ہے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جو
لائبریری کی طرف جاتا تھا۔ اور بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے
اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.urdukorner.com

سر ہنری فریڈ اپنے خاص کمرے میں بیٹھے ایک نقشے کو بغور دیکھنے میں مصروف تھے کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ حکومت پاکیشیا نے انہیں خصوصی طور پر اتنے طویل فاصلے پر نہ صرف ٹیلی فون کی سہولت بہم پہنچائی تھی بلکہ سر ہنری فریڈ کی خواہش پر وہاں باقاعدہ آٹھ لائنوں کا منی ایکس چینج بھی نصب کر دیا تھا۔ جو آٹومیٹک تھا۔ اس طرح کیمپ کے اندر اور سائیڈ پر موجود اپنے نائبین سے وہ اس ایکس چینج کی معرفت فون پر گفتگو کر سکتے تھے۔

"یس۔ ہنری فریڈ بول رہا ہوں" ——— سر ہنری فریڈ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"سر ہنری فریڈ۔ میں دارالحکومت سے راجر بول رہا ہوں جی۔ ایل۔ کھرنی ڈن" ——— ایک نامانوس سی آواز سنائی دی۔

"اوہ یس۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ آپ نے حکومت کے مفادات کی نگرانی کرنی ہے۔ فرمائیے کیسے فون کیا" ——— سر ہنری فریڈ نے قدرے تعجب بھرے لہجے میں پوچھا۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ یہ پاکیشیا میں گریٹ لینڈ کے ایجنٹوں کا لیڈر ہے۔ انہیں خاص طور پر یہ کوڈ نمبر بتایا گیا تھا۔

"سر ہنری فریڈ۔ مجھے ابھی ابھی ایک اہم اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے سیکرٹری وزارت ثقافت کو کہہ کر سوراجیا کے سلسلے کی اپ ٹو ڈیٹ فائل طلب کی ہے۔ اور سیکرٹری وزارت ثقافت نے ہنگامی طور پر اس فائل کو اپ ٹو ڈیٹ کر کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کو بھجوادی ہے۔ جہاں سے وہ سیکرٹ سروس کے چیف کو منتقل ہو جائے گی" ——— کھرنی ڈن نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ اس میں اہم اطلاع کیا ہے۔ فائلیں تو مختلف محکموں میں آتی جاتی ہی رہتی ہیں" ——— سر ہنری فریڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر ہنری فریڈ۔ آپ صرف ماہر آثار قدیمہ ہیں۔ اس لئے آپ کو اس اطلاع کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہو سکا۔ آپ کے پاس حکومت کا ایک ایسا منصوبہ مکمل کیا جا رہا ہے جس کی اگر بھنک بھی پاکیشیائی حکام کو پڑ گئی تو وہ اپنی پوری فوج لے کر آپ پر چڑھ دوڑیں گے۔ اور پھر انہوں نے یہ نہیں دیکھنا کہ آپ

www.urdukorner.com

کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ اور محکمہ آثار قدیمہ کا کوئی تعلق کسی طرح بھی سیکرٹ سروس سے نہیں بنتا۔ اس لئے سیکرٹ سروس کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ فائل منگوانے کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ انہیں کوئی نہ کوئی ایسی اطلاع ملی ہے جس سے وہ کسی حد تک مشکوک ہو گئے ہیں"۔۔۔ تھرٹی ون نے تلخ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ اب کیا ہو گا۔ اوہ ویری بیڈ۔ اس طرح تو میں مفت میں مارا جاؤں گا"۔۔۔ سر ہنری فریڈ بری طرح ہراساں ہو گئے تھے۔ انہیں اپنا شاندار ماضی اور مستقبل تاریک ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔

"اتنا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر انہیں کوئی واضح اطلاع ملتی تو وہ لوگ فائلیں دیکھنے کے تکلف میں نہ پڑتے اور سیدھے آپ کے کیمپ پر چڑھ دوڑتے۔ فائل منگوانے کا مطلب ہی یہی بنتا ہے کہ وہ واضح نہیں ہیں۔ میں نے آپ کو اطلاع اس لئے دی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ سیکرٹ سروس کے کچھ لوگ وہاں حالات کا جائزہ لینے آئیں۔ اس لئے آپ ہر لحاظ سے چوکنا رہیں"۔۔۔ تھرٹی ون نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے چوکنا رہوں۔ یہاں کریگر اور اس کے ساتھی کام تو کر رہے ہیں۔ کیا انہیں یہاں سے بھگا دوں"۔۔۔ سر ہنری فریڈ کی حالت واقعی قابل رحم ہو گئی تھی۔ وہ اس بری طرح ہراساں ہو گئے تھے کہ ان کا ذہن سنبھلنے میں ہی نہ آ رہا تھا۔

"میں آپ کو بتاتا ہوں۔ آپ وہاں حالات کو بالکل نارمل رکھیں۔ ہر قسم کی غیر معمولی سرگرمی کو چھپا دیں۔ کریگر صاحب کو

اطلاع کر دیں۔ باقی کام وہ خود سنبھال لیں گے اور اگر کوئی بات ہو بھی تو آپ نے اپنا دامن صاف رکھنا ہے۔ آپ کو کسی بات کا کوئی علم نہیں ہے۔ سمجھ گئے آپ"۔۔۔ تھرٹی ون نے کہا۔

"ایک منٹ ایک منٹ۔ میں کریگر کو بلاتا ہوں۔ تم۔ تم اس سے خود بات کر لو۔ گو اس کے پاس بھی فون ہے اور میں یہاں سے اس سے تمہارا رابطہ کرا سکتا ہوں۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ یہ اہم بات چیت میرے سامنے ہو"۔۔۔ سر ہنری فریڈ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بلا لیں۔ میں ہولڈ کر رہا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور سر ہنری فریڈ نے رسیور ایک طرف رکھا۔ اور پھر میز پر رکھی ہوئی گھنٹی پوری قوت سے بجانی شروع کر دی۔

"یس سر"۔۔۔ باہر کھڑے نوجوان نے جلدی سے اندر آ کر کہا۔

"کریگر کو بلا لاؤ۔ جلدی فوراً"۔۔۔ سر ہنری فریڈ نے اس قدر تیز لہجے میں کہا۔ جیسے اگر کریگر کو آنے میں دیر ہو گئی تو قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"یس سر"۔۔۔ نوجوان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ سر ہنری فریڈ نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر اسے میز پر جھکا دیا۔ ان کے ذہن میں تھرٹی ون کی باتیں سن کر آندھیاں سی چلنے لگ گئی تھیں۔ انہیں جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑی اور پھانسی کا لٹکتا ہوا پھندہ صاف نظر آ رہا تھا۔ ان

www.urdukorner.com

کا دل اس قدر تیزی سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی اچھل کر سینے سے باہر آجائے گا۔ انہیں اپنا جسم سن ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

"کیا بات ہے سر ہنری۔ خیریت ہے"۔۔۔۔ اسی لمحے کریگر کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

"فون سنو"۔۔۔۔ سر ہنری نے سر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"کس کا فون ہے۔ خیریت ہے۔ یہ آپ کو کیا ہو رہا ہے"۔۔۔۔ کریگر سر ہنری کی حالت دیکھ کر واقعی گھبرا گیا تھا۔

"تم فون سن لو پھر بات کرنا"۔۔۔۔ سر ہنری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے فون پیس کے ساتھ لگے ہوئے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔ لاؤڈر والے فون پیس اب عام ہو گئے تھے۔ کیونکہ ان کی سب سے زیادہ ڈیمانڈ تھی۔ اس لئے یہاں بھی لاؤڈر والا فون موجود تھا۔

"ہیلو۔ بروس بول رہا ہوں۔ نمبر سپروائزر"۔۔۔۔ کریگر نے اپنا نیا نام اور عہدہ بتاتے ہوئے کہا۔

"میں جی۔ ایل تھرٹی ون بول رہا ہوں مسٹر کریگر۔ آپ کو میرے متعلق اطلاع دے دی گئی ہو گی"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ فرمایئے"۔۔۔۔ کریگر کے ہونٹ ایجنٹ کا نمبر سنتے ہی بھنچ گئے تھے۔ اسے اب کسی نامعلوم خطرے کا احساس ہونے لگا تھا۔ اور دوسری طرف سے تھرٹی ون نے وہی اطلاع دوہرا دی جو اس سے پہلے سر ہنری فریڈ کو دی تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہمارے متعلق

کوئی سن گن مل گئی ہے۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ اگر وہ یہاں آئے تو ہم انہیں سنبھال لیں گے"۔۔۔۔ کریگر نے بڑے اعتماد بھرے اور مطمئن لہجے میں کہا اور سر ہنری فریڈ حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھنے لگے۔ وہ سوچ رہے تھے کہ یہ کیسا شخص ہے کہ ان حالات میں بھی اس طرح مطمئن کھڑا ہے۔

"ہو سکتا ہے۔ سیکرٹ سروس کا چیف اس مسخرے علی عمران کو بھیجے۔ علی عمران بظاہر مسخرہ سا نوجوان ہے مگر وہ انتہائی ذہین اور خطرناک ایجنٹ ہے۔ اس لئے آپ پوری طرح ہوشیار رہیں۔ مجھے آپ جیسے منجھے ہوئے ایجنٹ کو یہ بات کہنی تو نہیں چاہیئے۔ لیکن پھر بھی میں چونکہ کافی عرصے سے موجود ہوں۔ آپ یہاں پہلی بار تشریف لائے ہیں تو میں یہ بتا دوں کہ علی عمران بعض اوقات اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ بھی کہلواتا ہے۔ اور وہ میک اپ کی شناخت کے بارے میں انتہائی حد تک ماہر سمجھا جاتا ہے اور باتیں اس انداز میں کرتا ہے کہ بظاہر ان باتوں کا کوئی ربط اصل واقعے سے نہیں ہوتا۔ لیکن آخر کار ان باتوں کا جواب اسے بہت کچھ بتا دیتا ہے۔ اور آخری بات یہ کہ سر ہنری فریڈ کی میری بات سن کر جو کیفیت ہوئی ہے۔ اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ سر ہنری فریڈ اس عمران کا مقابلہ کسی طرح بھی نہ کر سکیں گے۔ وہ میری بات سن کر ہی گھبرا گئے ہیں۔ جب کہ وہ عمران تو انہیں ایک لمحے میں راہ پر لگا لے گا۔ اس لئے آپ اپنے طور پر جس طرح چاہیں نیا سیٹ اپ کر لیں"۔۔۔۔ تھرٹی ون نے کہا۔

www.urdukorner.com

"تم فکر مت کرو۔ میں انہیں سر ہنری فریڈ تک پہنچنے بھی دوں گا تو وہ بات کریں گے۔ میں ان کی لاشیں ہی غائب کر دوں گا۔" کرنیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ آپ یہ غضب نہ کیجئے گا مسٹر کرنیگر۔ اگر وہ لوگ آئے تو صرف معمولی سے شبے پر آئیں گے اور اگر مطمئن ہو کر چلے گئے تو پھر دوبارہ نہ آئیں گے اور منصوبہ کامیاب ہو جانے کے بعد کسے پرواہ رہے گی کہ کیا ہوتا ہے۔ لیکن اگر آپ نے ان پر حملہ کر دیا۔ تو پھر ان کا شبہ مکمل یقین میں بدل جائے گا اور اس کے بعد منصوبہ تو ایک طرف۔ آپ سب کی جانوں کے لالے پڑ جائیں گے۔ کیونکہ ان کی واپسی نہ ہونے کا مطلب یہی لیا جائے گا کہ یہاں انتہائی خطرناک صورت حال موجود ہے"۔۔۔ تھرٹی ون نے اس بار چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تم واقعی سمجھدار ایجنٹ ہو۔ تمہارا تجزیہ درست ہے۔ اوکے ٹھیک ہے۔ میں پوری کوشش کروں گا کہ وہ لوگ یہاں سے پوری طرح مطمئن ہو کر واپس جائیں" کرنیگر نے کھلے دل سے اپنی جذباتیت کو تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے سر۔ تھینک یو"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اب کیا ہو گا کرنیگر۔ ہم انہیں کس طرح مطمئن کریں گے"۔ سر ہنری نے کہا۔

"آپ بالکل نہ گھبرائیں سر ہنری۔ آپ اس منصوبے اور

ہماری وجہ سے گھبرا رہے ہیں۔ میں اپنے تمام آدمیوں کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ اب دن کے وقت مستقل طور پر سرنگ کے اندر ہی رہیں۔ سرنگ کے دہانے پر سے خیمہ ہٹا کر دوسری جگہ لگا دیا جائے گا۔ اس خیمے کو ہم ریسٹ روم کے طور پر استعمال کریں گے۔ سرنگ کا دہانہ اس طرح بند کر دیا جائے گا۔ کہ اسے باہر سے چیک بھی نہ کیا جا سکے گا اور جب یہ لوگ آئیں گے تو سرنگ کے اندر مشینری بھی بند کر دی جائے گی اور روشنی بھی بجھا دی جائے گی۔ جب کہ ٹیلے کی کھدائی کا کام اسی طرح نارمل انداز میں ہوتا رہے گا۔ میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔ آپ قطعی بے فکر رہیں وہ لوگ ہر لحاظ سے یہاں سے مطمئن جائیں گے"۔ کرنیگر نے سر ہنری فریڈ کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ تھرٹی ون تو کہہ رہا تھا کہ وہ میک اپ شناخت کرنے کا ماہر ہے۔ تم نے خواہ مخواہ میک اپ کر لیا تھا۔ یہاں تمہیں کون پہچانتا تھا۔ اس لئے میک اپ کی کیا ضرورت تھی۔ اب اگر اس نے تمہارا میک اپ پہچان لیا تو پھر۔۔۔۔۔"۔ سر ہنری فریڈ نے تیز اور تلخ لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ میں اب سب سے پہلے سپیشل میک اپ کر دوں گا۔ میک اپ کے اب اس قدر جدید فارمولے وجود میں آ چکے ہیں۔ کہ میک اپ کا پہچانا جانا ناممکن ہو گیا ہے اور اگر وہ شخص میک اپ پہچاننے کا ماہر ہے تو میں میک اپ کرنے کا ماہر کہلاتا ہوں۔ بس آپ نے اسے اس طرح مطمئن کرنا ہے

www.urdukorner.com

کہ اُسے کسی طرح بھی کسی بات کا شک نہ ہو سکے اگر وہ کھدائی والے علاقے میں جانا چاہے تو آپ اس کے ساتھ جائیں یا اُسے علیحدہ وہاں پھرنے دیں۔ وہ کچھ حاصل نہ کر سکے گا۔ البتہ آپ اپنے سب آدمیوں کو خصوصی پیغام بھجوا دیں کہ انہوں نے کسی سے کوئی بات نارمل انداز سے ہٹ کر نہیں کرنی"۔۔۔ کریگر نے انہیں پوری تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم میرے ساتھ مستقل کس حیثیت سے رہو گے"۔۔۔ سر ہنری فریڈ نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

"میں گارڈ انچارج کے طور پر آپ کے ساتھ رہوں گا۔ آپ بھی ظاہر کریں کہ میرا تعلق گریٹ لینڈ کے پولیس ڈیپارٹمنٹ سے بھی رہا ہے اور اس کے بعد میں نے پولیس کی سروس چھوڑ کر آثار قدیمہ کی کھدائی کی خصوصی تربیت لے لی۔ تب سے میں بطور گارڈ انچارج کام کرتا ہوں تاکہ ویران علاقوں میں لیبر کی حفاظت کی جا سکے"۔۔۔ کریگر نے جواب دیا۔

"واہ۔ یہ واقعی درست آئیڈیا ہے۔ اب مجھے پوری طرح اطمینان ہو گیا ہے۔ اوہ ایک اور بات کا مجھے خیال آ رہا ہے۔ فائل میں یقیناً پہلے والی لیبر کے علاوہ تمہارے ساتھ دس افراد کے بطور خصوصی لیبر یہاں آمد کے کاغذات بھی موجود ہوں گے۔ اگر اس شخص نے باقاعدہ لیبر چیک کر لی تو ہم ان آدمیوں کے بارے میں کیا کہیں گے کہ کہاں گئے"۔۔۔ سر ہنری فریڈ نے چونک کر کہا اور پہلی بار کریگر کے چہرے پر بھی ہلکی سی الجھن کے

تاثرات نمودار ہوئے۔

"ہاں واقعی ہمیں ہر پہلو کا خیال رکھنا چاہیئے۔ ٹھیک ہے میں اپنے آدمیوں کو سرنگ سے باہر نکال کر لیبر میں شامل کر دیتا ہوں۔ انہوں نے بس نگرانی ہی کرنی ہوتی ہے۔ کام تو بہر حال بلیو لائن والے کر رہے ہیں۔ ان کے ہٹ جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ رہا جیمز کو اور اس کے دو ساتھیوں کو بھی باکشا کے کھنڈرات سے واپس بلا لیتا ہوں"۔۔۔ کریگر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے جیمز اور اس کے ساتھیوں کو انہوں نے باکشا کے کھنڈرات میں دیکھا ہو۔ پھر......"۔۔۔ سر ہنری فریڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور کریگر تیزی سے مڑ کر کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا۔

"کس مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔ کاش میں نے یہاں کھدائی کا معاہدہ نہ کیا ہوتا۔ اب اگر میں فوری واپس چلا گیا تب بھی یہ لوگ مشکوک ہو جائیں گے"۔۔۔ کریگر کے جانے کے بعد سر ہنری فریڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے چہرے پر شدید بیزاری اور کوفت کے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ انہیں کبھی ایسے حالات سے سابقہ ہی نہ پڑا تھا۔ اور جس وقت میٹنگ کے دوران باتیں ہو رہی تھیں تو انہیں اس بات کا اندازہ بھی نہ ہوا تھا کہ اس طرح کے خطرناک حالات بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ وہ تو یہی سمجھتے رہے تھے کہ بس سرنگ میں کام ہو گا اور پھر حکومت

www.urdukorner.com

گریٹ لینڈ کا مشن پورا ہو جائے گا۔ اور ان پر کوئی حرف بھی نہ آ سکے گا۔ لیکن اب اس تھرٹی ون نے درحقیقت ان کی جان نکال کر رکھ دی تھی۔ لیکن اب انہیں اس کریگر کی باتوں سے کچھ حوصلہ ہوا تھا۔ پھر بھی وہ خود سائٹ پر جا رہے تھے۔ تاکہ اپنے سب آدمیوں کو اکٹھا کر کے انہیں صورت حال سمجھا سکیں۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور سنسنی خیز ناول

ہالو وال

حصہ دوم

مصنف — مظہر کلیم ایم اے

ہالو وال —— وہ خوفناک منصوبہ جس سے پاکیشیا کے کروڑوں افراد یقینی طور پر ہلاک ہو جاتے۔ تیزی سے تکمیل کی طرف بڑھ رہا تھا۔

ہالو وال —— کیا یہ خوفناک اور خطرناک منصوبہ مکمل ہو گیا اور عبرتناک تباہی پاکیشیا کا مقدر بن گئی؟

ہالو وال —— جس منصوبے کو تکمیل سے روکنے کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں نے اپنی جانیں موت کے منہ میں دھکیل دیں۔ مگر۔۔۔

ہالو وال —— جب عمران خوفناک پتھروں کی بارش میں منصوبہ کو روکنے کی ناکام کوشش میں مصروف تھا اور تنویر عمران کو بچانے کے لئے ان پتھروں کی بارش کو اپنے جسم پر روک رہا تھا۔ کیا عمران اور تنویر ان خوفناک پتھروں کی بارش سے زندہ بچ سکے یا۔۔۔۔؟

ہالو وال —— جس کے لئے دھواں دھار بارش اور سیلابی پانی کے اندر جولیا نے بین الاقوامی ایجنٹ کریگر سے اپنی زندگی کی سب سے ہولناک لڑائی لڑی۔ ایسی ہولناک لڑائی، جس کا انجام انتہائی لرزہ خیز تھا۔

خوفناک اور جان لیوا مسلسل ایکشن، ہر لفظ اور ہر سطر پر پھیلا ہوا انتہائی سسپنس۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

لیڈیز مشن	اول	ٹائٹ پلان	دوم
لیڈیز مشن	دوم	ڈلیشنگ ایجنٹ	اول
فاول پلے	اول	ڈلیشنگ ایجنٹ	دوم
فاول پلے	دوم	انونٹری گرپ	اول
زیرو اور زیرو	اول	انونٹری گرپ	دوم
زیرو اور زیرو	دوم	واٹر پاور	اول
سپر ایجنٹ صفدر	اول	گریٹ بال	دوم
سپر ایجنٹ صفدر	دوم	گریٹ وکٹری	اول
فور کارنرز	اول	بلیک پاگوس	دوم
فور کارنرز	دوم	ڈوگو فائٹر	اول
گولڈن سینڈ	اول	ڈوگو فائٹر	دوم
گولڈن سینڈ	دوم	ایکشن گروپ	اول
ری بائٹ	اول	ایکشن گروپ	دوم
ری بائٹ	دوم	بلڈ ریز	اول
الرٹ کیمپ	اول	بلڈ ریز	دوم
الرٹ کیمپ	دوم	لاسٹ فائٹ	اول
ٹائٹ پلان	اول	لاسٹ فائٹ	دوم

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

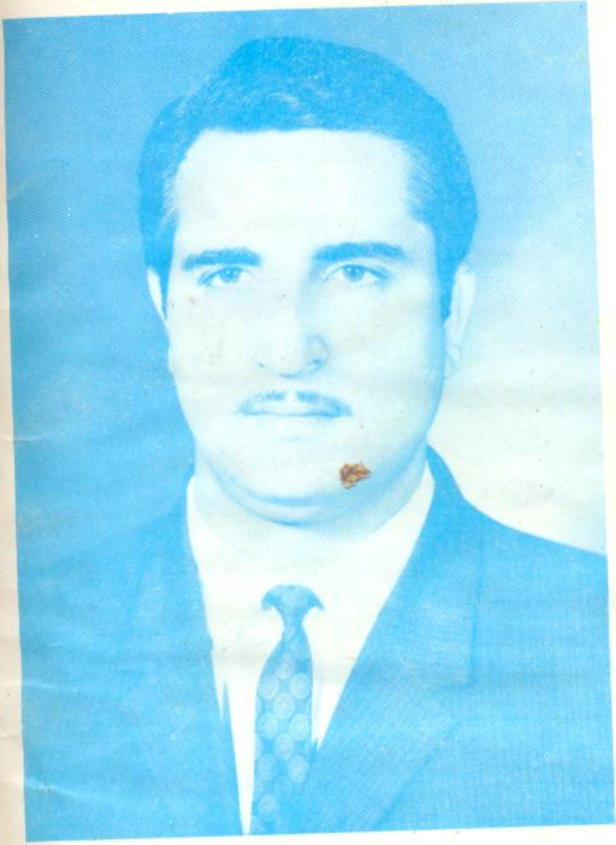

مظہر کلیم ایم اے

یکے از مطبوعات

یوسف برادرز

پبلشرز، بک سیلرز

پاک گیٹ ○ ملتان

www.urdukorner.com